ISSN 2977-3555

روزنامہ
صحافت
برمنگھم

باخبر، باأثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

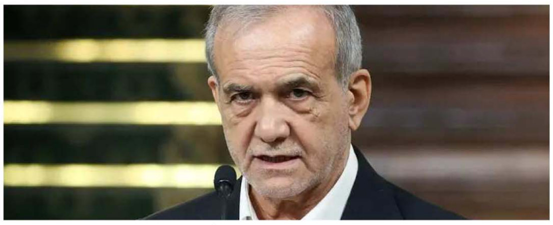

امریکہ کے ساتھ مذاکرات کی بحالی کے لیے تیار ہیں: ایرانی صدر ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.02 ,Wednesday 09 July, 2025, 8 Pages

جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۲)، بروز بدھ، ۹ر جولائی، ۲۰۲۵ء، ۱۳ر محرم الحرام، ۱۴۴۷، ۸ صفحات

جنگ بندی شرائط منوانے کے لیے غزہ میں اسرائیلی فوجی کارروائیوں میں شدت

غزہ: اسرائیلی فوج نے غزہ میں اپنی کارروائیوں کا دائرہ وسیع کر دیا ہے، جہاں گذشتہ چند دنوں کے مقابلے میں حالیہ پیش قدمی سب سے زیادہ شدید کارروائی جاری ہے۔ جنوبی غزہ کے خان یونس شہر کے مشرقی علاقوں میں کارروائیاں خاص طور پر تیز کر دی گئی ہیں۔ باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ تل ابیب عسکری دباؤ بڑھا کر جنگ بندی معاہدے کی منظوری کے عمل کو تیز کرنا چاہتا ہے۔

العربیہ/الحدث کے نامہ نگار نے بتایا ہے کہ اسرائیلی فوج نے نئی عسکری کمک تعینات کی ہے، جنھوں نے مختلف اہداف پر بمباری شروع کر دی ہے۔

غزہ میں 8 جولائی کو اسرائیلی حملے کا نشانہ بننے والی گاڑی: دوسری جانب شمالی غزہ میں بیت حانون کے علاقے میں اسرائیلی فوج نے شدید گولہ باری کی۔ اسرائیلی ذرائع کے مطابق یہ کارروائی ایک "سنگین سکیورٹی واقعے" کے بعد کی گئی، جس میں فلسطینی گروہوں نے ایک اسرائیلی یونٹ پر گھات لگا کر حملہ کیا۔ اس حملے میں متعدد فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے، جنھیں بعد ازاں ہیلی کاپٹروں کے ذریعے لاشوں اور زخمیوں کو اسرائیل منتقل کیا گیا۔

فضائی اور زمینی حملوں میں شدت

غزہ شہر کے مشرقی محلوں بالخصوص الزیتون اور الشجاعیہ میں اسرائیلی فضائیہ اور توپ خانہ نے حملوں کی شدت بڑھا دی ہے۔ ان کارروائیوں میں گھروں اور بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنایا گیا ہے، جب کہ مسلسل بمباری کے لیے طیاروں اور توپوں کا استعمال کیا جا رہا ہے۔

طبی ذرائع نے تصدیق کی ہے کہ حملوں کا نشانہ بے گھر افراد کے کیمپ اور وہ سکول بھی بنے جو عارضی پناہ گاہوں کے طور پر استعمال ہو رہے تھے۔ ان حملوں میں کئی عام شہری جاں بحق اور زخمی ہوئے ہیں۔

یہ کارروائیاں اس وقت ہو رہی ہیں جب غزہ میں انسانی صورتحال تباہ کن حد تک بگڑ چکی ہے۔ اقوام متحدہ اور عالمی ادارے مسلسل خبردار کر رہے ہیں کہ طبی اور امدادی خدمات کا نظام مکمل طور پر بیٹھنے کے قریب ہے۔ خوراک، پانی اور دواؤں کی شدید قلت ہے، جب کہ نقل مکانی کرنے والوں کی تعداد تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

دوحہ میں مذاکرات جاری، پیش رفت غیر یقینی

ان حالات میں قطری دارالحکومت دوحہ میں مصر، قطر اور امریکہ کی ثالثی میں اسرائیل اور حماس کے درمیان مذاکرات جاری ہیں، جن کا مقصد جنگ بندی، قیدیوں کا تبادلہ اور یرغمالیوں کا مسئلہ حل کرنا ہے۔

تاہم منگل کو واشنگٹن میں وزیر اعظم بنجمن نیتن یاھو کے ساتھ موجود ایک اسرائیلی اہلکار نے بتایا کہ اس ہفتے معاہدہ طے پانے کے امکانات یقینی نہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ حماس کے ساتھ اختلافات اب بھی برقرار ہیں اور معاہدے تک پہنچنے میں توقع سے زیادہ وقت لگ سکتا ہے۔ دوحہ میں جاری مذاکرات میں 60 دن کی عارضی جنگ بندی، یرغمالیوں کی رہائی اور بعد ازاں جنگ کے مستقل خاتمے کی بات کی جا رہی ہے۔

ماضی میں بھی جنگ بندی کے لیے کوششیں ہوئیں، لیکن طویل تعطل کے بعد اب نئے تجاویز زیر غور ہیں، جن میں کم از کم 60 دن کی جنگ بندی، 10 اسرائیلی یرغمالیوں کی بہ تدریج رہائی اور ان کی باقیات کی واپسی شامل ہے۔ اس کے بدلے میں بڑی تعداد میں فلسطینی قیدی رہا کیے جائیں گے۔ جنگ بندی کے دوران دونوں فریق مستقل جنگ بندی کے لیے مذاکرات جاری رکھنے کی توقع رکھتے ہیں۔

صدر ٹرمپ اور نیتن یاہو کی ملاقات غزہ میں جنگ بندی کا اعلان نہ ہوسکا

واشنگٹن (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور اسرائیل کے وزیر اعظم نیتن یاہو کی ملاقات میں غزہ میں جنگ بندی کا اعلان نہ ہوسکا تفصیلات کے مطابق صدر ٹرمپ اور اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کے درمیان وائٹ ہاؤس میں ہونے والی ملاقات میں غزہ میں جنگ بندی کا اعلان نہیں ہوسکا تاہم، صدر ٹرمپ نے کہا کہ انھیں امید ہے کہ اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ ختم ہوگئی ہے، انھوں نے کہا کہ اسرائیل کے پڑوسی ممالک بھی کشیدگی کے خاتمے کے لیے ہمارے ساتھ ہیں۔ روئٹرز کے مطابق امریکی صدر نے پیر کو وائٹ ہاؤس میں اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کی میزبانی کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ نے ایران کے ساتھ بات چیت طے کر لی ہے، انھوں نے فلسطینیوں کو غزہ سے باہر منتقل کرنے کی متنازعہ کوشش پر پیش رفت کا بھی اشارہ دیا۔ عشائیے کے آغاز پر صحافیوں سے بات کرتے ہوئے نیتن یاہو نے کہا کہ فلسطینیوں کو ایک ''بہتر مستقبل'' دینے کے لیے امریکہ اور اسرائیل دوسرے ممالک کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں، جس کا مطلب یہ تھا کہ غزہ کے رہائشی پڑوسی ممالک میں جا سکتے ہیں۔ نیتن یاہو نے کہا کہ جو لوگ غزہ میں رہنا چاہتے ہیں وہ رہ سکتے ہیں لیکن اگر وہ جانا چاہتے ہیں تو وہ وہاں سے نکل سکتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ ایسے میزبان ممالک تلاش کرنے کے بہت قریب پہنچ چکے ہیں۔

غزہ میں 24 گھنٹوں میں اسرائیلی حملوں میں 49 فلسطینی شہید، 262 زخمی

غزہ (یو این آئی) غزہ میں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران اسرائیلی فوج کے وحشیانہ اور انسانیت دشمن حملوں میں مزید 49 فلسطینی شہید اور 262 زخمی ہوگئے۔ غزہ سے فلسطینی وزارت صحت کے بیان کے مطابق امدادی ٹیموں نے تباہ شدہ علاقوں سے مزید 3 لاشیں نکال لیں۔ مارچ میں جنگ بندی کے خاتمے کے بعد سے اب تک اسرائیلی حملوں میں 7 ہزار 13 فلسطینی اور 24 ہزار 838 زخمی ہوئے ہیں۔ فلسطینی وزارت صحت کے حکام کے مطابق 7 اکتوبر 2023 کے بعد اسرائیلی حملوں میں 57 ہزار 575 فلسطینی شہید اور 1 لاکھ 36 ہزار 879 زخمی ہو چکے ہیں۔

غزہ کے بچے بھوک سے جانیں دے رہے ہیں، جنگ، بھوک اور تباہی کا دوسرا نام: انروا

غزہ: اقوام متحدہ کی ذیلی تنظیم برائے امداد و بحالی فلسطینی مہاجرین (انروا) نے ایک ہولناک سچائی بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ غزہ کے بچے جنگ اور تباہی کے درمیان پل رہے ہیں، ان کی زندگیاں ایسی اذیت سے دوچار ہیں جس کا تصور بھی روح کو لرزا دیتا ہے۔ انروا کے جاری کردہ بیان کے مطابق غزہ کی پٹی میں کل آبادی کا نصف حصہ بچوں پر مشتمل ہے، جو کہ 24 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ معصوم بچے جنھوں نے ابھی زندگی کی بہاریں بھی نہ دیکھی تھیں، ان کی زندگیوں پر جنگ کی سیاہ چھاپ لگ چکی ہے اور ان کا بچپن ملبے، بارود، بھوک اور پیاس میں دفن ہو چکا ہے۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ غزہ میں اس وقت تقریباً ایک ملین (دس لاکھ) بچے موجود ہیں جو تعلیم، تحفظ اور بنیادی انسانی ضروریات سے محروم ہیں۔ یہ بچے یا تو سکولوں سے باہر ہیں، یا بار بار کی جبری نقل مکانی کے باعث درسگاہوں سے دور ہو چکے ہیں۔ اکثر کو کھانے کے لیے کچھ میسر نہیں۔ ان کے لیے جنگ ہی روزمرہ کی حقیقت بن چکی ہے۔ انروا نے غزہ میں فوری جنگ بندی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اگر اب بھی دنیا نے ان بچوں کے لیے اپنی آنکھیں بند رکھیں تو پورا خطہ ایک تاریک مستقبل کی طرف دھکیلا جائے گا۔

انسانی حقوق کی تنظیموں کے مطابق اس وحشیانہ جنگ میں سب سے زیادہ متاثر ہونے والے یہی بچے اور عورتیں ہیں، جنھیں زندگی کی بنیادی سہولتیں تک میسر نہیں۔

یہ مسلسل دوسرا سال ہے جب غزہ کے بچے سکول جانے کے حق سے محروم ہیں۔ قابض اسرائیلی افواج کی درندگی نے نہ صرف سینکڑوں سکولوں کو ملبے کا ڈھیر بنا دیا بلکہ جو کچھ بچا، وہ بھی زبردستی بے گھر کیے گئے خاندانوں کی پناہ گاہیں بن چکے ہیں۔ غزہ کے بچوں کا یہ کربناک حال صرف بمباری تک محدود نہیں، بلکہ قابض اسرائیل کی جانب سے غذائی اشیاء، پانی اور ادویات کی راہ میں رکاوٹیں ڈالنا بھی ان معصوم جانوں کی زندگی کو ہر لمحہ ایک کرب میں تبدیل کر رہا ہے۔ جون کے اختتام پر عالمی ادارہ صحت کے ڈائریکٹر جنرل، ٹیڈروس ایڈہانوم گیبریسس نے بتایا کہ سنہ 2025ء کے آغاز سے روزانہ اوسطاً 112 فلسطینی بچے غزہ کے ہسپتالوں میں شدید غذائی قلت کے علاج کے لیے لائے جا رہے ہیں، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ قابض اسرائیل نے اس علاقے کو اجتماعی بھوک اور قحط کی جانب دھکیل دیا ہے۔ قابض اسرائیل نے 2 مارچ سے غزہ کی سرحد بند کر رکھی ہے۔ سیکڑوں امدادی ٹرک سرحد پر رکے کھڑے ہیں لیکن قابض اسرائیل صرف چند درجن ٹرکوں کو داخلے کی اجازت دیتا ہے، جبکہ اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ روزانہ کم از کم 500 ٹرکوں کی ضرورت ہے۔ یہی ظالمانہ رویہ سنہ 2024ء کے آخر تک بھی جاری رہا جب روزانہ صرف 50 کے قریب ٹرک داخل ہو رہے تھے۔ اقوام متحدہ کے اس وقت کے بیانات کے مطابق یہ امداد سمندر کی ایک بوند سے بھی کم تھی۔ 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے امریکہ کی پشت پناہی میں قابض اسرائیل غزہ میں ایک ظالمانہ نسل کشی کی مہم چلا رہا ہے۔ بچوں، عورتوں، بزرگوں، ہسپتالوں اور عبادت گاہوں کو بلا تمیز نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ قتل عام، بھوک، نقل مکانی، بمباری اور گھروں کی تباہی اس ظلم کا مستقل چہرہ بن چکا ہے۔ اس وحشیانہ نسل کشی کے نتیجے میں اب تک 1 لاکھ 94 ہزار سے زائد فلسطینی شہید یا زخمی ہو چکے ہیں، جن میں اکثریت بچوں اور عورتوں کی ہے۔ 11 ہزار سے زائد افراد تا حال لاپتا ہیں، جبکہ لاکھوں افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ قحط نے درجنوں معصوم بچوں کی جانیں نگل لی ہیں اور اگر دنیا نے اب بھی خاموشی اختیار کی تو تاریخ اسے کبھی معاف نہ کرے گی۔

امریکی حکام سے ملاقات کی درخواست نہیں کی ہے: ایران

تہران: ایرانی سرکاری میڈیا کی رپورٹس کے مطابق ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے اعلان کیا کہ تہران نے جوہری مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کے لیے امریکی حکام سے کسی ملاقات کی درخواست نہیں کی ہے۔ مشرق وسطیٰ کے لیے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ایلچی سٹیو وٹکوف نے کہا تھا کہ وہ ایرانی سفارت کاروں سے اگلے ہفتے یا اس سے زیادہ وقت میں ملاقات کریں گے۔ یہ بیان اس وقت سامنے آیا ہے جب ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے کہا تھا کہ ان کے ملک کو امریکہ کے ساتھ جوہری مذاکرات دوبارہ شروع کرنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے بشرطیکہ دونوں ممالک کے درمیان اعتماد بحال ہو۔ پزشکیان نے پیر کو نشر ہونے والے امریکی صحافی ٹکر کارلسن کے ساتھ ایک انٹرویو میں کہا کہ ہم مذاکرات کو دوبارہ شروع کرنے میں کوئی مسئلہ نہیں دیکھ رہے۔ تاہم انہوں نے مزید کہا کہ بات چیت دوبارہ شروع کرنے کے لیے ایک شرط ہے، ہم دوبارہ امریکہ پر کیسے بھروسہ کر سکتے ہیں؟ ہم مذاکرات کی طرف واپس آتے ہیں لیکن ہم ان مذاکرات کے درمیان کیسے یقین کر سکتے ہیں کہ اسرائیل کو ہم پر دوبارہ حملہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی؟ واضح رہے 13 جون کو اسرائیل نے ایران کے خلاف بمباری کی مہم شروع کر دی تھی جس میں ایران کے سینئر فوجی کمانڈر اور جوہری سائنسدان مارے گئے تھے۔ ایران نے جواب میں اسرائیل پر ڈرونز اور میزائل داغے تھے۔ پھر امریکہ نے ایران کی تین جوہری تنصیبات فردو، اصفہان اور نطنز پر بمباری کی اور پھر 24 جون کو جنگ بندی کا اعلان کر دیا تھا۔

اسرائیل مجھے قتل کرنے کی کوشش میں ہے: ایرانی صدر کا الزام

تہران: ایرانی صدر مسعود پیزشکیان نے پیر کو جاری کردہ ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ اسرائیل جس کے خلاف گذشتہ ماہ ایران نے 12 روزہ جنگ لڑی تھی، نے انہیں قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔ کیا انہیں یقین ہے کہ اسرائیل نے انہیں مارنے کی کوشش کی تھی، اس سوال کے جواب میں پیزشکیان نے امریکی میڈیا کی شخصیت ٹکر کارلسن سے کہا، "انہوں نے کوشش ضرور کی، جی ہاں۔ انہوں نے اپنے منصوبے کے مطابق عمل کیا لیکن وہ ناکام رہے۔" فارسی سے ترجمہ کردہ تبصروں کے مطابق انہوں نے کہا، "مجھ پر قاتلانہ حملے کی کوشش کے پیچھے امریکہ نہیں تھا، یہ اسرائیل تھا۔ میں ایک میٹنگ میں تھا۔ انہوں نے اس علاقے پر بمباری کرنے کی کوشش کی جہاں ہم یہ میٹنگ کر رہے تھے۔" تاہم انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ آیا یہ مبینہ کوشش حالیہ جنگ کے دوران کی گئی تھی۔

امریکہ: سٹور کی خاتون مینجر نے تشدد کر کے ملازمہ کو قتل کر دیا

واشنگٹن: 24 سالہ امریکی خاتون جیسیکا میک لولین کی فیملی نے اعلان کیا کہ وہ 24 جون بروز منگل کو لاس اینجلس میں واقع "Eleven-7" سٹور میں خاتون مینجر کے شدید حملے کے بعد انتقال کر گئی ہیں۔ جیسیکا میک لولین اس سٹور میں کام کرتی تھیں۔ ڈاکٹروں نے انہیں لائف سپورٹ سے ہٹانے کا فیصلہ کیا تھا۔ گواہوں اور جیسیکا کے بھائی شون میک لولین کے مطابق واقعہ اس وقت شروع ہوا جب خاتون مینجر نے جیسیکا کی طرف شیشے کی بوتل پھینکی، پھر اسے پکڑ کر اس کے سینے پر بیٹھ گئیں، جس سے وہ سانس نہ لے سکیں۔ اس دوران مداخلت کرنے والے دیگر ساتھیوں پر بھی مینجر نے حملہ کیا جو مینجر کو ہٹانے کی کوشش کر رہے تھے۔ پولیس نے جیسیکا کو بے ہوش اور سانس لینے سے قاصر پایا اور اسے ہولی ووڈ پریسبیٹیرین ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں ڈاکٹروں نے آکسیجن کی کمی کی وجہ سے دماغی موت کی تشخیص کی۔ 2 جولائی کو فیملی نے امیدیں ختم ہونے کے بعد انہیں لائف سپورٹ سے ہٹانے کا فیصلہ کیا۔ مزید تفصیل کے مطابق مینجر، جس کا نام ویلیر یا بارا ہے، نے سٹور کی نگرانی کیمروں کی ریکارڈنگز مٹانے کی کوشش کی اور واقعے کے بعد سائیکل پر فرار ہوگئیں۔ فیملی نے اپنے صفحہ پر بتایا کہ پولیس نے ابھی تک ان کی گرفتاری کے بارے میں کوئی بیان جاری نہیں کیا۔ Eleven-7 کمپنی نے مینجر کو فوری طور پر ملازمت سے برخاست کر دیا اور اعلان کیا ہے کہ وہ حکام کے ساتھ مکمل تعاون کر رہی ہے۔ فیملی نے انصاف کے حصول کی امید ظاہر کی ہے اور آخری رسومات کے اخراجات پورے کرنے کے لیے پر ایک مہم شروع کی گئی ہے تاکہ ان کی بیٹی کے اچھے نام اور حق کی حفاظت کی جا سکے۔ امریکی میڈیا اداروں جیسے "لاس اینجلس ٹائمز" اور "کے ٹی ایل اے" نے اس واقعے کی تفصیلات فراہم کی ہیں اور اسے "ناقابل معافی" قرار دیتے ہوئے حکام سے مینجر کی گرفتاری اور اسے انصاف کے کٹہرے میں لانے کا مطالبہ کیا ہے۔

کیا طالبان ٹرمپ کو افغانستان میں دوبارہ واپسی پر قائل کرنے میں کامیاب ہو پائیں گے؟

کابل: ٹرمپ نے اپنی انتخابی مہم کے دوران اور صدر بننے کے بعد افغانستان میں انسانی حقوق، طالبان کی جانب سے لڑکیوں کی تعلیم پر پابندی، یا سماجی زندگی پر عائد پابندیوں جیسے مسائل کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

افغان طالبان کے کابل میں داخلے اور اگست 2021 میں امریکی انخلا کے مناظر تاریخی حیثیت اختیار کر چکے ہیں، اور یہی مناظر موجودہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنی انتخابی مہم میں سابق صدر جو بائیڈن کے خلاف بطور ہتھیار استعمال کیے۔ ٹرمپ نے خاص طور پر "بگرام" جیسے اہم فوجی اڈے کے انخلا اور طالبان کے ہاتھ امریکی ہتھیار لگنے پر سخت تنقید کی۔

ٹرمپ نے اپنی مہم اور صدر بننے کے بعد افغانستان میں انسانی حقوق، خواتین کی تعلیم یا معاشرتی پابندیوں پر کوئی تبصرہ نہیں کیا بلکہ طالبان کے ایسے معاملات کو "اندرونی امور" سمجھ کر ان سے خود کو الگ رکھا۔ ان کی توجہ صرف اسلحہ، فوجی ساز و سامان اور "بگرام" اڈے جیسے تزویراتی معاملات پر مرکوز رہی۔ ان کا کہنا تھا کہ چین کے ایٹمی میزائلوں کے قریب ہونے کی وجہ سے بگرام کو امریکی کنٹرول میں رہنا چاہیے تھا۔

طالبان اور ان کے مخالفین کی ٹرمپ کی واپسی سے امیدیں: ٹرمپ اب بھی فوجی اور معاشی ترجیحات پر توجہ دے رہے ہیں، افغان اپوزیشن تقسیم کا شکار ہے، جو طالبان کی حکومت کو چیلنج کرنے میں ناکام رہی ہے۔ طالبان مخالف حلقے ٹرمپ کی واپسی پر اس امید سے خوش ہوئے کہ انھیں امریکی حمایت ملے گی، جبکہ طالبان بھی پُرامید ہیں کیونکہ انھی کے ساتھ ٹرمپ نے 2020 میں انخلا کا معاہدہ کیا تھا۔ اسی لیے طالبان نے ٹرمپ کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے اور ان سے سرکاری سطح پر تسلیم کیے جانے کے لیے کوششیں شروع کر دی ہیں تاکہ مخالفین کے لیے امریکی حمایت کا دروازہ بند کیا جا سکے۔

جمود کا ٹوٹنا اور پابندیوں کا اٹھایا جانا: طالبان مخالفین کی توقعات کے برخلاف، رواں برس مارچ میں ٹرمپ کے نمائندہ برائے امورِ مغویان آدم بوہلر کی قیادت میں پہلا امریکی وفد کابل پہنچا، جس نے افغانستان سے امریکی تنہائی ختم کر دی۔ دو دن بعد امریکا نے طالبان کے وزیر داخلہ سراج الدین حقانی اور ان کے دو قریبی افراد کی گرفتاری پر رکھی گئی انعامی رقم ہٹا دی، جسے مبصرین نے "چونکا دینے والا" فیصلہ قرار دیا۔

فورین پالیسی کے مطابق، ٹرمپ انتظامیہ طالبان سے نمٹنے کے لیے بائیڈن کے مقابلے میں زیادہ عملی اور مفاہمانہ رویہ اختیار کر رہی ہے، جس کا مقصد چند رعایتوں کے ذریعے پیش رفت حاصل کرنا ہے، جیسے انعامی رقوم ہٹانا یا امریکی اہل کاروں کی کابل آمد۔ یہ پالیسی طالبان کو تقویت دے رہی ہے اور اپوزیشن کو مزید الگ تھلگ کر رہی ہے۔ اس لیے کہ طالبان یہ موقف اختیار کر چکے ہیں کہ وہ گزشتہ چالیس برس میں افغانستان کی پہلی متحد حکومت ہیں، اور ان کے مخالفین بکھرے ہوئے اور ذاتی مفادات رکھنے والے لوگ ہیں۔ کئی ممالک، حتیٰ کہ یورپی ممالک نے بھی طالبان سے براہ راست رابطے شروع کر دیے ہیں۔ طالبان مخالف شخصیت اور سابق افغان انٹیلی جنس چیف رحمۃ اللہ نبیل کے مطابق، طالبان کے پاس ایک واضح بیانیہ ہے، جب کہ اپوزیشن کے پاس ایسا کچھ نہیں۔

طالبان سے مذاکرات اور پرانے چہروں کو کنارے لگانا: اپوزیشن کے منتشر ہونے کے باعث دنیا نے طالبان سے براہِ راست رابطے شروع کر دیے ہیں اور اب مختلف ممالک طالبان کے ساتھ ایک جامع حکومت کی تشکیل پر کام کر رہے ہیں۔ پرانے چہروں کو نظر انداز کر کے نئی قیادت تلاش کی جا رہی ہے جو طالبان کے ساتھ چل سکے۔

اسی طرح اقوام متحدہ برطانیہ کی مدد سے طالبان سے مذاکرات کے ذریعے انھیں عالمی برادری میں شامل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ العربیہ کے مطابق، اس منصوبے پر کام جاری ہے، تاہم طالبان مخالفین نے اس پر ناراضی کا اظہار کیا ہے، جب کہ طالبان نے خیر مقدم کیا ہے۔

یہ تمام اقدامات طالبان اور ان کے مخالفین کے درمیان عالمی برتاؤ کے فرق کو نمایاں کرتے ہیں، اور افغان اپوزیشن کی سیاسی تنہائی کے آغاز کو ظاہر کرتے ہیں، جو بین الاقوامی سطح پر متفق ہونے میں ناکام رہے ہیں۔

طالبان کی جانب سے ٹرمپ کے لیے پُر کشش پیش کش: روس کی جانب سے طالبان کو افغانستان کی قانونی حکومت تسلیم کیے جانے کے بعد، اب اندازہ ہے کہ ٹرمپ کی افغانستان سے متعلق پالیسی مزید واضح ہو جائے گی۔

سابق انٹیلی جنس سربراہ رحمۃ اللہ نبیل کے مطابق، روسی فیصلہ افغان اپوزیشن کی اندرونی تقسیم کی وجہ سے آیا۔ ان کے بقول، دنیا اپنی راہ پر آگے بڑھ رہی ہے، جبکہ اپوزیشن اپنے اندرونی خلفشار میں الجھی ہوئی ہے۔ اگرچہ طالبان ٹرمپ کی تمام شرائط قبول کرنے پر آمادہ نہیں، لیکن وہ متبادل پیشکشیں تیار کر رہے ہیں، جن میں ایک بڑی معدنیات کی ڈیل بھی شامل ہے، جیسا کہ ٹرمپ یوکرین میں چاہتے ہیں۔ افغانستان میں معدنی وسائل کی مالیت تین کھرب ڈالر کے قریب ہے، اور طالبان کے داخلی مباحث کے مطابق، یہ ایک ایسی پیشکش ہو سکتی ہے جسے ٹرمپ مسترد نہ کریں۔ عالمی سطح پر طالبان کے ساتھ بڑھتی ہوئی بات چیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ آئندہ افغانستان میں مذاکراتی عمل طالبان کے ساتھ ہوگا، اور کمزور اپوزیشن حاشیے پر چلی جائے گی۔

دنیا بھر کے ممالک شدید گرمی کی زد میں

نئی دہلی (یو این آئی) گزشتہ چند ہفتوں کے دوران یورپ، ایشیا، اور شمالی امریکہ کے مختلف حصوں میں شدید گرمی کی لہر نے درجہ حرارت کو موسمی اوسط سے کہیں زیادہ تک بڑھا دیا ہے، جس کے نتیجے میں حکومتوں کی جانب سے ہنگامی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ یونان سب سے زیادہ متاثر ہونے والے ممالک میں شامل ہے، جہاں درجہ حرارت 40 ڈگری سینٹی گریڈ سے تجاوز کر گیا ہے۔ حکام نے بیرونی مزدوروں اور کھانے کی ترسیل کرنے والے کارکنوں کے لیے دوپہر کے وقت لازمی وقفے کا حکم دیا ہے اور گرمی سے متعلق بیماریوں سے بچنے کے لیے آن لائن کام کرنے کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ ملک کے فائر بریگیڈ عملے کو ہائی الرٹ پر رکھا گیا ہے کیونکہ شدید گرمی جنگلات میں آگ لگنے کے خطرے کو بڑھا رہی ہے۔ بلقان کے دیگر علاقوں، جیسے البانیہ، بوسنیا، سربیا، اور کوسوو میں، شدید گرمی کی لہر نے خشک سالی کی صورتحال کو مزید خراب کر دیا ہے۔ البانیہ نے خشک زمینوں کو بچانے کے لیے دریائی پانی کا رخ موڑ دیا ہے، جبکہ سربیا نے دیہی علاقوں میں پانی کے استعمال پر پابندیاں عائد کی ہیں۔ خطے میں پن بجلی کی پیداوار میں نمایاں کمی آئی ہے، جس کی وجہ سے ممالک کو بجلی کی درآمدات میں اضافہ کرنا پڑا ہے۔ مشرقی اور وسطی چین میں کم از کم 28 علاقوں، بشمول شین ڈونگ اور ہینان صوبوں میں وارننگ جاری کی گئی ہے۔ کچھ علاقوں، جیسے ساحلی شہر چنگ ڈاؤ، میں درجہ حرارت 40 ڈگری سینٹی گریڈ سے تجاوز کر گیا۔ بجلی کی طلب تاریخی حد تک بڑھ گئی ہے، اور کچھ یونیورسٹیوں نے ایئر کنڈیشنڈ لائبریریاں چوبیس گھنٹے کھلی رکھی ہیں تاکہ پناہ فراہم کی جا سکے۔ ایک ہاسٹل کے عملے کا رکن گرمی کے اثر سے جاں بحق ہو گیا اور ایک طالب علم کو لو لگنے سے اسپتال میں داخل کرایا گیا، جس سے شدید موسم کے دوران تیاریوں پر سوالات اٹھے ہیں۔ 2022 میں، چین کو 1961 کے بعد سے بدترین گرمی کی لہروں کا سامنا کرنا پڑا، جس میں کئی علاقوں نے جون کے وسط سے اگست کے آخر تک 79 دن کی گرمی برداشت کی۔ طبی جریدے دی لینسیٹ کی 2023 کی ایک رپورٹ کے مطابق، امسال چین میں گرمی کی لہروں سے متعلق تقریباً 900,50 اموات ہوئیں۔ جنوبی ایشیا بھی خطرناک حد تک گرمی کا سامنا کر رہا ہے۔ بھارت میں، راجستھان، دہلی، اور اتر پردیش کے کچھ حصوں میں درجہ حرارت 45 ڈگری سینٹی گریڈ کے قریب پہنچ گیا ہے۔ اسپتالوں نے گرمی کے اثرات سے متاثرہ مریضوں کی تعداد میں اضافے کی اطلاع دی ہے، جبکہ کچھ اضلاع میں اسکولوں کے اوقات میں تبدیلی یا مکمل بندش کی گئی ہے۔ دہلی کے اسپتالوں نے گرمی سے متعلق داخلوں میں نمایاں اضافہ رپورٹ کیا ہے۔ رام منوہر لوہیا اسپتال میں لو لگنے سے نے چند دنوں میں تقریباً 50 مریضوں کا علاج کیا گیا اور غیر معمولی ✻ کیسز کا سامنا کیا۔ نیشنل سینٹر فار ڈیزیز کنٹرول (NCDC) کے قومی اعداد و شمار کے مطابق، مارچ سے جون کے وسط تک 110 تصدیق شدہ اموات اور 000,40 سے زائد کیسز رپورٹ ہوئے۔ پاکستان کے شہر جیکب آباد، جو اکثر دنیا کے گرم ترین مقامات میں شامل ہوتا ہے، میں 2025 میں اب تک کم از کم 20 دنوں تک 48 ڈگری سینٹی گریڈ تک درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا ہے۔ حکومت نے عوامی صحت کے مشورے جاری کیے ہیں، جن میں لوگوں کو دن کے گرم ترین اوقات میں گھر کے اندر رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ مغربی امریکہ اور شمالی میکسیکو بھی شدید گرمی کی لہر کی زد میں آ رہے ہیں، جو درجہ حرارت میں اضافے اور موجودہ خطرات کو بڑھا رہا ہے۔ ڈیتھ ویلی میں پہلے ہی موسم میں شدت دیکھی گئی ہے، جہاں بریکس کے زیادہ گرم ہونے کی وجہ سے آگ لگنے کے خطرات پیدا ہوئے ہیں۔

غزہ میں بچوں میں دماغی انفیکشن کے کیسز میں اضافہ

طبی ماہرین شدید تشویش میں مبتلا، عالمی ادارہ صحت اور ڈاکٹروں کی تنظیموں نے کیمپوں اور پناہ گاہوں میں بیماری کے پھیلاؤ سے خبردار کر دیا

جنوبی غزہ کے ناصر ہسپتال میں ایک خاتون اپنی 16 ماہ کی نواسی شام کو گود میں جھلا رہی تھی تا کہ وہ رونا بند کرے۔ ننھی شام ان متعدد بچوں میں شامل ہے جن میں دماغی انفیکشن (مینجائٹس) کی تشخیص ہوئی ہے۔ امدادی کارکنوں کا کہنا ہے کہ غزہ میں بچوں کے درمیان اس خطرناک مرض کے کیسز میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔

شام کی دادی ام یاسمین نے بتایا "شام کو اچانک تیز بخار ہوا اور اس کا جسم اکڑ گیا۔ ہمیں ایمبولینس ملی نہ کوئی گاڑی۔ بچی قریب تھی کہ دم توڑ دے اور ہم اسے علاج کے لیے لے جانے کی کوشش کر رہے تھے"۔ عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) اور بین الاقوامی تنظیم "ڈاکٹرز وِدآؤٹ بارڈرز" نے خبردار کیا ہے کہ اسرائیل اور حماس کے درمیان 21 ماہ سے جاری جنگ کے نتیجے میں غزہ میں دماغی سوجن کے پھیلنے کا خطرہ بڑھ چکا ہے، حالانکہ اس وقت اس کے درست پھیلاؤ کے اعداد و شمار دستیاب نہیں۔

فلسطینی علاقوں میں عالمی ادارہ صحت کے مائندے رِک پیپرکورن نے کہا کہ "ہم بچوں میں دماغی انفیکشن اور گردن توڑ بخار کے بڑھتے ہوئے کیسز پر بہت فکر مند ہیں"۔ عام طور پر غزہ میں جون سے اگست کے دوران وائرل مینجائٹس کے کیسز میں موسمی اضافہ ہوتا ہے، لیکن اس بار ناقص صفائی، ناکافی طبی سہولیات اور بچوں کی ویکسینیشن میں تعطل جیسے اضافی عوامل بھی بیماری کے پھیلاؤ کا سبب بن رہے ہیں۔

ادھر جو ہسپتال ابھی فعال ہیں وہ مریضوں سے بھرے ہوئے ہیں اور بنیادی اینٹی بایوٹکس کی شدید قلت کا سامنا کر رہے ہیں۔ "ڈاکٹرز وِدآؤٹ بارڈرز" کے غزہ میں نائب طبی رابطہ کار ڈاکٹر محمد ابو مغیصب کے مطابق ہسپتالوں میں بیڈ دستیاب ہیں، نہ الگ تھلگ رکھنے کی گنجائش۔ ناصر ہسپتال خان یونس میں بچوں اور زچگی کے شعبے کے سربراہ ڈاکٹر احمد الفرا کے مطابق گزشتہ ہفتے وائرل اور بیکٹیریائی مینجائٹس کے کم از کم 40 کیسز سامنے آئے۔

اقوام متحدہ کے دفتر برائے انسانی امور کی ایک رپورٹ کے مطابق شمالی غزہ کے شہر میں واقع الرنتیسی بچوں کے ہسپتال میں گزشتہ چند ہفتوں کے دوران سینکڑوں کیسز رپورٹ ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر ابو مغیصب کا کہنا ہے کہ بیکٹیریا کی شناخت کے لیے ضروری ٹیسٹ اور خون کے نمونوں کی دستیاب سہولت نہ ہونے کے باعث درست تشخیص میں بھی مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ عالمی ادارہ صحت نے خبردار کیا ہے کہ ہوا سے پھیلنے والا بیکٹیریائی مینجائٹس جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے اور وہ خیمہ بستیوں میں آسانی سے پھیل سکتا ہے، جب کہ وائرل مینجائٹس، جو نسبتاً کم خطرناک ہے، وہ ناقص صفائی والے پناہ گزین کیمپوں میں تیزی سے پھیلنے کا خدشہ رکھتا ہے۔

لبنان کے شمال، جنوب اور مشرق میں مختلف علاقوں پر اسرائیلی فضائی حملے

بیروت: اسرائیل نے اتوار کی شب لبنان کے شمال، مشرق اور جنوب کے مختلف علاقوں پر تقریباً 9 فضائی حملے کیے۔ لبنانی سرکاری خبر رساں ایجنسی کے مطابق اسرائیلی جنگی طیاروں نے مشرقی لبنان میں بعلبک کے مغرب میں واقع بودای کے نزدیک فلاوی کے پہاڑی علاقے پر بمباری کی۔ مزید تین حملے بودای کے پہاڑی علاقوں پر کیے گئے۔ خبر ایجنسی نے مزید بتایا کہ شمالی لبنان کے ضلع عکار میں کفر ملکی کے علاقے کو بھی نشانہ بنایا گیا، تاہم ان حملوں کے نتائج کے بارے میں کوئی ابتدائی اطلاع فراہم نہیں کی گئی۔ اسرائیلی طیاروں نے جنوبی لبنان کے علاقے التفاح میں بھی حملے کیے۔ یہاں واقع تین دیہات... عین قانا، صربا اور حومین الفوقا کے درمیانی علاقے کو بھی نشانہ بنایا۔ جنوبی لبنان کے ضلع صیدا میں وادی الزرار یہ پر شدید فضائی حملہ کیا گیا، جب کہ ضلع صور میں ارزی اور برج رحال کے نواحی علاقوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ لبنانی خبر رساں ایجنسی نے مزید بتایا کہ اسرائیلی طیاروں نے جنوبی لبنان کے ضلع صور میں قاسمیہ کے علاقے میں واقع ردی اور المطر یہ کے درمیانی علاقے، دریائے لیتانی کے کنارے پر بھی بمباری کی۔ یہ تمام فضائی حملے اسرائیلی جنگی اور جاسوس طیاروں کی شدید پرواز کے دوران کیے گئے، جو لبنان کے مغربی اور وسطی علاقوں کی فضاؤں میں گشت کر رہے تھے۔ اسی تناظر میں، اسرائیلی فوج کے ترجمان افیخای ادرعی نے "ایکس" پلیٹ فارم پر ایک بیان میں کہا: "فوج نے کچھ دیر قبل وادی بقاع اور جنوبی لبنان میں فضائی حملے کیے۔" ان کا کہنا تھا کہ یہ حملے "حزب اللہ کے متعدد عسکری مراکز، اسلحہ ذخیرہ کرنے اور اسلحہ تیار کرنے کے بنیادی ڈھانچوں، اور راکٹ فائر کرنے کی ایک جگہ کو نشانہ بنانے کے لیے کیے گئے۔" ادرعی کے مطابق "حزب اللہ کی یہ سرگرمیاں اور ان کے زیر استعمال ہتھیار لبنان اور اسرائیل کے درمیان طے پائے جانے والے معاہدوں کی کھلی خلاف ورزی ہیں۔" واضح رہے کہ لبنان میں نومبر سے جنگ بندی کا معاہدہ نافذ ہے، جو ایک سال سے زائد عرصے تک جاری رہنے والے اسرائیل اور حزب اللہ کے تنازع کے بعد کیا گیا تھا۔ یہ تنازع ستمبر سے کھلی جنگ کی صورت اختیار کر چکا تھا۔ اس کے باوجود، اسرائیل مسلسل لبنان خصوصاً جنوبی علاقوں میں فضائی حملے کرتا ہے، جن کے بارے میں اس کا دعویٰ ہوتا ہے کہ وہ حزب اللہ کے عناصر یا ان کے ٹھکانوں کو نشانہ بنا رہا ہے۔ معاہدے میں یہ بھی شامل تھا کہ حزب اللہ، دریائے لیتانی کے جنوب میں واقع علاقوں... جو اسرائیلی سرحد سے تقریباً 30 کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں، سے پیچھے ہٹے گا، اور وہاں اپنی عسکری تنصیبات ختم کرے گا، جبکہ لبنانی فوج اور اقوامِ متحدہ کی امن فوج (یونفیل) کی تعیناتی میں اضافہ کیا جائے گا۔

منشیات کی اسمگلنگ کے نیٹ ورکوں کے خلاف سعودی عرب کی جنگ جاری

ریاض؛ مملکت سعودی عرب نے منشیات کی اسمگلنگ کو ناکام بنانے کے لیے پیشگی کارروائیاں انجام دیتے ہوئے... گزشتہ دنوں کے دوران منشیات کی اسمگلنگ اور فروخت کی متعدد کوششوں کو ناکام بنا دیا۔ یہ کارروائیاں چار صوبوں ریاض، الشرقیہ، جدہ اور حائل میں کی گئیں۔ ان کارروائیوں کی قیادت انسدادِ منشیات کے ادارے نے کی، جن میں زکوٰۃ، ٹیکس و کسٹمز اتھارٹی اور بارڈر گارڈز نے بھی تعاون کیا۔ سیکیورٹی آپریشنوں کے دوران بھاری مقدار میں منشیات ضبط کی گئیں، جن میں "شبو" (میتھ ایمفیٹامین) بھی شامل تھی، جو موجودہ دور کی مہلک ترین منشیات میں شمار ہوتی ہے اور فرد کی صحت و معاشرتی امن پر تباہ کن اثر ڈالتی ہے۔ انسداد منشیات کے سابقہ افسر، نجران صوبے میں خدمات انجام دینے والے ریٹائرڈ میجر جنرل محمد القرنی نے العربیہ ڈاٹ نیٹ سے گفتگو میں بتایا کہ "منشیات کی اسمگلنگ مختلف اور پیچیدہ طریقوں سے کی جاتی ہے۔ ان میں بعض اوقات انسانوں یا جانوروں کے جسمانی اعضا کو استعمال کیا جاتا ہے، یا منشیات کو گاڑیوں کے خفیہ خانوں اور ٹائروں میں چھپایا جاتا ہے۔ بعض اسمگلر پیدل دشوار گزار پہاڑی راستوں سے بھی داخل ہوتے ہیں اور اکثر کا تعلق مخصوص ممالک سے ہوتا ہے"۔ انھوں نے کہا کہ سعودی عرب اسمگلنگ اور منشیات کی فروخت کے نیٹ ورکس کے خلاف درست اور بروقت کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ سیکیورٹی ادارے اکثر منشیات کو ان کے اصل مقام یا مملکت میں ترسیل سے قبل ہی ضبط کر لیتے ہیں، جس سے ان مہلک اشیاء کے معاشرے میں پھیلاؤ میں بڑی حد تک کمی آئی ہے۔ محمد القرنی نے سعودی عرب کو دنیا کے ان چند مضبوط ترین ممالک میں شمار کیا جن کے پاس اسمگلنگ کی نشان دہی اور روک تھام کی جدید ترین تکنیکی و انسانی صلاحیتیں موجود ہیں۔ انھوں نے عوام سے اپیل کی کہ مشتبہ سرگرمیوں کی اطلاع دیں اور منشیات کے عادی افراد کو بلا خوف علاج کی ترغیب دیں، کیونکہ رضا کارانہ علاج پر کوئی قانونی گرفت نہیں ہوتی۔ آخر میں انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ انسداد منشیات کے میدان میں حاصل ہونے والی یہ کامیابیاں سرکاری اور معاشرتی اداروں کے باہمی تعاون کے بغیر ممکن نہ تھیں۔ سعودی عرب نہ صرف اپنے ملک بلکہ پورے خلیج کو منشیات کی لعنت سے بچانے کے لیے ہر ممکن کوشش جاری رکھے ہوئے ہے۔

امریکہ کے ساتھ مذاکرات کی بحالی کے لیے تیار ہیں: ایرانی صدر

اسرائیل نے مجھے قتل کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا: پزشکیان

تہران: ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے اعلان کیا ہے کہ ان کا ملک امریکہ کے ساتھ مذاکرات کی بحالی کے لیے تیار ہے۔ پزشکیان نے وضاحت کی کہ اگر دونوں ملکوں کے درمیان اعتماد بحال ہو جائے تو ایران کو امریکہ کے ساتھ اپنے جوہری پروگرام پر مذاکرات دوبارہ شروع کرنے میں "کوئی مسئلہ" نہیں ہے۔

ایرانی صدر نے امریکی صحافی ٹکر کارلسن کے ساتھ ایک انٹرویو میں واشنگٹن کے ساتھ اعتماد کے بحران کا انکشاف کرتے ہوئے سوال کیا کہ ایران کیسے یقین کر سکتا ہے کہ واشنگٹن اسرائیل کو دوبارہ ایران پر حملہ کرنے کی اجازت نہیں دے گا؟

پزشکیان نے اسرائیل پر انہیں قتل کرنے کی کوشش کا الزام لگایا تاہم انہوں نے اس کوشش کی تاریخ نہیں بتائی۔ ایرانی صدر

نے انٹرویو کے دوران کہا کہ انہوں نے کوشش کی۔ ہاں، انہوں نے ایسا کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ناکام رہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ میری جان لینے کی کوشش کے پیچھے امریکہ نہیں تھا۔ یہ اسرائیل تھا۔ میں ایک میٹنگ میں تھا، انہوں نے اس علاقے پر بمباری کرنے کی کوشش کی جہاں ہم میٹنگ کر رہے تھے۔

انہوں نے کہا یہ اسرائیل تھا۔ فرانس پریس کے مطابق پزشکیان نے یہ واضح نہیں کیا کہ آیا قتل کی کوشش ایران اور اسرائیل کے درمیان جون میں ہونے والی جنگ کے دوران ہوئی تھی یا کسی اور وقت میں۔

جون میں ایران اور اسرائیل کے درمیان جنگ کے دوران واشنگٹن نے ایران کے 3 جوہری مقامات پر بمباری کی تھی۔ اسرائیل نے 13 جون کو ایران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے سے روکنے کے لیے اس پر حملے کر دیے تھے۔

اسرائیلی حملوں کے نتیجے میں ایرانی جوہری پروگرام کے اعلیٰ فوجی حکام اور سائنسدان شہید ہو گئے تھے۔ ایرانی عدلیہ نے بتایا کہ جنگ کے نتیجے میں کم از کم 936 افراد شہید ہو گئے ہیں۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے 24 جون کو دونوں ممالک کے درمیان فائر بندی کا اعلان کیا۔ ایران نے جمعرات کو جنگ کے پہلے دن بند ہونے کے بعد اپنی فضائی حدود کو مکمل طور پر دوبارہ کھول دیا ہے۔

'غزہ سیز فائر میں کوئی رکاوٹ نہیں'

ٹرمپ کی نیتن یاھو سے ملاقات میں گفتگو، بنجمن نیتن یاھو نے ٹرمپ کو نوبل انعام کے لیے نامزد کر دیا، غزہ جنگ بندی پر حماس سے پیش رفت کی امید، ایران پر پابندیاں اٹھانے کا امریکی عندیہ

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاھو سے پیر کی شب وائٹ ہاؤس میں ایک نجی عشائیے پر ملاقات کی۔ ملاقات سے قبل گفتگو کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ انہیں یقین ہے کہ غزہ میں حماس جنگ بندی کی خواہش مند ہے۔

ایک صحافی کے سوال کے جواب میں کہ آیا غزہ میں جاری جھڑپیں اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی کے مذاکرات کو متاثر کریں گی، ٹرمپ کا کہنا تھا: "وہ (حماس) ملاقات اور جنگ بندی چاہتی ہے"۔

اس موقع پر بنجمن نیتن یاھو نے کہا کہ اسرائیل، امریکہ کے ساتھ مل کر ایسے ممالک کی تلاش میں ہے جو فلسطینیوں کو بہتر مستقبل فراہم کرنے میں مددگار رہوں۔

ایک اور پیش رفت میں نیتن یاھو نے صدر ٹرمپ کو نوبل امن انعام کے لیے نامزد کرنے کا اعلان کیا اور اس حوالے سے لکھے گئے خط کی نقل بھی امریکی صدر کو پیش کی۔ نیتن یاھو کا کہنا تھا کہ "ٹرمپ ایک ایک کر کے ملکوں اور خطوں میں امن کی بنیاد رکھ رہے ہیں"۔

اس ملاقات سے قبل اسرائیلی وزیر اعظم نے امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو اور صدر ٹرمپ کے خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکوف سے بھی دو علیحدہ ملاقاتیں کیں۔ یہ ملاقاتیں وائٹ ہاؤس کے قریب واقع صدارتی مہمان خانے "بلیئر ہاؤس" میں ہوئیں۔ منگل کو نیتن یاھو کی امریکی کانگریس کے دونوں ایوانوں کے رہنماؤں سے ملاقات بھی متوقع ہے۔

ادھر اسرائیلی حکام اور حماس کے درمیان دوحہ میں قیدیوں کے تبادلے اور جنگ بندی کے لیے امریکہ کی ثالثی میں بالواسطہ بات چیت جاری ہے۔ نیتن یاھو نے امریکہ روانگی سے قبل امید ظاہر کی تھی کہ صدر ٹرمپ کے ساتھ ہونے والی ملاقات ان مذاکرات میں پیش رفت کا باعث بنے گی۔

ایران پر پابندیاں ختم کرنے کی خواہش

یہ نیتن یاھو کا جنوری میں صدر ٹرمپ کی واپسی کے بعد وائٹ ہاؤس کا تیسرا دورہ ہے۔ اس سے قبل امریکی صدر نے گذشتہ ماہ ایران کے جوہری ٹھکانوں پر فضائی حملوں کا حکم دے کر اسرائیل کی عسکری کارروائیوں میں عملی حمایت فراہم کی تھی۔ اسی جنگ کے بعد فریقین کے درمیان 12 روزہ لڑائی کے خاتمے کے لیے جنگ بندی میں بھی ٹرمپ نے کردار ادا کیا۔ صدر ٹرمپ نے عندیہ دیا کہ وہ ایران پر عائد سخت امریکی پابندیاں مناسب وقت پر ختم کرنے کے خواہاں ہیں۔ ان کا کہنا تھا: "میں چاہتا ہوں کہ مناسب وقت پر یہ پابندیاں ختم کی جائیں اور ایران کو از سرِ نو خود کو پر امن طریقے سے تعمیر کرنے کا موقع دیا جائے"۔

صدر نے مزید کہا کہ "میں چاہتا ہوں کہ ایران از خود دوبارہ ایک مضبوط مگر پر امن ریاست کے طور پر ابھرے"۔

ولی عہد کی نیابت، سعودی وزیر خارجہ ملکی وفد کے ساتھ 2025 کے برکس سربراہی اجلاس میں

سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان کی نیابت میں وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان آج برازیل کے شہر ریو ڈی جنیرو پہنچے۔ وہ یہاں 2025 میں برکس گروپ کی 17 ویں سربراہی کانفرنس میں سعودی عرب کے وفد کی قیادت کر رہے ہیں۔ سعودی عرب اس اجلاس میں ایک مدعو ملک کی حیثیت سے شرکت کر رہا ہے۔ شہزادہ فیصل بن فرحان اجلاس کے دوسرے دن کی کارروائی میں شریک ہوں گے، جس میں شراکت دار اور مدعو ممالک کے علاوہ بین الاقوامی تنظیمیں بھی شریک ہیں۔ اجلاس میں عالمی ترقی کے لیے کوششوں پر غور کیا جائے گا، جن میں ماحولیاتی تبدیلی، وباؤں اور امراض کے پھیلاؤ سے نمٹنے جیسے اہم موضوعات شامل ہیں۔

"غزہ ہیومینیٹیرین" نے فلسطینیوں کے قیام کیلئے پٹی کے اندر اور باہر علاقے تجویز دیدی

غزہ: رائٹرز کو ملنے والی ایک تجویز کے مطابق امریکہ کی حمایت یافتہ "غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن" نے غزہ کے اندر اور شاید باہر بھی "انسانی منتقلی کے علاقوں" کے نام سے کیمپ قائم کرنے کی پیشکش کر دی ہے، اس پیشکش کا مقصد غزہ کے فلسطینیوں کو پناہ دینا ہے۔ یہ پیشکش حماس کے آبادی پر کنٹرول کو ختم کرنے کے اس کے ویژن کی بھی عکاسی کر رہی ہے۔

باخبر ذرائع نے بتایا کہ یہ منصوبہ، جس پر تقریباً دو ارب ڈالر لاگت آئے گی اور یہ 11 فروری کے بعد کسی وقت غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن کے لیے تیار کیا گیا تھا، پہلے ہی ٹرمپ انتظامیہ کو پیش کیا جا چکا ہے اور حال ہی میں وائٹ ہاؤس میں اس پر تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔ رائٹرز کو ملنے والے منصوبے کے مطابق ان کیمپوں کو ایسے وسیع طور پر پھیلے رضا کارانہ مقامات کے طور پر بیان کیا گیا ہے جہاں غزہ کے رہائشی عارضی طور پر رہ سکتے اور انتہا پسندی سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طرح وہ دوبارہ معاشرے میں ضم ہو سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو دوبارہ آبادکاری کی تیاری کر سکتے ہیں۔

یاد رہے امریکی اخبار "واشنگٹن پوسٹ" نے مئی میں کہا تھا کہ "غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن" کے پاس غیر جنگجو فلسطینیوں کے لیے رہائشی کمپلیکس بنانے کے منصوبے ہیں۔ رائٹرز نے پریزنٹیشن سلائیڈز کا ایک مجموعہ دیکھا جس میں انسانی منتقلی کے علاقوں کی تفصیلات شامل ہیں۔ ان سلائیڈز میں منصوبے کے نفاذ اور اس کی لاگت کا بھی تذکرہ ہے۔

ٹرمپ کے "غزہ وژن" کا نفاذ

اس منصوبے میں ان وسیع سہولیات کو "مقامی آبادی کا اعتماد حاصل کرنے" اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے "غزہ ویژن" کے نفاذ کو آسان بنانے کے لیے استعمال کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ رائٹرز آزادانہ طور پر اس منصوبے کی موجودہ حیثیت کا تعین نہیں کر سکا اور نہ ہی یہ جان سکا ہے کہ اسے منصوبے کو کس نے پیش کیا اور آیا یہ ابھی بھی زیر غور ہے یا نہیں۔

غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن نے رائٹرز کے سوالات کے جواب میں ایسے کسی منصوبے کو پیش کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ یہ سلائیڈز "غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن" کی دستاویزات نہیں ہیں۔ فاؤنڈیشن نے مزید کہا کہ اس نے غزہ میں محفوظ طریقے سے امداد پہنچانے کے لیے کئی نظریاتی آپشنز کا مطالعہ کیا ہے لیکن ان میں انسانی منتقلی کے علاقوں کو نافذ کرنے کا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔ فاؤنڈیشن نے مزید کہا کہ اس کے بجائے وہ صرف اور صرف پٹی میں غذائی اشیاء کی تقسیم پر توجہ مرکوز کر رہی ہے۔

غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن کے لیے کام کرنے والی ایک منافع بخش ٹھیکیدار کمپنی ایس آر ایس کے ایک ترجمان نے رائٹرز کو بتایا کہ ہم نے غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن کے ساتھ انسانی منتقلی کے علاقوں کے بارے میں کوئی بات چیت نہیں کی اور ہمارا اگلا مرحلہ مزید لوگوں کو کھانا کھلانا ہے۔ اس کے برعکس کوئی بھی اشارہ بے بنیاد ہے اور ہماری کارروائیوں کے دائرہ کار کو مسخ کر رہا ہے۔ یاد رہے دستاویز کے سرورق پر غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن کا نام اور کئی پریزنٹیشن سلائیڈز پر ایس آر ایس کا نام شامل تھا۔

جبری نقل مکانی کے خدشات

ٹرمپ نے پہلی بار 4 فروری کو عوامی طور پر کہا تھا کہ امریکہ کو تباہ کر دی گئی غزہ کی پٹی پر "کنٹرول" حاصل کرنا چاہیے اور 3.2 ملین فلسطینیوں کو دوسرے مقامات پر دوبارہ آباد کرنے کے بعد اس پٹی کو "مشرق وسطیٰ کا رویرا" بنا دینا چاہیے۔ ان کے بیانات نے بہت سے فلسطینیوں اور انسانی ہمدردی کی تنظیموں میں غم و غصہ پیدا کر دیا تھا اور اس کے بعد غزہ کی پٹی سے آبادی کی جبری نقل مکانی کے خدشات بڑھ گئے تھے۔ کئی انسانی ہمدردی کے ماہرین نے رائٹرز کو بتایا ہے کہ اگرچہ غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن کا منصوبہ زیر غور نہیں ہے، پھر بھی آبادی کے ایک بڑے حصے کو کیمپوں میں منتقل کرنے کا خیال ان خدشات کو مزید بڑھائے گا۔

وائٹ ہاؤس نے رائٹرز کی تبصرہ کی درخواست کا جواب نہیں دیا۔ یہ تجویز ایک پریزنٹیشن میں شامل تھی جسے ایک ذریعے کے مطابق اس سال کے شروع میں القدس میں امریکی سفارت خانے کو پیش کیا گیا تھا۔

نو کمنٹ

اس حوالے سے امریکی محکمہ خارجہ نے بھی تبصرہ کرنے سے گریز کیا۔ ایک سینئر انتظامی اہلکار نے کہا کہ "ایسا کچھ بھی زیر غور نہیں ہے اور اس مقصد کے لیے کسی بھی طرح سے کوئی وسائل مختص نہیں کیے جا رہے ہے۔" منصوبے پر کام کرنے والے ذرائع نے تصدیق کی ہے کہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے اسے آگے نہیں بڑھایا گیا۔ رائٹرز نے پہلے بتایا تھا کہ غزہ فاؤنڈیشن نے فنڈ ریزنگ کے لیے سوئٹزرلینڈ میں ایک بینک اکاؤنٹ کھولنے کی کوشش کی تھی لیکن یو بی ایس اور گولڈمین سیکس دونوں نے اس کے ساتھ کام کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

اسرائیل کے امریکہ میں سفارت خانے نے بھی رائٹرز کی تبصرہ کی درخواست کا جواب نہیں دیا۔ غزہ میں حماس کے زیر انتظام حکومتی میڈیا آفس کے ڈائریکٹر اسماعیل الثوابتہ نے رائٹرز کو "غزہ فاؤنڈیشن" کی "مکمل تردید" کی تصدیق کی اور کہا کہ یہ "کوئی امدادی تنظیم نہیں ہے بلکہ اسرائیلی قبضے کا ایک انٹیلی جنس اور سیکورٹی ٹول ہے۔ یہ جھوٹے انسانی ہمدردی کے بہانے کام کر رہا ہے۔"

وسیع پیمانے پر کیمپس

رائٹرز کو حاصل تاریخ کے عدم ذکر والی پریزنٹیشن، جس میں 11 فروری کی تاریخ کی تصاویر شامل ہیں، میں مزید کہا گیا ہے کہ غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن اس منصوبے کے لیے 2 ارب ڈالر سے زیادہ حاصل کرنے پر کام کر رہی ہے تا کہ غزہ پٹی کے اندر اور شاید باہر وسیع پیمانے پر انسانی منتقلی کے علاقے بنائے جا سکیں، انہیں محفوظ کیا جا سکے اور ان کی نگرانی کی جا سکے تا کہ آبادی غزہ کو غیر مسلح کرنے اور دوبارہ تعمیر کرنے کے آپریشن کے دوران وہاں رہ سکے۔ اس منصوبے سے تعلق رکھنے والے دو ذرائع کے مطابق پریزنٹیشن میں بیان کردہ انسانی منتقلی کے علاقے ایک ایسے عمل کا اگلا مرحلہ ہوں گے جو غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن کے مئی کے آخر میں پٹی میں غذائی امداد کی تقسیم کے مراکز کھولنے سے شروع ہوا ہے۔

غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن اسرائیلی فوج کی ہم آہنگی کے ساتھ کام کر رہی ہے اور غزہ میں غذائی امداد پہنچانے کے لیے نجی امریکی سکیورٹی اور لاجسٹکس کمپنیوں کو استعمال کر رہی ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ اور اسرائیل اسے اقوام متحدہ کے زیر قیادت نظام پر غزہ میں انسانی ہمدردی کی کوششوں کے لیے ترجیح دیتے ہیں۔ یو این کے نظام کے بارے میں ان کا کہنا ہے کہ یہ مسلح افراد کو امداد کو حاصل کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ تاہم حماس ان الزامات کی تردید کرتی ہے اور کہتی ہے کہ اسرائیل بھوک کو فلسطینیوں کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہا ہے۔ جون میں امریکی محکمہ خارجہ نے غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن کے لیے 30 ملین ڈالر کی فنڈنگ کی منظوری دی اور دوسرے ملکوں سے بھی اس کی حمایت کرنے کی اپیل کی تھی۔

اقوام متحدہ نے غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن کی کارروائیوں کو فطری طور پر غیر محفوظ قرار دیا ہے اور انسانی ہمدردی کی غیر جانبداری کے قواعد کی خلاف ورزی کہا ہے۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے دفتر کا کہنا ہے کہ اس نے غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن کے امدادی مراکز پر اور اقوام متحدہ سمیت دیگر امدادی تنظیموں کے زیر انتظام انسانی امداد کے قافلوں کے قریب کم از کم 613 لوگوں کے مارے جانے کو نوٹ کیا ہے۔ پریزنٹیشن کی ایک تصویر جس میں ٹائم لائن کی نشاندہی کی گئی ہے، یہ دکھاتی ہے کہ ایک کیمپ منصوبے کے آغاز کے 90 دن کے اندر تیار ہو جائے گا اور اس میں 2160 افراد کے علاوہ لانڈری، بیت الخلا، حمام اور ایک سکول بھی شامل ہوگا۔ منصوبے پر کام کرنے والے ایک ذریعے نے بتایا کہ یہ پریزنٹیشن ایک منصوبہ بندی کے عمل کا حصہ ہے جو گزشتہ سال شروع ہوا تھا اور اس میں کل 8 کیمپوں کا تصور شامل کیا گیا تھا۔ ان آٹھ کیمپوں میں سے ہر ایک میں لاکھوں فلسطینی رہائش پذیر ہو سکتے ہیں۔

کیسے؟ اور کہاں؟

اس تجویز میں یہ نہیں بتایا گیا کہ فلسطینیوں کو کیمپوں میں کیسے منتقل کیا جائے گا یا غزہ سے باہر کیمپ کہاں بنائے جا سکتے ہیں لیکن نقشے میں مصر اور قبرص کی طرف اشارہ کرنے والے تیر کے علاوہ "اضافی منزل" لکھے ہوئے دوسرے مقامات بھی دکھائے گئے ہیں۔ اس تجویز میں کہا گیا ہے کہ غزہ فاؤنڈیشن تعمیر، نقل مکانی اور رضا کارانہ عارضی منتقلی کے لیے تمام ضروری شہری سرگرمیوں کی نگرانی اور انتظام کرے گی۔ رائٹرز کے سوالات کے جواب میں تین انسانی ہمدردی کے ماہرین نے کیمپوں کی تعمیر کے منصوبے کی تفصیلات پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

انٹرنیشنل ریفیوجی آرگنائزیشن کے سربراہ اور امریکی ایجنسی برائے بین الاقوامی ترقی کے سابق سینئر اہلکار جیرمی کونیڈیک نے اس منصوبے کا جائزہ لیا اور کہا کہ ایسی آبادی کے درمیان کوئی رضا کارانہ نقل مکانی نہیں ہو سکتی جو تقریباً دو سال سے مسلسل بمباری کا شکار ہے اور جن سے بنیادی امداد منقطع کر دی گئی ہے۔ اس منصوبے پر کام کرنے والے ذرائع نے رائٹرز کو بتایا کہ اس منصوبے کا مقصد خوف کے عنصر کو ختم کرنا اور فلسطینیوں کو حماس کے کنٹرول سے فرار ہونے کے قابل بنانا ہے اور اپنے خاندانوں کو پناہ دینے کے لیے ایک محفوظ علاقہ فراہم کرنا ہے۔

واضح رہے 7 اکتوبر 2023 کو جنگ اس وقت شروع ہوئی تھی جب حماس نے جنوبی اسرائیل کے قصبوں پر حملہ کیا اور تقریباً 1200 افراد کو مار دیا اور 251 کو یرغمال بنا لیا تھا۔ اسی دن اسرائیل نے غزہ پر بمباری شروع کر دی اور کچھ دن بعد زمینی کارروائیاں شروع کر دی تھیں۔ اسرائیلی فوج کی جانب سے غزہ کی پٹی میں تاریخ کی بدترین نسل کشی کی جا رہی ہے۔ غزہ کی وزارت صحت کا کہنا ہے کہ پٹی پر بعد میں ہونے والی اسرائیلی فوجی کارروائیوں کے نتیجے میں اب تک 000,57 سے زیادہ فلسطینی شہید ہو چکے ہیں۔ پٹی میں بھوک کا بحران ہے۔ اب تک 66 افراد بھوک سے موت کے منہ میں چلے گئے ہیں۔ پٹی کا دو تہائی حصہ تباہ ہو گیا ہے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو. کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی-42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔ میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔

چندر شیکھر کی یاد میں لیکچر سیریز شروع کی جائے گی

نائب صدر نے سابق وزیر اعظم چندر شیکھر کو پیش کیا خراج عقیدت

نئی دہلی: (یو این آئی) نائب صدر جمہوریہ جگدیپ دھنکھڑ نے کہا ہے کہ سابق وزیر اعظم چندر شیکھر کے پارلیمنٹ میں 40 سال سے زائد طویل اور بے نظیر دور کی معلومات کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کے لیے راجیہ سبھا سکریٹریٹ ان کی یاد میں لیکچر سیریز اور فیلوشپ شروع کرے گا۔ مسٹر دھنکھڑ نے منگل کے روز سابق وزیر اعظم چندر شیکھر کی سمادھی پر جا کر انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے مسٹر چندر شیکھر کو ہندوستان کے عظیم ترین سپوتوں میں سے ایک قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے جمہوری اقدار کے لیے کام کیا اور 'نوجوان ترک' کے طور پر بین پارٹی جمہوریت کو یقینی بنانے میں اپنی الگ شناخت بنائی۔ نائب صدر نے کہا کہ وہ ایک نڈر سیاست دان تھے۔ ایک ایسے لیڈر جو حقیقی معنوں میں سیاست دانوں کی طرح عمل کرتے تھے۔ جب بات ہندوستان کی قومیت کی آتی تھی تو انہوں نے کبھی بھی اپنی ذاتی آزادی یا آرام کی پرواہ نہیں کی۔ انہوں نے ہمیشہ ہمیں فخر محسوس کروایا۔ وہ ہندوستان کی یکجہتی کی علامت تھے۔ وہ ہمیشہ تقسیم پسند طاقتوں کے خلاف کھڑے رہے۔ وہ ہمارے لیے ایک مضبوط ستون تھے۔ مسٹر دھنکھڑ نے مسٹر چندر شیکھر کے سیاسی سفر کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ ان کی سیاسی زندگی منفرد اور بے مثال رہی ہے۔ وہ 1962 سے 1977 تک 15 سال راجیہ سبھا کے رکن رہے اور اس کے بعد 2007 تک مسلسل لوک سبھا کے رکن رہے الا کہ ایک مرتبہ یہ سلسلہ ٹوٹ گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی یکجہتی کے لیے ''پدیاترا'' کا وقت چندر شیکھر جی کی زندگی کا سب سے اہم دور تھا۔ نائب صدر نے مسٹر

چندر شیکھر کی یاد میں لیکچر سیریز شروع کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ مجھے لوک سبھا میں ان کے ساتھ رکن رہنے کا شرف حاصل ہوا۔ ایسے عظیم سپوت جو ہماری تہذیبی روایات کے اقدار کی علامت تھے، ان کی یاد میں لیکچر سیریز کا آغاز کرنا سب سے موزوں اور بامعنی کام ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ راجیہ سبھا سکریٹریٹ اس سمت میں قدم اٹھائے گا۔ راجیہ سبھا کے نائب چیئرمین ہری ونش نے مسٹر چندر شیکھر کے ساتھ کام کیا ہے اور انہیں قریب سے جانا ہے۔ ایسے میں ان کی قیادت میں اس لیکچر سیریز کے لیے کمیٹی کا قیام سب سے مناسب ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے یہ فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر کیا ہے اور ان تمام اراکین سے مشورہ کیا ہے جو چندر شیکھر جی کو قریب سے جانتے تھے۔ سبھی اس پر متفق تھے۔ ہری ونش جی اس سمت میں تمام ضروری اقدامات کریں گے۔ نائب صدر نے کہا کہ ہری ونش جی موزوں تجاویز دیں گے تاکہ ہم ان کی یاد میں ایک فیلوشپ بھی شروع کریں۔ یہ ایک وقتی فیلوشپ ہوگی تاکہ ان کی سرگرمیوں اور کاموں کا مجموعہ تیار کیا جا سکے اور اسے کتاب کی صورت میں شائع کیا جا سکے۔ یہ بھی اسی کمیٹی کے ذریعے مربوط کیا جائے گا جو لیکچر سیریز کی نگرانی کرے گی۔ لوک سبھا میں مسٹر چندر شیکھر کے ساتھ کام کرنے کے تجربے کو شیئر کرتے ہوئے نائب صدر نے کہا کہ یہ وقت ہے کہ ہمارے نوجوان یووا ترک کے بارے میں جانیں، اس لیڈر کے بارے میں جانیں جو جمہوری اقدار کے لیے لڑنے والے تھے۔ ایمرجنسی کے وقت جب وہ حکمران جماعت کے سینئر لیڈر تھے انہیں جیل میں ڈال دیا گیا تھا۔ نائب صدر نے کہا کہ موجودہ حالات میں چندر شیکھر جی کے اقدار اور اصولوں کی ملک کو سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ چندر شیکھر جی کو سچا خراج عقیدت یہی ہوگا کہ ہم ان کے اقدار پر یقین رکھیں، ان کے اصولوں کو اپنائیں اور جمہوریت کے بنیادی اصولوں پر یقین رکھیں۔

ہریانہ عدالتی اصلاحات کی مہم میں سرفہرست

چنڈی گڑھ: (یو این آئی) ہریانہ کے محکمہ داخلہ کی ایڈیشنل چیف سکریٹری ڈاکٹر سمیتا مشرا نے منگل کو کہا کہ جدید ٹیکنالوجی، جدید فرانزک انفراسٹرکچر اور نئے فوجداری قوانین کے تحت سخت تربیت کی مدد سے ہریانہ نے نہ صرف قومی معیار قائم کیا ہے بلکہ ملک کی عدالتی اصلاحات کی مہم میں ایک رہنما کے طور پر ابھرا ہے۔ نئی دہلی کے بھارت منڈپم میں منعقدہ قومی فرانزک نمائش کے حالیہ دورے کے بعد آج یہاں میڈیا کے نمائندوں سے بات کرتے ہوئے ڈاکٹر سمیتا نے کہا کہ کسی نے خواب میں بھی نہیں سوچا ہوگا کہ عصمت دری جیسے گھناؤنے جرم میں مجرم کو چھ ماہ سے بھی کم وقت میں سزا سنائی جائے گی، لیکن یہ خواب نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ ہریانہ میں نئے فوجداری قوانین کی بدولت نابالغ کی عصمت دری کے معاملے میں مجرم کو صرف 140 دنوں میں سزائے موت سنائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ کئی دیگر مجرمانہ ٹرائلز بھی 20 دن سے بھی کم عرصے میں مکمل ہو چکے ہیں۔ اعلی ترجیحی شناخت شدہ جرائم کے معاملات میں بہت سے اضلاع میں سزا کی شرح 95 فیصد سے زیادہ ہوگئی ہے۔ مزید برآں، مارکڈ کرائمز اقدام کے ذریعے 1683 گھناؤنے کیسز کو سختی سے تیز رفتاری سے ٹریک کیا گیا اور اعلیٰ سطح پر ان کی نگرانی کی گئی۔ یہ سب ہریانہ کی تیز رفتار، موثر اور شفاف انصاف فراہم کرنے کی صلاحیت کا زندہ ثبوت ہے۔ ڈاکٹر مشرا نے کہا کہ بڑے پیمانے پر صلاحیت سازی کے اقدامات ہریانہ کے اصلاحات کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ 54000 سے زیادہ پولیس اہلکاروں کو انڈین جسٹس کوڈ (بی این ایس)، انڈین سول سیکیورٹی کوڈ (بی این ایس ایس) اور انڈین ایویڈینس ایکٹ (بی ایس اے) کے دفعات کی تربیت دی گئی ہے۔ اس ٹریننگ کے دوران نہ صرف قانونی سمجھ بوجھ پر زور دیا گیا بلکہ متاثرین کی حساس تفتیش، ڈیجیٹل انٹیگریشن اور جدید شواہد کے انتظام پر بھی زور دیا گیا۔ ریاستی پولیس فورسز میں قانونی تعلیم کو فروغ دینے کے مقصد سے 37889 افسران کو iGOT کرمایوگی پلیٹ فارم پر رکھا گیا ہے۔

تھانہ شاہ کوٹ سے نوجوان کی مسخ شدہ لاش برآمد

جالندھر: (یو این آئی) پنجاب کے جالندھر کے ماڈل پولیس اسٹیشن شاہ کوٹ کے ایک کمرے میں سابق کبڈی کھلاڑی کی مسخ شدہ لاش ملنے سے سنسنی پھیل گئی۔ مہلوک کی شناخت 26 سالہ گربھیج سنگھ عرف بھیجا کے طور پر کی گئی ہے، جو باجوا کلاں کا رہنے والا ہے۔ گربھیج سنگھ گذشتہ کچھ مہینوں سے پولیس اسٹیشن میں عملے کو چائے پانی فراہم کرانے کا کام کر رہا تھا۔ اہل خانہ کے مطابق گربھیج اپنے معمول کے مطابق جمعہ کو تھانے کے لیے روانہ ہوا، لیکن شام تک گھر واپس نہیں آیا۔ اس کے اہل خانہ کی جانب سے اس کا سراغ لگانے کی کوششوں کے باوجود اگلے تین دن تک اس کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ یہ بات اتوار کی رات اس وقت سامنے آئی جب احاطے میں بدبو پھیلنے لگی۔ تفتیش پر پولیس اہلکاروں کو گربھیج کی بری طرح مسخ شدہ لاش تھانہ کی چھت پر ایک کمرے میں ملی۔ لاش کی حالت دیکھ کر حکام کا اندازہ ہے کہ اس کی موت تقریباً تین دن قبل ہوئی تھی۔

سڑکوں پر دہشت گردی کے خلاف احتجاج حوصلہ افزا علامت

دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکورٹی فورسز کے ساتھ سماج کا کردار بھی اہم: منوج سنہا

سری نگر: (یو این آئی) جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے منگل کو کہا کہ وادی میں پاکستان کی پشت پناہی والی دہشت گردی کے خلاف عام شہریوں کا آواز بلند کرنا ایک خوش آئند قدم ہے اور اس سے دیرپا امن کے قیام کی راہ ہموار ہوگی۔ سری نگر میں دو روزہ سیاحتی کانفرنس سے خطاب کے دوران منوج سنہا نے کہا کہ جموں و کشمیر کے عام لوگ اب دہشت گردی کے خلاف سڑکوں پر احتجاج کر رہے ہیں، جو ایک مثبت اور حوصلہ افزا علامت ہے۔ پورے جموں و کشمیر کو مل کر یہ پیغام دینا ہوگا کہ دہشت گردوں کے لیے یہاں کوئی جگہ نہیں ہے۔ انہوں نے اس کانفرنس کو وادی میں دہشت گردی کے خلاف ایک مؤثر جواب قرار دیتے ہوئے کہا: 'یہ کانفرنس اس بات کی علامت ہے کہ جموں و کشمیر امن، ترقی اور خوشحالی کی طرف گامزن ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں یہ خطہ ناقابلِ تسخیر قوت بن چکا ہے، اور ہماری ترقی کا سفر جاری رہے گا۔' ایل جی سنہا نے کہا کہ پچھلے چند برسوں میں جموں و کشمیر کے سیاحتی شعبے میں انقلابی تبدیلیاں آئی ہیں۔ ہم نے روایتی سیاحتی مراکز کو مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ سیاحت کے دائرہ کار کو بھی وسعت دی ہے تاکہ اس کے ثمرات ہر کونے تک پہنچیں اور مقامی آبادی کے لیے معاشی مواقع پیدا ہوں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ سیاحتی ترقی صرف پرامن اور محفوظ ماحول میں ہی ممکن ہے،

اگرچہ سیکیورٹی ایجنسیاں دہشت گردی کے خاتمے میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں، مگر سماج کا کردار بھی کسی صورت کم نہیں۔ دہشت گردوں کی جانب سے معاشرتی سہارے حاصل کرنے کی ہر کوشش کو ناکام بنایا جانا چاہیے۔ اس موقع پر انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ سیکیورٹی اداروں کا تعاون کرتے ہوئے ایسے عناصر کی نشاندہی کریں جو امن کے ماحول کو خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ سیاحتی کانفرنس جموں و کشمیر کے بدلتے ہوئے منظرنامے کی عکاسی کرتی ہے جہاں ترقی، سرمایہ کاری اور بین الاقوامی دلچسپی کے نئے دروازے کھل رہے ہیں۔ حکام کا ماننا ہے کہ اس قسم کے پروگرام وادی میں سیاحت کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ عالمی سطح پر مثبت پیغام دینے کا بھی ذریعہ بنیں گے۔

آلودگی کنٹرول بورڈ نے جائیداد کی تفصیلات آن لائن اپ لوڈ کرنے کا حکم دیا

شملہ (یو این آئی) ہماچل پردیش حکومت نے شہری کی شکایت کے بعد ریاستی آلودگی کنٹرول بورڈ (ایچ پی ایس پی سی بی) کو اپنے تمام ملازمین کی غیر منقولہ جائیداد کے ریٹرن (آئی پی آر) کو فوری طور پر اپنی سرکاری ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرنے کی ہدایت دی ہے۔ یہ اقدام شفافیت اور احتساب کو بڑھانے کے لیے کیا گیا ہے۔ ہماچل پردیش کے محکمہ ماحولیات، سائنس، ٹیکنالوجی اور موسمیاتی تبدیلی (ای ایس ٹی اینڈ سی سی) نے شکایت کا جائزہ لینے کے بعد ہدایات جاری کیں، جس میں بتایا گیا کہ بورڈ نے نہ تو آئی پی آر کو آن لائن شائع کیا اور نہ ہی معلومات کے حق قانون، 2005 کے تحت تفصیلات فراہم کیں۔ چیف سکریٹری کو لکھے ایک خط میں ای ایس ٹی اینڈ سی سی کے ایڈیشنل سکریٹری نے یاد دلایا کہ آلودگی کنٹرول بورڈ اور ای ایس ٹی اینڈ سی سی کے ڈائرکٹر 8 اینڈ سی سی کے تحت سول سروسز (کنڈکٹ) رولز، 1964 کے مطابق تمام سرکاری ملازمین کو ہر سال 31 جنوری تک اپنا آئی پی آر فائل کرنا ہوتا ہے۔ مزید، ہماچل پردیش لوک آیکت ایکٹ، 2014 کے سیکشن 39 کے مطابق ان ریٹرن کو ہر سال 31 اگست تک محکمہ کی ویب سائٹس پر عوامی طور پر ظاہر کیا جانا چاہیے۔ 14 جولائی 2021 کو محکمہ عملہ کی طرف سے جاری کردہ ایک سرکاری حکم نامے کا حوالہ دیتے ہوئے خط میں اس بات پر زور دیا گیا کہ آئی پی آر پی ایم آئی ایس پورٹل کے ذریعے جمع کرائے جائیں اور عوامی ڈومین میں دستیاب کرائے جائیں۔ عدم تعمیل ویجیلنس کلیئرنس سے انکار کا باعث بن سکتی ہے، جس سے پروموشنز اور سروس کے دیگر معاملات متاثر ہو سکتے ہیں۔ اس کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ سرکاری ملازمین شفاف طریقے سے اپنے اثاثوں کی معلومات کا اعلان کریں اور بدعنوانی کے الزامات سے بچنے کیلئے ضروری اقدامات کریں۔

بی جے پی کی حکمرانی میں انارکی ہے

ہریانہ کے لوگ پریشان ہیں: کماری سیلجا

چنڈی گڑھ: (یو این آئی) کانگریس کی جنرل سکریٹری اور سابق مرکزی وزیر کماری سیلجا نے ریاست میں امن و امان کی ابتر حالت، شہری نظام اور کسانوں کی فلاح و بہبود پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہریانہ میں انتظامیہ مکمل طور پر مفلوج ہو چکی ہے، امن و امان مکمل طور پر ناکام ہو چکا ہے اور مجرم بغیر کسی خوف کے جرائم کر رہے ہیں۔ میڈیا کو جاری ایک بیان میں ایم پی سیلجا نے کہا کہ ریاست میں انتشار اور افراتفری پھیلی ہوئی ہے۔ آئے روز کسی نہ کسی ضلع میں گولیاں برسا کر قتل ہو رہے ہیں، ڈکیتی اور بھتہ خوری کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ مجرموں کے خلاف کارروائی کرنے کے بجائے ریاست کی پولیس ریاست بھر میں چالان جاری کر کے عوام کو پریشان کرنے میں مصروف ہے۔ انہوں نے کہا کہ سناروں پر حملے اور لاکھوں کی لوٹ مار، دن دہاڑے قتل اور بڑھتے جرائم سے ظاہر ہوتا ہے کہ عام شہری عدم تحفظ کا شکار ہے۔ کماری سیلجا نے کہا کہ سرسہ جیسے بڑے شہروں میں صفائی کا نظام درہم برہم ہے، لوگ چاروں طرف گندگی اور پانی جمع ہونے سے پریشان ہیں۔ یہ سب اس حکومت کی بے حسی اور نااہلی کا نتیجہ ہے۔ پولیس منشیات کے استعمال کو روکنے میں کامیاب نہیں، ضلع سرسہ میں نشے کی لت میں مبتلا نوجوانوں کی موت کا سلسلہ جاری ہے۔ جب تک پولیس منشیات کے اسمگلروں کو جڑ سے اکھاڑ نہیں پھینکتی اس وقت تک منشیات کا استعمال رکنے والا نہیں ہے۔ کماری سیلجا نے کہا کہ ایک طرف بی جے پی خود کسان دوست ہونے کا دعویٰ کرتی ہے، لیکن یہ بی جے پی کے دور حکومت میں کسان سب سے زیادہ مسائل سے دوچار ہے، وہ پہلے ہی جعلی بیج، کھاد اور کیڑے مار ادویات کی وجہ سے پریشان ہے، اس کے اوپر اگر فصل خراب ہو جائے تو اسے صرف معاوضے کے لیے چکر لگانے پڑتے ہیں، معاوضہ نہیں ملتا۔ کسانوں کی حالت مزید قابل رحم ہوتی جا رہی ہے۔ صبح چار بجے سے لائن میں کھڑے ہونے کے باوجود صرف چند کسان ہی کھاد حاصل کر پائے، باقی کسان مایوس لوٹ گئے۔ کماری سیلجا نے کہا کہ حکومت کی لاپروائی کی وجہ سے پوری ریاست میں صفائی کا نظام پٹری سے اتر گیا ہے۔ ریاست کے 40 بلدیاتی اداروں میں گھر گھر جا کر کچرا اٹھانے کا کام متاثر ہو رہا ہے، کیونکہ جن ٹھیکوں کی میعاد ختم ہو چکی ہے ان کے ٹنڈر وقت پر جاری نہیں کیے گئے۔ صورتحال یہ ہے کہ ہر شہر میں کچرے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں، لوگ پریشان ہیں، جب ہر طرف سے آوازیں اٹھ رہی ہیں، صورتحال ایسی ہے کہ صفائی کا نظام کم از کم دو ماہ تک پٹری پر واپس نہیں آ سکے گا۔

کھڑگے اور راہل نے راج شیکھر ریڈی کو ان کے یوم پیدائش پر خراج عقیدت پیش کیا

نئی دہلی (یو این آئی) کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے اور سابق صدر راہل گاندھی نے منگل کو وائی ایس آر کانگریس کے سربراہ جگن موہن ریڈی کے والد اور آندھرا پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ وائی ایس راج شیکھر ریڈی کو ان کے یوم پیدائش پر خراج عقیدت پیش کیا۔ مسٹر کھڑگے نے کہا ''ہم آندھرا پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ وائی ایس راج شیکھر ریڈی کو ان کے یوم پیدائش پر خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ وہ ایک حقیقی ہمدرد لیڈر تھے جنہوں نے اپنی پوری زندگی ریاست کی ترقی اور فلاح و بہبود کے لیے وقف کر دی تھی۔

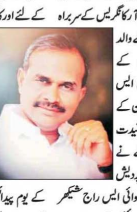

عوامی خدمت میں ان کی نمایاں شراکت داری، خاص طور پر کسانوں، کمزور طبقات کے لئے اور کانگریس پارٹی کے لئے ان کے قابل ذکر تعاون سے تحریک ملتی رہے گی اور انہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔'' مسٹر گاندھی نے کہا ''آندھرا پردیش کے سابق وزیر اعلی وائی ایس راج شیکھر ریڈی کو ان کے یوم پیدائش پر دلی خراج عقیدت۔ وہ ایک دور اندیش لیڈر تھے جنہوں نے اپنی زندگی آندھرا پردیش کے لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے وقف کر دی اور ان کی ترقی کے لیے ان گنت تعاون کیا۔

بھاگلپور میں نوجوان کا چاقو مار کر قتل، ایک زخمی

بھاگلپور: (یواین آئی) بہار میں بھاگلپور ضلع کے حبیب پور تھانہ علاقہ میں بدمعاشوں نے ایک نوجوان کو چاقو مار کر ہلاک اور دوسرے کو شدید زخمی کر دیا۔ بھاگلپور کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (دو) راکیش کمار نے منگل کو یہاں بتایا کہ اس علاقے کے بدرے عالم پور گاں میں پیر کی آدھی رات کو کچھ بدمعاشوں نے دو نوجوانوں پر چاقو سے حملہ کیا، جس کی وجہ سے دونوں شدید زخمی ہو گئے۔ گاں والوں کی مدد سے گھر والے دونوں کو بھاگلپور کے جواہر لال نہرو میڈیکل کالج اسپتال لے گئے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک نوجوان اسپتال پہنچنے سے پہلے راستے میں ہی دم توڑ گیا۔ مہلوک کی شناخت محمد صدام (25) کے طور پر کی گئی ہے، جب کہ شدید زخمی نوجوان محمد کونین کا علاج چل رہا ہے۔ دونوں نوجوان عالم پور گاں کے رہنے والے ہیں۔ اس سلسلے میں متوفی کے اہل خانہ نے متعلقہ تھانے میں ایف آئی آر درج کرائی ہے۔

ریلوے کراسنگ پر ٹرین نے اسکول وین کو ٹکر ماری

حادثے میں تین طلباء کی موت 2 زخمی، تمل ناڈو کے کڈالور میں پیش آیا حادثہ

چنئی: (یواین آئی) تمل ناڈو کے کڈالور ضلع میں آج ریلوے لیول کراسنگ پر تیز رفتار مسافر ٹرین نے اسکول جانے والی اسکول وین کو ٹکر ماری۔ اس حادثے میں تین طلبا موت ہوگئی اور دو زخمی ہو گئے۔ چوکیدار کو گرفتار کر لیا گیا اور جنوبی ریلوے کے حکام نے اسے ملازمت سے برخاست کرنے کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ ہلاک ہونے والے طلبا میں سے دو کی شناخت نملیش (12) اور سرومتی (16) کے طور پر ہوئی ہے۔ ریلوے کی جانب سے مرنے والوں کے لواحقین میں سے ہر ایک کو پانچ پانچ لاکھ روپے، شدید زخمیوں کو 2.5 لاکھ روپے اور دیگر زخمیوں کو 50 ہزار روپے امدادی رقم آج تقسیم کی جائے گی۔ جنوبی ریلوے نے بتایا کہ آج صبح تقریبا 07:45 بجے، کڈالور ضلع کے الاپاکم گاؤں میں ان چار طلباء کو لے جانے

والی ایک اسکول وین ریلوے لیول کراسنگ گیٹ نمبر 170 سے گزر رہی تھی تبھی وہ ٹرین نمبر 56213 (ویلیوپورم-مایلاڈوتھورائی مسافر ٹرین) سے اُس کی ٹکر ہوگئی۔ اس حادثے میں تین طلباء کی موت ہوگئی اور ایک طالب علم اور وین ڈرائیور زخمی ہوگئے اور انہیں سرکاری اسپتال، کڈالور اور جے آئی پی ایم ای آر پانڈیچیری میں داخل کیا گیا۔ میڈیکل وین کے ساتھ ایک ریلوے ریلیف ٹرین اور مقامی اسپتال کی ایک ایمبولینس بھی فوری طور پر جائے حادثہ پر پہنچی اور زخمیوں کو اسپتال منتقل کر دیا گیا۔ جنرل منیجر/جنوبی ریلوے، ڈویژنل ریلوے منیجر (ڈی آر ایم)/ٹی پی جے اور سینئر افسران بچاؤ اور امدادی اقدامات کی نگرانی کے لیے جائے حادثہ پر موجود ہیں۔ ابتدائی تفتیش سے پتہ چلا کہ جب وین پہنچی تو کراسنگ کا گیٹ تھا۔ البتہ وین ڈرائیور نے اسکول پہنچنے میں تاخیر کا حوالہ دے کر گیٹ کھولنے پر اصرار کیا۔ چوکیدار نے اُسے کراسنگ عبور کنے کے اجازت دے دی جو ضابطوں اور پروٹوکول کی خلاف ورزی تھی۔

خصوصی درجے کیلئے آخری دم تک لڑتے رہیں گے: فاروق عبداللہ

سری نگر (یواین آئی) نیشنل کانفرنس کے صدر اور سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا ہے کہ جموں و کشمیر کے خصوصی درجہ کی بحالی کے لیے جدوجہد اس وقت تک جاری رہے گی جب تک دفعہ 370 اور 35-اے کو دوبارہ نافذ نہیں کیا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس کبھی بھی ان آئینی دفعات کی بحالی کی کوششوں سے پیچھے نہیں ہٹے گی۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے یہ باتیں منگل کو کولگام کے ژولگام میں پارٹی کے بلاک کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔ انہوں نے کہا کہ جموں و کشمیر کے عوام نے حالیہ انتخابات میں افسر شاہی، ظلم و جبر اور بدانتظامی کے خلاف ووٹ دیا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ ایک عوامی نمائندہ حکومت کو بغیر کسی رکاوٹ کے کام کرنے دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس نے ہمیشہ ریاست کی انفرادیت، اجتماعیت اور وحدت کے تحفظ کے لیے تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ ہمیں آج بھی ان ہی قوتوں کا سامنا ہے جو کشمیریوں کے مفادات کے خلاف ہیں اور نیشنل کانفرنس کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے مزید کہا کہ نیشنل کانفرنس نے ہمیشہ عوام کے جذبات کی ترجمانی کی ہے اور آئندہ بھی عوامی مفادات کی حفاظت میں پیش پیش رہے گی۔ انہوں نے ماضی کے حوالے دیتے ہوئے کہا کہ 1996 میں جب ریاست بدامنی کی لپیٹ میں تھی، تو نیشنل کانفرنس نے ہی نظام کو دوبارہ پٹری پر لانے کی پہل کی، سرکاری ملازمتیں فراہم کیں، تعلیمی نظام کو فعال بنایا اور پریس کی آزادی بحال کی۔

پنجاب، مدھیہ پردیش میں ٹارگٹ کلنگ کی سازش ناکام

لارنس بشنوئی گینگ کا رکن گرفتار، قبضے سے دو پستول برآمد

جالندھر (یو این آئی) پنجاب پولیس کاؤنٹر انٹیلی جنس (سی آئی) جالندھر نے منگل کو پنجاب اور مدھیہ پردیش میں لارنس بشنوئی گینگ کی طرف سے رچی جانے والی قتل کی سازش کو ناکام بناتے ہوئے گینگ کے اہم رکن کو گرفتار کیا اور اس کے قبضے سے دو پستول برآمد کر لیے۔ ڈائرکٹر جنرل آف پولیس گورو یادو نے بتایا کہ گرفتار ملزم کی شناخت ہمانشو سود کے طور پر کی گئی ہے جو کہ پھگواڑہ، کپورتھلہ کا رہنے والا ہے۔ اس کے قبضے سے دو پستول، ایک 30. بور چائنا میڈ پی ایکس 3 پستول اور ایک 32. بور پستول کے ساتھ ساتھ دو میگزین اور سات کارتوس برآمد ہوئے ہیں۔ مسٹر یادو نے کہا کہ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ گرفتار ملزم ہمانشو اپنے گینگ ممبران کے ساتھ مل کر اپنے دبئی میں مقیم ہینڈلر نمت شرما کی ہدایت پر ایک بین ریاستی گینگ چلا رہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ نمت گینگسٹر لارنس بشنوئی کا قریبی ساتھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جون 2025 میں ملزم ہمانشو سود نے اپنے گینگ کے دیگر ممبروں کے ساتھ مل کر اپنے ہینڈلر نمت شرما کی ہدایت پر ہریدوار میں ایک ہوٹل والے ارون پر گولی چلا دی۔ ڈی جی پی نے کہا کہ گرفتار ملزم ہمانشو کو اس کے ہینڈلر نے بالترتیب مدھیہ پردیش، لدھیانہ اور کپورتھلہ سمیت تین اہداف کو ختم کرنے کا کام سونپا تھا۔ انہوں نے کہا کہ سی آئی جالندھر کی ٹیم نے کامیابی سے ٹارگٹ کلنگ کے اس ماڈیول کو بے نقاب کیا، جس سے عوام کی حفاظت کو ایک سنگین خطرہ ٹل گیا۔ آپریشن کی تفصیلات کا اشتراک کرتے ہوئے اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل (اے آئی جی) سی آئی جالندھر نوجوت سنگھ محل نے کہا کہ پولیس ٹیموں کو مشتبہ ہمانشو کے بارے میں قابل اعتماد معلومات ملی ہیں، لارنس بشنوئی گینگ کا رکن، جو ریاست میں مجرمانہ سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کر رہا تھا۔ اے آئی جی نے کہا کہ تیزی سے کام کرتے ہوئے انٹیلی جنس اور انسانی انٹیلی جنس پر مبنی آپریشن شروع کیا گیا جس کے نتیجے میں ہمانشو سود کو ڈاکوہا ریلوے کراسنگ، جالندھر کے قریب سے اسلحے سمیت گرفتار کیا گیا، جب کہ مشتبہ شخص اپنے ساتھی کا انتظار کر رہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ مزید تفتیش جاری ہے اور آنے والے دنوں میں مزید گرفتاریوں کا امکان ہے۔

ہندوستان کے 101 طلباء کو ملی اراسموس اسکالرشپ

نئی دہلی: (یواین آئی) یوروپ میں سال 2025 میں شروع ہونے والے دو سالہ ماسٹر پروگرام کے لیے 101 ہندوستانی طلباء کو باوقار اراسموس پلس اسکالرشپ سے نوازا گیا۔ سال 2014 سے ہندوستان نے سب سے زیادہ بار یہ اسکالرشپ حاصل کی ہے اور اس سلسلے میں وہ عالمی سطح پر تین بڑے ملکوں میں سے ایک ہے۔ اس سے تعلم کے میدان میں ہندوستان اور یوروپ کے درمیان گہرے تعلقات کا اظہار ہوتا ہے۔ اس انتہائی پسندیدہ اسکالرشپ میں ٹیوشن، سفر اور رہائشی اخراجات شامل ہیں، جن سے طلباء ہندوستان اور یوروپ کے لیے پائیداری، اختراع اور شمولیاتی ترقی جیسی ترجیحات کے لیے اہم متنوع شعبوں میں تعلیم جاری رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ اسکالرشپ حاصل کرنے والے طلباء کا تعلق 20 ہندوستان ریاستوں سے ہے۔ یہ طلباء فرانس، اسپین، جرمنی اور اٹلی سمیت 19 یوروپی ممالک میں تعلیم حاصل کرنے جائیں گے۔ نئی دہلی میں روانگی سے قبل کی ایک تقریب میں، ہندوستان میں یوروپی یونین کے سفیر، عزت مآب ہروے ڈیلفن نے اراسموس پلس کو''ذاتی اور پیشہ ورانہ ترقی کا پاسپورٹ'' قرار دیتے ہوئے اسکالرز کو مبارکباد دی۔ انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ اس وقت 90,000 سے زیادہ ہندوستانی طلباء یوروپ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یہ، اس براعظم کے معیار، تنوع اور اعلیٰ تعلیم میں استطاعت کا ثبوت ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ یہ اسکالرز یوروپی یونین اور ہندوستان کے درمیان اہم رابطے کا کام کریں گے۔

کیرالہ میں نپاہ وائرس پھیلنے کا امکان

کوچی: (یو این آئی) ہندوستان جنوبی ریاست کیرالہ میں نپاہ وائرس کے پھیلنے کا امکان ہے۔ یہ ایک زونوٹک وائرس ہے جو جانوروں سے انسانوں میں، آلودہ کھانے یا انسان سے انسان کے براہ راست رابطے کے ذریعے منتقل ہوتا ہے۔ اس وائرس کو پنپنے میں 5 سے 14 دن لگتے ہیں، جس کے بعد اس کی علامتیں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ متعدی امراض کی روک تھام سے متعلق

قومی پروگرام کے مشیر ڈاکٹر نریش پروہت کا کہنا ہے کہ انسانوں میں نپاہ وائرس سے ہونے والی اموات کی شرح 40 سے 75 فیصد ہے۔ حال ہی میں چیتیا رنگڈی سے تعلق رکھنے والی ایک 18 سالہ لڑکی کی موت ہوئی تھی۔ پونے کے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف وائرولاجی (این آئی وی) نے اس بات کی تصدیق کی کہ اس لڑکی کی موت نپاہ وائرس سے بیمار پڑنے کی وجہ سے ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ پلکڑ ضلع کے تھچنوکارا سے تعلق رکھنے والی 38 سالہ عورت بھی اس وائرس سے متاثر پائی گئی۔ کیرالہ میں وائرس کے دوبارہ ابھرنے کے تناظر میں، وزیر صحت نے بتایا کہ ریاست میں نپاہ وائرس سے متاثرہ دو افراد کی رابطے کی فہرست میں 383 افراد ہیں۔ ان میں سے 12 ملاپورم ضلع میں زیر علاج ہیں، پانچ آئی سی یو میں ہیں جبکہ دیگر چار افراد پلکڑ ضلع میں آئسولیشن میں زیر علاج ہیں۔ نیشنل انٹیگریٹڈ ڈیزیز سرویلنس کنٹرول پروگرام کے پرنسپل انویسٹی گیٹر پروہت کا کہنا ہے کہ چونکہ کوئی ویکسین دستیاب نہیں ہے، لہٰذا ہیلتھ ایجنسیز سے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہا گیا ہے کہ اُن کا کھانا چمگادڑ کا آلودہ کیا ہوا نہ ہو۔ کیرالہ میں نپاہ وائرس پہلی بار سال 2018 میں پھیلا تھا۔ اطلاع کے مطابق اُس وقت 17 لوگوں کی موت ہوئی تھی اور 18 کیسوں میں نپاہ کی تصدیق ہوئی تھی۔ نپاہ کی علامات انفلوئنزا وائرس سے ملتی جلتی ہیں، جن میں بخار، سر درد، بیہوشی اور متلی شامل ہیں۔ کچھ صورتوں میں دم گھٹنا، پیٹ میں درد، اُلٹی آنا، تھکان اور طور کمزور ہونا جیسی علامات بھی ہو سکتی ہیں۔ مریض ممکنہ طور پر علامات شروع ہونے کے صرف دو دن بعد کوما میں جا سکتا ہے۔ دماغ کو متاثر کرنے والے انسیفلائٹس سے متاثر ہونے کا امکان بھی زیادہ ہوتا ہے۔ معروف وبائی امراض کے ماہر نے کہا کہ متاثرہ خنزیروں، دیگر متاثرہ جانوروں، آلودہ پھلوں (جیسے چمگادڑوں کے ذریعہ چھوڑے گئے آدھے کھائے ہوئے پھل) اور یہاں تک کہ بیمار افراد سے براہ راست رابطہ حالیہ برسوں میں نپاہ وائرس کے پھیلنے کی بنیادی وجوہات رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ''اس بات کو یقینی بنانے کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کریں کہ چمگادڑ آپ کا کھانا نہ کھائیں یا اس پر فضلہ نہ ڈالیں۔

وزیر اعلیٰ بجری مافیا کے معاملہ پر توجہ دیں: اشوک گہلوت

جے پور: (یواین آئی) راجستھان کے سابق وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت نے ریاست میں حکومت پر بجری مافیا کے حاوی ہونے کا الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما کو بجری کے مسئلے پر خاص توجہ دینی چاہیے۔ مسٹر گہلوت نے منگل کو پردیش کانگریس دفتر میں سابق مرکزی وزیر ڈاکٹر گرجا ویاس کی جینتی پر انہیں خراجِ عقیدت پیش کرنے کے بعد میڈیا سے گفتگو کے دوران ریاں بڑی میں بجری مافیا کی دہشت کے سوال پر یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ بجری کے معاملے میں حکومت پر مافیا حاوی ہو گئے ہیں، بجری بہت مہنگی ہو گئی ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں ہمارے دور حکومت میں بھی لوگوں کو پریشانی ہوتی تھی لیکن ہم نے اسے پوری طرح روکنے کی کوشش کی۔ پولیس انتظامیہ، ضلع انتظامیہ کو پابند کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج اتنا بڑا نیٹ ورک بن گیا ہے کہ کئی لوگ کچل کر مار دیے جا رہے ہیں، پولیس پر حملے ہو رہے ہیں جو لوگ ان کی گینگ میں شامل نہیں ہوتے انہیں کچل دیا جاتا ہے۔ اتنی وارداتیں ہو رہی ہیں اور ان پر روک نہیں لگ رہی ہے یہ افسوس کی بات ہے۔ اسی لیے یہ سب بڑھتا جا رہا ہے ان لوگوں نے لوٹ مچا رکھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ وزیر اعلیٰ سے کہنا چاہتے ہیں کہ آپ توجہ کیوں نہیں دے رہے؟ گھومنا اچھی بات ہے، جتنے مرضی دورے کریں، لیکن دورے کرنے کے ساتھ ساتھ حکومت بھی تو چلانی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قانونی نظم و نسق کی بھی صورتحال ہوتی ہے، روزانہ عصمت دری، ڈکیتی اور چوری کی وارداتیں ہو رہی ہیں یہ سب ان کی ترجیح میں ہونا چاہیے۔

روزنامہ
صحافت

برکس کا پیغام

برازیل کے شہر ریو ڈی جنیرو میں منعقدہ برکس سربراہی اجلاس میں گروپ کے رکن ممالک نے پہلگام دہشت گردانہ حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے ہر قسم کی دہشت گردی سے نمٹنے کے عزم کا اظہار کیا اور اقوام متحدہ کی طرف سے اعلان کردہ دہشت گردوں اور دہشت گرد گروہوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ اس دوران وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ دہشت گردی کے متاثرین اور حامیوں کو ایک ہی پیمانے پر نہیں تولا جا سکتا۔ کسی بھی ملک کو دہشت گردوں کے خلاف پابندیاں لگانے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرنی چاہیے۔ برکس جیسے بین الاقوامی پلیٹ فارم پر وزیر اعظم مودی کے اس تبصرہ کو نہ صرف پاکستان بلکہ چین کے لیے بھی ایک سبق کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ پاکستان کس طرح دہشت گردوں کی پرورش کرتا ہے۔ دوسری جانب حالیہ برسوں میں چین نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں بہت سے دہشت گردوں کو فہرست میں شامل کرنے کی پاکستان کی کوششوں میں رکاوٹیں کھڑی کی ہیں۔ اس سے دونوں ممالک کے قول و فعل میں فرق صاف ظاہر ہوتا ہے۔ حالانکہ پاکستان دنیا کو یہ دکھانے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ خود دہشت گردی کا شکار ہے۔ لیکن دوسری طرف وہ دہشت گردوں کو تربیت دیتا ہے اور انہیں بھارت کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ برکس حالیہ برسوں میں ایک موثر گروپ کے طور پر ابھرا ہے۔ اس میں بھارت، روس اور چین سمیت دنیا کی گیارہ ابھرتی ہوئی معیشتوں والے ممالک شامل ہیں۔ برکس ممالک کا زور ایک کثیر قطبی دنیا پر ہے جہاں طاقت تقسیم ہے۔ لیکن اس کانفرنس میں چینی صدر شی جن پنگ موجود نہیں تھے جبکہ روسی صدر ولادیمیر پوتن نے ورچوئل میڈیم کے ذریعے اس میں شرکت کی۔ پیوتن جنگ میں پھنس گئے ہیں۔ لیکن برکس کانفرنس میں چینی صدر شی جن پنگ کی غیر حاضری حیران کن ہے۔ قابل ذکر ہے کہ جن پنگ چین کے صدر بننے کے بعد پہلی بار اس کانفرنس سے دور رہے، وہ بھی اس وقت جب وہ برکس گروپ کو امریکی قیادت والے مغربی بلاک کے خلاف اقتصادی متبادل کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جغرافیائی سیاسی معاملات کے حوالے سے دیکھا جائے تو یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ برکس کی حالیہ توسیع نے چین کے لیے اس کی نظریاتی قدر کو کم کر دیا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ چین کو امریکہ کے ساتھ 'تجارتی جنگ' کی وجہ سے ملکی اقتصادی چیلنجز کا سامنا ہے اور جن پنگ ان دنوں ملکی معیشت کو سمت دینے میں کافی مصروف ہیں۔ دہشت گردی کے علاوہ، برکس سربراہی اجلاس میں انسانی اقدار پر مبنی مصنوعی ذہانت (AI)، امریکی محصولات، اور انسانی ترقی کے لیے پرامن اور محفوظ ماحول جیسے مسائل پر بھی بات ہوئی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ برکس ممالک کو اپنے مشترکہ چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے متحد ہو کر اجتماعی کوششیں کرنا ہوں گی۔ ایک ایسے وقت میں جب مغربی ایشیا سے لے کر یورپ تک دنیا تنازعات اور تنازعات سے دوچار ہے، برکس جیسے گروپوں کی مطابقت اور بھی زیادہ اہم ہو جاتی ہے۔ لیکن عالمی سطح پر سنجیدگی سے لینے کے لیے برکس کو پہلے اپنے اندرونی ڈھانچے اور نظام کو مضبوط کرنا ہوگا۔ اس کے ساتھ اسے متحد ہو کر ان کوششوں کی بھرپور حمایت کرنا ہوگی جو دنیا کو دہشت گردی اور تنازعات سے نکال کر بات چیت، تعاون اور ہم آہنگی کی طرف لے جائیں۔

ہندوستانی تہذیب پر مذہبی شدت پسندی کا سایہ

محمد ابراہیم خلیل سبیلی

> عدالتیں جو عوام کا آخری سہارا ہوتی ہیں بعض معاملات میں بہت دیر سے حرکت میں آتی ہیں اور بعض اوقات تو ایک عام انسان کے لئے ان تک پہنچنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ جب قانون کا محافظ خود غفلت برتنے لگے تو وہ ظلم کے خلاف ڈھال بننے کے بجائے ظالم کا ساتھی محسوس ہونے لگتا ہے۔ اس طرح کی صورت حال میں صرف اقلیتیں ہی نہیں بلکہ پورے ملک کی جمہوری فضا زہر آلود ہو جاتی ہے۔ جمہوریت کی اصل روح اس وقت باقی رہتی ہے جب ملک کا ہر شہری خود کو محفوظ اور برابر کا محسوس کرے۔ جب کسی کو صرف مذہب یا ذات کی بنیاد پر نشانہ بنایا جائے اور قانون اس پر آنکھیں بند رکھے تو یہ آئینی بحران کے ساتھ پورے سماجی نظام کی تباہی پیش خیمہ ہے۔

ہمارا ملک کثیر المذاہب، کثیر الثقافت اور گنگا جمنی تہذیب کا گہوارہ ہے۔ جہاں ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، بدھ، جین اور مختلف مذاہب کے ماننے والے صدیوں سے ایک ساتھ رہتے بستے آئے ہیں لیکن حالیہ برسوں میں جو تبدیلیاں دیکھنے میں آ رہی ہیں وہ اس اتحاد اور اتفاق پر بدنما داغ بن چکی ہیں۔ مذہب کے نام پر طاقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اقلیتوں کو خوفزدہ کرنا، اور اکثریتی دھرم کے نام پر زبردستی اپنی بالادستی قائم کرنا آج ہندوستان کی روز مرہ کی حقیقت بنتی جا رہی ہے، یہ خطرناک رویہ ملک کی رواداری، بھائی چارگی، اور آئینی مساوات کو مجروح کر رہا ہے۔ یہ سچ ہے کہ ہندو دھرم میں کئی تہوار ہوتے ہیں اور ہندو بھائی اس میں کئی طرح کے جلوس نکالتے ہیں۔ جیسے گنیش جلوس، رام نومی جلوس، کمبھ میلہ اور کانوڑ یاترا وغیرہ۔ ان تقریبات میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ شریک ہوتے ہیں اور پونیتا و پرارتھنا کے ذریعہ روح کی تطہیر کرتے ہیں۔ ان میں روحانیت کے ساتھ ساتھ ثقافتی جوش و خروش بھی شامل ہوتا ہے۔ ہندو مذہب میں یہ یاترائیں صدیوں پرانی روایات کا تسلسل سمجھی جاتی ہیں، انکا مقصد دیوی دیوتاؤں کی پوجا، گنگا میں اشنان اور تپسیا کے ذریعہ پاکیزگی حاصل کرنا ہوتا ہے۔ کمبھ میلے کو دنیا کا سب سے بڑا روحانی میلہ تصور کیا جاتا ہے، کانوڑ یاترا میں لاکھوں یاتری شیو بھگوان کے لئے گنگا جل لاکر مخصوص مندروں میں چڑھاتے ہیں۔ حکومت ان تقریبات کے دوران خصوصی انتظامات کرتی ہے، ان کو چھٹیاں دیتی ہے اور سرکاری تعاون مہیا کیا جاتا ہے۔ یہ مظاہرہ ملک کے ایک بڑے طبقے کی مذہبی جذبات اور ان کی وابستگی کو ظاہر کرتا ہے۔ جو بظاہر پرامن نظر آتا ہے؛ لیکن اگر ان مواقع کو عقیدت کے بجائے شدت پسندی، تشدد اور برتری کے اظہار کا ذریعہ بنا دیا جائے تو یہ ملک کی گنگا جمنی تہذیب کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ اب یہ یاترائیں مذہبی عبادات تک محدود نہیں رہیں؛ بلکہ اکثر شدت پسندی تشدد اور فرقہ وارانہ منافرت کا ذریعہ بن چکی ہیں۔ مذہب کے نام پر جوش و جذبات اور عقیدت کے بجائے اب غصہ نفرت اور اکثریتی طاقت کا کھلم کھلا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ مذہبی تہواروں کو ایسا سیاسی اور فرقہ وارانہ رنگ دیدیا گیا ہے کہ ان کی اصل روح جو کہ تزکیہ نفس اور روحانیت پر تھی وہ مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے۔ جلوسوں میں لاٹھیاں، تلواریں اور بھڑکاؤ نعرے عام بات ہو چکی ہے۔ لاؤڈ اسپیکر پر بلند آواز میں موسیقی، مذہبی نعروں کے ساتھ اشتعال انگیز جملے اور مخصوص فرقہ کے خلاف گالی گلوچ یہ سب کچھ یاتراؤں یا جلوسوں کے نام پر عام ہو چکا ہے۔ حال ہی اتر پردیش، ہریانہ اور مدھیہ پردیش وغیرہ سے ایسی متعدد چونکا دینے والی خبریں سامنے آئیں جن میں کانوڑ یاتریوں نے سڑکوں پر قبضہ جما کر نہ صرف عام لوگوں کی آمد و رفت میں خلل پیدا کیا بلکہ مسلمانوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا۔ شناختی بنیاد پر انہیں روکا گیا، ان کی دوکانوں کو بند کروایا گیا اور ان پر زبردستی نعرے لگانے کیلئے دباؤ ڈالا گیا۔ بعض علاقوں میں یاتریوں نے ہوٹل اور ٹھیلہ لگانے والوں سے ان کا مذہب پوچھا، اگر وہ مسلمان نکلے تو ان کے ساتھ نہایت ہی شرمناک سلوک کیا، ان کے سامان کو نقصان پہنچایا، انہیں سر عام مارا، اور بعض واقعات میں تو حد ہو گئی کہ انہیں اپنا مذہب ثابت کرنے کیلئے اپنے کپڑے اتارنے پڑے۔ یہ انسانیت سوز مظالم صرف عوامی سطح پر نہیں بلکہ بعض اوقات پولیس اور انتظامیہ کی نگرانی میں انجام پاتے ہیں اور انہیں روکنے اور ٹوکنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ ان واقعات میں سے کئی ایک ویڈیوز سوشل میڈیا پر وائرل ہوئیں مگر نہ کوئی مؤثر کارروائی ہوئی نہ کسی ذمہ دار کو گرفتار کیا گیا۔ اس سلسلہ میں ریاستی حکومتیں یا تو خاموش ہو جاتی ہیں یا پھر جزوی واقعہ کہ کر ایسے مظالم کو ٹال دیتی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مذہب کے نام پر تشدد ایک سماجی ماحول بنتا جا رہا ہے۔ جس میں مخصوص طبقہ کے لوگوں کو خوف زدہ کرنا ہی اصل مقصد بن گیا ہے۔ کیا ہندو دھرم اس بات کی اجازت دیتا ہے؟ یا رام جی جنہیں یہ اپنا معبود مانتے ہیں دوسروں پر ظلم کرنے اور عام لوگوں کی زندگی میں خلل ڈالنے کی اجازت دیتے ہیں؟ مجھے تو اتنا معلوم ہے کہ دنیا کا چھوٹا یا بڑا کوئی بھی مذہب اس بات کی اجازت نہیں دیتا، تو پھر یاترا اور جلوس کے نام پر مسجدوں اور درگاہوں کو نشانہ بنانا، راہ چلتے مسافروں کو روکنا، ان سے ان کی شناخت پوچھنا اور ان پر جان بوجھ کر حملے کرنا کس دھرم کی تعلیم ہے؟

سب جانتے ہیں کہ مسلمانوں کے بھی تہوار اور جلوس ہیں۔ جیسے عید الفطر، عید الاضحیٰ، یوم میلاد النبیؐ اور عاشورہ وغیرہ، عید الفطر سے پہلے مسلمان ایک مہینہ کے روزے رکھتے ہیں، دن بھر بھوکے پیاسے رہتے ہیں مگر کبھی کسی ہوٹل والے سے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ دن میں ہم روزہ رکھتے ہیں اس لئے دن میں ہوٹل بند ہونا چاہئے۔ ایک مہینے کے روزوں کے بعد تمام مسلمان عید کی نماز کیلئے عیدگاہوں یا جامع مساجد میں جمع ہوتے ہیں اور لاکھوں مسلمان میل جول اور خوشی کے جذبے کے ساتھ عبادات، خیرات اور اپنے مذہبی فرائض انجام دیتے ہیں۔ اس قدر بڑے اجتماعات کے باوجود نظم ضبط کا بہترین مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ مسلمان از خود اپنی صفائی کا خیال رکھتے ہیں، مسجدوں یا عیدگاہوں میں اسپیکر کا محدود استعمال ہوتا ہے۔ عید الاضحیٰ کے موقع پر مسلمان قربانی کرتے ہیں، اس سلسلہ بھی خاص احتیاط برتی جاتی ہے کہ قربانی کھلے عام نہ ہو، سڑکوں پر خون نہ بہے، راستوں پر گندگی نہ ہو، اور قربانی کے جانوروں کو غیر مسلم محلوں میں لیکر نہیں جاتے تاکہ کسی کے مذہبی جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے۔ میلاد النبیؐ کے موقع پر مسلمان اور محرم کے موقع پر شیعہ حضرات جلوس نکالتے ہیں جن میں درود و سلام، نوحے اور دینی ترانے پڑھے جاتے ہیں۔ لیکن انہوں نے کبھی کسی مندر کے سامنے ناچ گانا نہیں کیا، کبھی اشتعال انگیز نعرے نہیں لگائے، اور نہ ہی کسی مندر پر چڑھ کر اسلامی جھنڈا لگایا۔ کبھی غیر مسلم محلوں میں جا کر جلوس نہیں نکالا، کبھی ایسا واقعہ دیکھنے میں نہیں آیا کہ مسلمانوں نے جان بوجھ کر کسی مندر کے سامنے اسپیکر کی آواز بلند کی ہو، یا کسی ہندو مذہبی مقام پر ناپسندیدہ حرکت کی ہو۔

اس کے باوجود المیہ یہ ہے کہ مسلمان آج بھی حکومت، میڈیا اور بعض اکثریتی طبقاتی تنظیموں کی نظروں میں چبھتے ہیں۔ جب مسلمانوں کے مذہبی تہوار آتے ہیں تو ان پر طرح طرح کی غیر ضروری اور امتیازی پابندیاں عائد کی جاتی ہیں۔ جن کا نہ کوئی آئینی جواز ہوتا ہے اور نہ ہی اخلاقی بنیاد۔ ذرا سی بات پر پورے جلوس کو روک دیا جاتا ہے۔ عید الاضحیٰ کے موقع پر اکثر ریاستوں میں جانوروں کی خرید و فروخت پر روک لگا دی جاتی ہے۔ بعض علاقوں میں جانوروں کے باڑے سیل کر دیئے جاتے ہیں، قربانی کے لئے لائے گئے جانوروں کو پولیس یا گاؤ رکشک کی مدد سے محلوں اور گھروں سے اٹھا لیا جاتا ہے۔ اتنا ہی نہیں بقر عید کے موقع پر چیک پوائنٹس لگائے جاتے ہیں اور جانور لے جانے والی گاڑیوں کو روک کر اجازت نامے مانگے جاتے ہیں، گوشت لے جانے والے بے قصور مسلمانوں کو صرف شک کی بنیاد پر زدوکوب کیا جاتا ہے اور گوشت کو ضبط کر کے لیباٹری بھیجا جاتا ہے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ یہ کس کا گوشت ہے؟ (کئی دفعہ ثابت ہو چکا کہ یہ گائے کا گوشت نہیں ہے) ان جانچوں کے درمیان نہ صرف انسانیت کی تذلیل ہوتی ہے بلکہ پورے مذہب کو شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ بعض مقامات پر تو قربانی کے گوشت کو بھی گھروں سے اٹھا لیا گیا اور ان کو ہراساں کر کے ان کے خلاف مقدمے دائر کئے گئے۔ اس کے برعکس جب ہندو برادری کے مذہبی تہوار یا یاترائیں ہوتی ہیں تو پورے ریاستی نظام کو ان کی خدمت میں جھونک دیا جاتا ہے۔ سڑکیں بند کر دی جاتی ہیں، راستوں کو خصوصی طور پر صاف کیا جاتا ہے، بجلی، پانی اور کھانے پینے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں پولیس اور فورس تعینات کی جاتی ہے، یاترا کے راستے میں جو کاروبار اور دوکانیں پڑتی ہیں ان کو زبردستی بند کروایا جاتا ہے۔ ان تمام باتوں کے باوجود مسلمانوں کو 'شدت پسند' 'ملک دشمن' یا 'فرقہ پرست' قرار دیا جاتا ہے؛ جبکہ وہ عناصر جو کھلے عام شرانگیزی کرتے ہیں انہیں 'عقیدت مند' اور 'دھارمک یودھا' کا لقب دیا جاتا ہے۔ اگر اس پر کوئی اعتراض کرے تو اسے بھی فرقہ پرست کہ دیا جاتا ہے۔

حالانکہ بھارت کا آئین دنیا کے انصاف پسند دستاویزات میں شمار ہوتا ہے۔ جو اپنے ہر شہری کو مذہب، زبان، ذات اور علاقائیت سے بالاتر ہو کر مذہبی آزادی، اظہار رائے کی آزادی، تجارت کی آزادی نقل و حرکت اور عبادات کا حق دیتا ہے۔ یہی وہ حسن ہے جس پر کسی بھی جمہوری ملک کی بنیاد کھڑی ہوتی ہے۔ لیکن جب انہیں آئینی حقوق کو مخصوص مذہبی تقریبات اور یاتراؤں کے نام پر پامال کیا جائے، اقلیتوں کو خوف زدہ کیا جائے، ان کے گھروں، کاروبار، عبادت گاہوں اور جان و مال کو نشانہ بنایا جائے، اور قانون نافذ کرنے والے ادارے اس پر خاموش تماشائی بنے رہیں تو یہ نہ صرف آئین کی خلاف ورزی ہے بلکہ جمہوری اقدار کی کھلی توہین ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حالیہ برسوں میں مختلف یاتراؤں کے دوران جو واقعات رونما ہوئے ان میں ریاستی پولیس اور انتظامیہ بھی خاموش یا جانبداری کے ساتھ نظر آئی۔ کیا اکثریتی طبقے کی شدت پسندی اقلیتوں کے صبر کا امتحان لے رہی ہے؟ کیا حکومت اور قانون نافذ کرنے والے ادارے صرف ایک مذہب کی حفاظت کے ضامن ہیں؟ ہندوستان کی روح تو اس کے تنوع میں اور اس کی خوبصورتی کثرت میں وحدت ہے۔ لیکن جب مذہب کے نام پر ظلم و زیادتی ہونے لگے اور حکومت صرف ووٹ بینک کی سیاست کے تحت خاموشی اختیار کر لے تو یہ ملک کو تقسیم کی راہ پر لے جائے گی۔

عدالتیں جو عوام کا آخری سہارا ہوتی ہیں بعض معاملات میں بہت دیر سے حرکت میں آتی ہیں اور بعض اوقات تو ایک عام انسان کے لئے ان تک پہنچنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ جب قانون کا محافظ خود غفلت برتنے لگے تو وہ ظلم کے خلاف ڈھال بننے کے بجائے ظالم کا ساتھی محسوس ہونے لگتا ہے۔ اس طرح کی صورت حال میں صرف اقلیتیں ہی نہیں بلکہ پورے ملک کی جمہوری فضا زہر آلود ہو جاتی ہے۔ جمہوریت کی اصل روح اس وقت باقی رہتی ہے جب ملک کا ہر شہری خود کو محفوظ اور برابر کا محسوس کرے۔ جب کسی کو صرف مذہب یا ذات کی بنیاد پر نشانہ بنایا جائے اور قانون اس پر آنکھیں بند رکھے تو یہ آئینی بحران کے ساتھ پورے سماجی نظام کی تباہی پیش خیمہ ہے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے مذہبی تہوار دوسروں کے لئے تکلیف دہ نہ بنیں، حکومت کسی مذہب کو فوقیت نہ دے، اکثریت کی شدت پسندی کو سختی سے روکا جائے، اقلیتوں کے تحفظ کو صرف کاغذی بات نہ بنایا جائے، اور حکومت اپنے اس حلف کو یاد کرے جو اس نے آئین کی حفاظت، شہریوں کے حقوق کے تحفظ اور قیام انصاف کے لئے لیا تھا۔ اگر واقعی حکومت اپنے نعرے ''سب کا ساتھ سب کا وکاس'' میں سنجیدہ ہے تو پھر ہر شہری کی جان و مال ایمان و عقیدہ کی حفاظت بھی ریاست کی اولین ترجیح ہونی چاہئے۔

غزہ میں انسانیت کراہ رہی ہے

عبدالعزیز

غزہ میں انسانوں کی نسل کشی اور قتل عام کا علم ساری دنیا کو اچھی طرح کسی نہ کسی ذریعے سے باور کرایا جا رہا ہے۔ قتل کے اعداد و شمار کے بارے میں اطلاعات مختلف ہیں۔ عام طور پر میڈیا کے ذریعے 60 سے 65 ہزار بچے، بوڑھے، عورتیں اور مرد بے دردی سے اسرائیلی فوجوں کے ذریعے ظالم امریکہ کے اشارے پر شہید ہو چکے ہیں۔ دوسری اطلاع کے مطابق لگ بھگ ایک لاکھ لوگوں کی جانیں تلف ہوئی ہیں۔ حماس کے ذرائع سے جو خبریں چھن چھن کر آ رہی ہیں اس کے مطابق تین لاکھ افراد جان بحق ہوئے ہیں۔ ساٹھ ستر فیصد آبادی اپنے گھر بار کو چھوڑ کر دیگر مقامات پر پناہ گزیں ہیں۔ جہاں کیمپوں میں مظلوم فلسطینی پناہ گزیں ہیں وہاں بھی اسرائیل کے فوجی بم برساتے رہتے ہیں۔ لاکھوں افراد زخمی ہیں۔ غزہ پٹی میں سارے اسپتال تباہ و برباد کر دیئے گئے ہیں۔ جو ڈاکٹر یا معالج کیمپوں میں مریضوں اور زخمیوں کا علاج کر رہے ہیں ان کی جان کا خطرہ ہے اور بہت سے ڈاکٹروں کو اسرائیلی فوجیوں نے شہید بھی کیا ہے۔ یہاں تک کہ جو لوگ راشن پانی لے کر غزہ پٹی کے پناہ گزینوں یا بچے کھچے لوگوں تک پہنچنا چاہتے ہیں ان کو بھی اسرائیلی فوج منزل مقصود تک پہنچنے نہیں دیتی، ان پر بھی بم برساتی ہے۔ غزہ پٹی میں اسکول، کالج اور یونیورسٹیاں سب کی تباہ کر دی گئی ہیں۔ پڑھنے پڑھانے کے لئے کوئی جگہ محفوظ نہیں ہے۔ کیمپوں میں جہاں طالب علموں کو پڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے وہاں بھی ظالموں کی طرف سے بم برسائے جا رہے ہیں۔

دنیا میں دو قسم کے لوگ بستے ہیں۔ ایک قسم کے تو وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور اپنا تعلق اسلام سے جوڑتے ہیں۔ اسلام یعنی حق سے جوڑتے ہیں۔ اہل اسلام یا مسلمان کی جو ڈیوٹی دی گئی ہے وہ سب سے بڑی ڈیوٹی ہے دنیا سے جبر و ظلم کو مٹانا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو لوگ ظالم کے ساتھ ظالم کے ظلم کو جانتے ہوئے دو چار قدم بھی چلتے ہیں وہ اپنے آپ کو اسلام سے خارج کر لیتے ہیں۔ اس حدیث کی روشنی میں اگر دیکھا جائے تو مسلم حکمرانوں کی جو ٹولی ہے ان میں سے دو تین حکمرانوں یا ممالک کے ماسوا سب کے سب امریکہ بہادر کے غلام ہیں اور امریکہ سے اس طرح خوف زدہ ہیں کہ دماغ سے فلسطین سے کہیں زیادہ مسلم حکمرانوں کی یہ جماعت اسرائیل اور امریکہ کے ساتھ کھڑی ہوئی نظر آتی ہے۔ ایران پر اسرائیل اور امریکہ کے حملے کے دوران چند مسلم ملکوں کو چھوڑ کر سارے ممالک خاموش رہے۔ سب سے زیادہ دوغلی پالیسی پاکستانی حکمرانوں کی جنگ کے دوران تھی۔ پاکستانی فوج کے سربراہ عاصم منیر جو اپنے نام کے ساتھ حافظ بھی لکھتے ہیں جب ایرانیوں پر اسرائیل اور امریکہ حملہ آور تھے تو حافظ صاحب ڈونالڈ ٹرمپ جیسے ظالم کے ساتھ وہائٹ ہاؤس میں آرام کے ساتھ مزے لے لے کر لنچ اور ڈینر کھا رہے تھے۔ پاکستان کا یہ حافظ قرآن دنیا کے سب سے بڑے دہشت گرد ڈونالڈ ٹرمپ کو نوبل پیس (امن کا انعام) دینے کی سفارش کر رہا تھا۔ پاکستانی فوجی سربراہ کے پاکستان آنے پر پاکستانی حکومت نے بھی اپنے فوجی حکمراں کی سفارش پر مہر لگا دی۔ مذکورہ حدیث رسولؐ کے مطابق پاکستانی حکمراں آخر کس زمرے میں شمار کئے جانے کے لائق ہیں؟

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ان پر داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبان سے لعنت کرائی گئی کہ حد سے گزر جاتے تھے۔ وہ ایک دوسرے کے برے افعال سے نہ روکتے تھے''۔ (المائدہ 79-78)

اس آیت کی تفسیر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو احادیث منقول ہیں وہ قرآن کریم کے مقصد کو اور زیادہ واضح کر دیتی ہیں۔ سب روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''بنی اسرائیل میں جب بدکاری پھیلنی شروع ہوئی تو حال یہ تھا کہ ایک شخص اپنے بھائی یا دوست یا ہمسایہ کو برا کام کرتے دیکھتا تو اس کو منع کرتا کہ اے شخص! خدا کا خوف کر، مگر اس کے بعد اسی شخص کے ساتھ گھل مل کر بیٹھتا اور یہ بدی کا مشاہدہ اس کو اس بدکار شخص کے ساتھ میل جول اور کھانے پینے میں شرکت کرنے سے نہ روکتا۔ جب ان کا یہ حال ہو گیا تو ان کے دلوں پر ایک دوسرے کا اثر پڑ گیا اور اللہ نے سب کو ایک رنگ میں رنگ دیا اور ان کے نبی داؤدؑ عیسیٰ بن مریم کی زبان سے ان پر لعنت کی''۔ راوی کہتا ہے کہ جب حضورؐ سلسلۂ تقریر میں اس مقام پر پہنچے تو جوش میں آ کر اٹھ بیٹھے اور فرمایا: ''قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم پر لازم ہے کہ نیکی کا حکم کرو اور بدی سے روکو اور جس کو برا فعل کرتے دیکھو اس کا ہاتھ پکڑ لو، اسے راہ راست کی طرف موڑ دو اور اس معاملے میں ہرگز رواداری نہ برتو ورنہ اللہ تمہارے دلوں پر بھی ایک دوسرے کا اثر ڈال دے گا اور تم پر بھی اسی طرح لعنت کرے گا جس طرح بنی اسرائیل پر کی۔''

مذکورہ حدیث کی روشنی کہا جا سکتا ہے کہ مسلم ممالک کے چند حکمرانوں کے سوا سارے لوگ قابل لعنت ہیں اور اللہ کی طرف سے لعنت کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ عذاب الٰہی کے مستحق ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد اپنی کئی تقریروں میں اکثر کہا ہے کہ مسلم حکمرانوں کی جبر و ظلم پر خاموشی عذاب الٰہی کی دعوت دیتی ہے۔ آج نہیں تو کل ان حکمرانوں اور ان مسلم ملکوں پر اللہ کا عذاب آ کر رہے گا۔ انھوں نے کہا ہے کہ پہلے جو ملک عذاب الٰہی کا مستحق ہے وہ سعودی عرب ہے اور دوسرے نمبر پر پاکستان ہے۔

ایران واحد ملک ہے جو قرآن اور حدیث کے مطابق عمل پیرا ہے۔ ایران کی مدد سے حزب اللہ لبنان سے حوثی یمن سے اور ملیشیا عراق سے حماس کی مدد کے لئے اسرائیل پر حملے کرتے رہتے ہیں۔ ایران پر جو حملہ اسرائیل اور امریکہ نے کیا تھا یا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اس کی واحد وجہ ہے کہ ایران اسرائیل اور امریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر باتیں کرتا ہے۔ فلسطین کی مدد کرتا ہے اور مسجد اقصیٰ کے تحفظ کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ اگر دنیا کے سارے مسلم ممالک ایران کا ساتھ دیتے تو اسرائیل صفحہ ہستی سے مٹ گیا ہوتا اور امریکہ دیکھتا رہ جاتا۔ دنیا بھر میں جو مسلمان ہیں مسلک کے نام پر ان کے الگ الگ رجحانات ہیں اور سب اپنے محدود دائرے یا اپنے خول میں مقید ہیں۔ ایران جب 1986ء میں عراق سے نبرد آزما تھا۔ (جاری)

کس کو سناؤں حال اردو زبان کا!

فہیم اختر۔ لندن

آپ بھی سوچ رہے ہوں گے کہ آج ہم کس بے بسی میں پھنس کر ایسی بات کہنے جا رہے ہیں۔ دراصل ایسا میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ میری لوگوں سے اردو زبان و ادب پر تبادلہ خیال ہوتا ہے تو لوگوں میں کافی مایوسی پاتا ہوں۔ تو سوچا کیوں نہ آج ہم اردو زبان و ادب کے حوالے سے اپنا موقف پیش کریں۔

تاہم مجھے ناممکن لگتا ہے کہ آج ہم پوری بات اس مختصر کالم میں مکمل کر پائیں گے۔ ہاں زندگی سلامت رہی تو ایسے مضامین لکھتا رہوں گا تاکہ قاری کی بے بسی اور مایوسی کا کوئی حل نکلے۔ سوشل میڈیا ایک ایسا پلیٹ فارم بن گیا ہے جہاں روزانہ ایسی ایسی خبریں نظروں سے گزرتی ہے۔ جس سے کبھی کبھی تو علم میں اضافہ ہوتا ہے اور کبھی کبھی ان خبروں کو سن کر یا ویڈیو دیکھ کر ذہن الجھ جاتا ہے۔ مثلاً روزانہ نئے نئے شاعروں اور دانشوروں سے تعارف ہوتا ہے اور ایسی ایسی شاعری اور قول سنتا ہوں کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم تو کسی ایسے جزیرے میں رہ رہے ہیں جہاں اب تک ان شعرا اور دانشوروں کو جان ہی نہیں پایا۔ ایسا ہی حال ہی میں ایک صاحب کا پوسٹ نظر سے گزرا جو یوں لکھا تھا، فلاں صاحب (جن کا نام میں نے پہلی بار سنا، یہ میری کم علمی کا ثبوت ہے) ''کتاب کے مصنف کے سامنے الفاظ ہاتھ باندھے رہتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ ان کا انتخاب عمل میں لایا جائے۔'' یہ اہم بات ایک ایسوسیئیٹ پروفیسر نے ان کی کتاب کے اجرا کے موقع پر اپنی تقریر میں کہی۔ جب لوگوں نے مجھے بتایا تو میرا بھی سر جھک گیا۔ تاہم میرا ہاتھ پروفیسر صاحب کی بات پر نہیں بندھا بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اردو زبان میں بے شمار الفاظ ایسے ہیں جن کے استعمال کے بغیر ہماری تحریر معتبر نہیں ہو سکتی۔ اسی لیے ہم الفاظ کے سامنے ہاتھ باندھے رہتے ہیں کہ ان الفاظ سے باہمی احترام رشتوں کو خوبصورت بناتا ہے اور قلم اور الفاظ کے اسی رشتے سے ہماری تحریر خوبصورت اور کارگر ہو جاتی ہے۔

اب اسے ہماری بدقسمتی کہیے کہ پچھلے بارہ برس سے میں نے شاعری شروع کی اور اب بھی سر تب جھک جاتا ہے جب کوئی پوچھتا ہے کہ کیا آپ نے دبئی میں مشاعرہ پڑھا ہے۔ اس سے مجھے یہ محسوس ہوا کہ جس طرح ایک مسلمان کے لیے حج اور عمرہ کرنے کے لیے مکہ جانا ضروری ہے اسی طرح آج کل ایک شاعر کا سرٹیفکیٹ لینے کے لیے دبئی کا چکر لگانا بھی ضروری ہے۔ بس مسئلہ یہ ہے کہ مجھے خوشامد یا اداکاری نہیں آتی اور تمام کوششوں کے باوجود میں اب تک ناکارہ ہوں۔ ویسے اپنی شاعری پر تو یقین ہے کہ ان شاء اللہ ایک دن ہم بھی دبئی جائیں گے۔ تاہم دبئی میں کئی بار گھوم چکا ہوں اور وہاں مشاعرے کے ساتھ ساتھ ایسی ایسی آرائش میسر ہے کہ اللہ اکبر۔ مجھے تو لندن کی مغربی اور آزادانہ زندگی، دبئی کے آزادانہ، چمک دھمک اور عیاشی کے سامنے پھیکی لگتی ہے۔

اردو زبان ایک خوبصورت، شیریں اور تہذیب یافتہ زبان ہے جو صدیوں سے برصغیر کے لوگوں کے دلوں میں جوڑتی اور محبت بکھیرتی آئی ہے۔ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ اس کی بنیاد فارسی، عربی، ترکی، سنسکرت، ہندی اور مقامی زبانوں کے امتزاج سے بنی، جس نے اسے ایک عالمگیر اور ہمہ گیر زبان بنا دیا۔ یہاں یہ بھی بتاتا چلوں کہ دنیا بھر میں اردو زبان کے فروغ میں برصغیر کے ان دانشور، شعرا اور ادیب کا نمایاں رول رہا ہے۔ جنہوں نے اپنے ساتھ زبان اور ثقافت کو بھی دیگر ممالک میں تعارف کرایا بلکہ اس کی ترقی و ترویج میں نمایاں رول ادا کیا۔

اردو ادب نے نہ صرف زبان کی ترویج میں اہم کردار ادا کیا بلکہ تہذیب، اخلاق اور فکری ارتقاء میں بھی گراں قدر خدمات انجام دیں۔ تاہم آج اردو زبان و ادب کئی طرح کے مسائل کا شکار ہے جنہیں نظر انداز کرنا اردو کے زوال کا باعث بن سکتا ہے۔ مثلاً اردو زبان کی تعلیمی اداروں میں نظر اندازی، سرکاری و نجی تعلیمی اداروں میں اردو زبان کو وہ اہمیت نہیں دی جا رہی جو ایک قومی کے طور پر اسے ملنی چاہیے۔ زیادہ تر ادارے انگریزی یا مقامی زبان کو فوقیت دیتے ہیں۔ دیہی علاقوں میں اردو کی تدریس کا معیار کمزور ہے، جبکہ شہری علاقوں میں انگریزی یا مقامی زبان کا رجحان زیادہ ہو چکا ہے۔ جس کی وجہ سے اردو کمزور ہو رہی ہے۔ تاہم ہندوستان کے دیہی علاقوں میں مدرسوں نے اردو کے فروغ کے لیے اہم رول نبھایا ہے جو بدقسمتی سے سیاسی، مذہبی اور امتیازی سلوک کا شکار ہو رہی ہے۔

ڈیجیٹل دنیا میں میڈیا اور ٹیکنالوجی میں اردو کی موجودگی کم ہوتی جا رہی ہے۔ زیادہ تر ڈیجیٹل مواد انگریزی میں ہوتا ہے، جس سے نئی نسل اردو سے دور ہوتی جا رہی ہے۔ اس کی ایک عمدہ مثال یہ ہے کہ اگر آپ سوشل میڈیا پر اردو شاعری کا پوسٹ دیکھیں تو زیادہ تر پوسٹ آپ کو یا تو ہندی اور رومن میں لکھے ہوتے ہیں۔ جس سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ اردو پڑھنے والوں کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے۔ غیر معیاری زبان کا فروغ ایک تشویش بات ہے۔ میڈیا، خاص طور پر ٹی وی ڈراموں اور فلموں میں غیر معیاری اردو اور بول چال کا استعمال بڑھ رہا ہے، جو زبان کی اصل ساخت کو متاثر کر رہا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ آج کل لوگ خوبصورت کو کھوبسورت کہتے ہیں جو کہ کانوں کا کافی برا لگتا ہے۔ ایک اور مسئلہ ہم نے یہ پایا ہے کہ اردو ادب میں مطالعے کا فقدان ہے۔ نئی نسل میں اردو ادب پڑھنے کا رجحان کم ہو گیا ہے۔ کلاسیکی ادب کو بوجھل سمجھا جاتا ہے اور جدید ادب کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ اس کی مثال ہمیں یہ دیکھنے کو ملتی ہے کہ آج کل ہر کوئی ویڈیو دیکھ رہے ہیں جہاں لوگ غالب، میر اور اقبال کی شاعری دھڑلے سے اپنے نام سے پڑھ کر راتوں رات مشہور ہو جا رہے ہیں۔ ادبی اداروں کی کمزوری اور نا اہلی سے اردو کے فروغ کے لیے قائم ادارے یا تو غیر فعال ہیں یا وسائل کی کمی کا شکار ہیں۔ ادیبوں کو سرکاری سطح پر وہ پزیرائی حاصل نہیں ہو رہی جس کے وہ مستحق ہیں۔ ادب برائے ادب کی جگہ ادب برائے تجارت بعض مصنفین اور پبلیشرز صرف تجارتی مقاصد کے لیے لکھتے ہیں، جس سے ادب کا معیار متاثر ہوتا ہے۔

یہ باتیں تو اردو زبان و ادب کے مسائل اور اس مشکلات کی ہوئی تو اس کا کیا حل نکالا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ نصاب میں اردو کو لازمی مقام دینا اردو کو تمام تعلیمی اداروں میں لازمی اور مؤثر طریقے سے پڑھایا جائے۔ نصاب کو دلچسپ اور عصر حاضر کے مطابق بنایا جائے۔ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر اردو کو فروغ دینا اردو ویب سائٹس، بلاگز، یوٹیوب چینلز اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز بنائے جائیں تاکہ نئی نسل اردو میں دلچسپی لے۔ ادبی میلوں اور مقابلوں کا انعقاد ہونا چاہیے لیکن ریختہ اور دبئی کے ایونٹ آرگنائزرز جیسا نہیں جو تجارت کے طور پر اردو کا استعمال کرتے ہیں۔ اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اردو کے ادبی مقابلے، مشاعرے اور ڈرامے منعقد کیے جائیں تاکہ طلبہ میں دلچسپی بڑھے۔

یہاں میں ہندوستان کے بچپن گروپ اور اس کے بانی سراج عظیم جن کا تعلق دلی سے ہے، کا بھی ذکر کرنا چاہوں گا جو ادبِ اطفال میں نمایاں رول نبھا رہے ہیں۔ اردو اکادمیوں اور ادبی تنظیموں کو حکومتی امداد مزید دی جائے تاکہ وہ اردو زبان و ادب کے فروغ کے لیے بہتر کام کر سکیں۔ اس سلسلے میں مغربی بنگال اردو اکاڈمی کے سرپرست جناب ندیم الحق کی میں سراہنا کروں گا جن کی سرپرستی میں اکاڈمی کافی کام کر رہی ہے۔ اردو ادب کو عصری موضوعات سے جوڑنا ادیبوں کو چاہیے کہ وہ جدید مسائل پر لکھیں تاکہ نئی نسل اردو ادب کو اپنے حالات سے مربوط محسوس کرے۔ آج ہم نے اردو زبان و ادب پر مختصر طور کالم لکھ کر ان مسائل کو اجاگر کیا ہے جو عام لوگوں کے مسائل ہیں۔ اردو زبان و ادب ہمارا ثقافتی ورثہ ہے، جس کی حفاظت اور فروغ ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اگر ہم نے آج اردو کو سنبھالا نہ دیا تو آنے والی نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اردو کو صرف زبان نہ سمجھیں بلکہ اپنی پہچان کا حصہ جان کر اسے فروغ دیں۔ یہی اردو کے مستقبل کی ضمانت ہے۔ تو آیئے ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنے اپنے طور پر اردو کے فروغ کے لیے کام کرتے رہیں گے۔ اردو زندہ باد، اردو پائندہ باد۔

امام حسینؑ کی شہادت انسانیت کی بقا کیلئے ہے: الحاج سید شباب حیدر

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): گزشتہ روز بیت الصلوۃ، اے ایم یو علی گڑھ سے بعد مجلس جلوس کا آغاز ہوا۔ جب یہ جلوس کربلا کی طرف روانہ ہونے سے قبل شمشادم ریکیٹ پہنچا تب حجت الاسلام والمسلمین الحاج سید شباب حیدر ذلت کی زندگی سے بہتر ہے۔ کربلا ہونٹوں پر تبسم کے ساتھ شہید ہونے کا درس دیتا ہے۔ کربلا حیات علم حاصل کرنے کا حوزہ ہے۔ یہ آہنی عزم پیدا کرتی ہے اور بشریٰ کمال کا مظہر ہے۔ کربلا خود بینی وخود آگہی ہے۔ کربلا انسانی کربلا میں دیا تھا۔ تاریخ شاہد ہے کہ امام حسین ع نے یزید ملعون کے مقابلے چند اصحاب باوفا کو لیکر اتفاقی وابدی فتح حاصل کی۔ آج بھی حسینی سیرت پر چلنے والے کامیاب ہوئے ہیں جس کو پوری دنیا نے دیکھا چاہے وہ ایران ہو یا یمن یا

صاحب قبلہ نے ان تمام لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا جس میں ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، مردوزن اور بچے وضعیف سبھی سماعت کررہے تھے آپ نے فرمایا کہ کربلا اسلام، انسانیت، اخلاق اور محبت کی روح ہے۔ کربلا کی عزاداری 1386 سال سے مسلسل ہورہی ہے اور جب تک شمس وقمر، فرش وعرش، کوواوقیانوس برقرار ہے یہ سلسلہ آب وتاب سے گریہ وزاری، آہ وبکا کے ساتھ مقصد شہدائے کربلا کو عام کیا جاتا رہے گا۔ مولانا شباب حیدر صاحب قبلہ نے کہا کہ کربلا ضمیر کو زندہ رکھنے کا عنصر ہے۔ یہاں سے سبق حاصل ہوتا ہے کہ عزت کی موت رشتوں کے پاسداری کا منبع ہے۔ مولانا موصوف نے سماعت کررہے مجمع کو بتایا کہ عاشورہ شہادت امام حسین علیہ اوران کے باوفا اصحاب کی شہادت کا دن ہے ان مقدس ہستیوں نے اسلام اور انسانیت کے لیے اپنی جان قربان کرکے انسانیت کو ابدی آزادی دیکر زندہ جاوید بنا دیا۔ آج بھی جو سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت عظمیٰ سے منسلک ہے وہ ظالموں کے سامنے آہنی دیوار بنا ہوا ہے اور دنیا والوں کو مقصد شہادت اور پیغام کربلا حوزہ حسینی کے ذریعہ دے رہے ہیں جس طرح ماضی میں سن 61 ہجری میں حزب اللہ اور سید حسن نصر اللہ کا یادگار جملہ ''اگر ہم مارنے سے ختم ہو جاتے تو کربلا میں ختم ہوگئے ہوتے جب وہاں تم ہم کو ختم نہی کرسکے تو آج تم کیا ہم کو ختم کروگے۔'' حسین علیہ السلام کا پیغام یاد رکھیں عزت کی موت ذلت کی زندگی سے بہتر ہے جو اس کو یاد رکھیے گا وہ کبھی کسی ذلیل حکومت کے سامنے نہی جھکے گا۔ رہبر معظم آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای حفظہ اللہ وہ آفتابِ بصیرت ہیں جو ظلمتِ شب میں امت کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ آپ کی قیادت و رہبری صدائے حیدری، وقار فاطمی اور استقامتِ حسینی کا حسین امتزاج ہے۔

دنیا کو دہشت گردی کے خلاف زیرو ٹالرینس کی پالیسی اپنانی ہوگی: ڈاکٹر عمار رضوی

لکھنؤ: (پریس ریلیز) اتر پردیش کے سابق کارگزار وزیر اعلیٰ، سینئر بی جے پی رہنما اور آل انڈیا مائنارٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے قومی صدر ڈاکٹر عمار رضوی نے اپنے حالیہ یورپ کے مطابق، پڑوسی ملک سازش کے تحت عالمی سطح پر، خاص طور پر یورپی ممالک کے اقلیتی طبقے میں گمراہ کن فضا پیدا کر رہا ہے تاکہ بھارت سرکار کے خلاف آپریشن سندور کے حوالے سے غلط فہمی

دورے کے دوران انگلینڈ میں مختلف عالمی امن تنظیموں اور وہاں کی معزز شخصیات سے ملاقات کی، اور بھارت کی دہشت گردی کے خلاف زیرو ٹالرینس پالیسی کو مؤثر انداز میں پیش کیا۔ گزشتہ ماہ پہلگام میں ہونے والے بزدلانہ دہشت گرد حملے میں معصوم اور بے گناہ لوگوں کے قتل کے جواب میں، بھارت سرکار کی جانب سے پڑوسی ملک کے زیرِ انتظام دہشت گرد ٹھکانوں پر کی گئی فوجی کارروائی ''آپریشن سندور'' پر بھی تبادلہ خیال ہوا۔ ڈاکٹر رضوی کے اور بے چینی کو فروغ دیا جاسکے۔ انگلینڈ میں بڑی تعداد میں بھارتی نژاد افراد رہتے ہیں، جن میں اقلیتی برادری سے تعلق رکھنے والے لاکھوں افراد شامل ہیں۔ ڈاکٹر رضوی نے لندن میں بھارتی ہائی کمیشن میں معزز ہائی کمشنر وکرم دورائی سوامی سے خیر سگالی ملاقات کی۔ ڈاکٹر رضوی نے انگلینڈ آنے والے بھارتی شہریوں کو بھارتی ہائی کمیشن کی جانب سے فراہم کی جانے والی خدمات پر مسرت کا اظہار کیا اور برطانیہ میں بھارتی پالیسیوں کی مؤثر تشہیر پر ہائی کمشنر کی ستائش کی۔

مولانا اشتیاق لاری کی زندگی اور سادگی مثالی تھی

جماعت اسلامی ہند کے تحت تعزیتی نشست

لکھنؤ: جماعت اسلامی ہند شہر لکھنؤ کے تحت ممتاز عالم دین، مربی اور سابق امیر مقامی مولانا اشتیاق لاری ندویؒ کے انتقال پر ایک تعزیتی نشست منعقد کی گئی، جس میں مختلف علمی، دینی اور سماجی شخصیات نے مرحوم کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔ نشست کا آغاز مولانا علی نعیم رازی کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ نشست کی صدارت سابق جنرل سکریٹری جماعت اسلامی ہند یوپی مشرق انجینئر شاہد علی نے کیا۔ صدر مجلس انجینئر شاہد علی نے اپنے تاثرات میں کہا کہ جب 1997 میں جماعت میں شامل ہوا، تب وہ امیر مقامی تھے۔ مولانا سنت رسول پر بہت زور دیتے تھے۔ مولانا کی زندگی سادگی، اخلاص اور مزاج کی متانت کے معاملہ میں مثالی تھی۔ علمی بصیرت، عمیق مطالعہ کے ساتھ ساتھ میدان عمل کا بھی خوب تجربہ تھا۔ شہر لکھنؤ میں کئی بڑے پروگرام مولانا کی زیرنگرانی کامیاب ہوئے۔ ناظرِ عام ندوۃ العلماء مولانا سید عمار حسنی ندوی نے کہا کہ مرحوم مولانا اشتیاق لاریؒ کا ندوہ سے گہرا تعلق تھا۔ مولانا اشتیاق لاری مرحوم علی میاںؒ و مولانا رابع حسنی ندویؒ سے مسلسل رابطہ میں رہتے تھے۔ ناظر عام ندوۃ العلماء مولانا عمار حسنی ندوی نے کہا کہ مولانا اشتیاق لاریؒ کی شایان شان ان کی شخصیت پر ایک پروگرام منعقد کرنا چاہیے تبھی ان کی ذات کو سچا خراج عقیدت ہوگا۔ نشست میں گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر سکندر علی اصلاحی نے مولانا اشتیاق لاری ندویؒ کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلق کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ 1998 سے میرا ان سے تعلق رہا۔ ہر ملاقات میں کچھ نہ کچھ سیکھنے کو ملتا تھا۔ وہ شاہانہ مزاج، وقت کے پابند، وعدہ کے سچے، اصولوں پر قائم، صاف دل اور تقویٰ کی عملی تصویر تھے۔ مولانا انعام اللہ اصلاحی نے کہا کہ مولانا لاری مرحوم نے امیر مقامی کی حیثیت سے جس خلوص اور مستقل مزاجی سے کام کیا، وہ قابل تقلید ہے۔ ان کے رویے میں عاجزی، خودداری اور خوش اخلاقی نمایاں تھی۔ مولانا ذکی نور عظیم ندوی نے مولانا اشتیاق لاری کو نہ صرف ایک مربی بلکہ روحانی والد قرار دیتے ہوئے کہا کہ 2002 میں جب میں نے عملی میدان میں قدم رکھا، تو مولانا نے میری بھرپور رہنمائی کی۔ وہ درس قرآن میں کئی تفاسیر کا حوالہ دیتے تھے اور کبھی بھی ادھوری معلومات کے ساتھ کوئی مشورہ نہیں دیتے تھے۔ مولانا زبیر ملک فلاحی نے کہا کہ مولانا کی زندگی ایک تہذیب، ایک سلیقہ اور ایک تربیت یافتہ سانچے کی مثال تھی۔ مولانا ادبی ذوق بھی فرماتے تھے۔ کئی مرتبہ مولانا سے خواہش کا اظہار کیا کہ آپ اپنی تخلیقات ہمیں دیں، ان کی طباعت کا انتظام کرایا جائے لیکن مولانا اس بات کے لیے کبھی راضی نہیں ہوئے۔ مولانا لاریؒ کے صاحبزادے عمار لاری نے جذباتی انداز میں والد گرامی کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ جو باتیں والد صاحب کے سلسلہ میں یہاں ہوئی ہیں وہ سب صفات ان کے اندر موجود تھیں لیکن ان سب سے بڑھ کر وہ ایک اچھے والد بھی تھے۔ نشست میں نورالہدیٰ لاری، اطہر کریم قدوائی اور دیگر کئی حضرات نے بھی اپنے تاثرات پیش کیے اور مولانا لاریؒ کی دینی، تحریکی، تربیتی اور معاشرتی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ نشست کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا، جس میں مولانا کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لیے دعائیں کی گئیں۔

میونسپل کارپوریشن کی جانب سے یوم عوامی سماعت

شاہجہانپور: میونسپل کمشنر ڈاکٹر پن کمار مشرا کی صدارت میں منگل کو میونسپل کارپوریشن کے دفتر میں سسٹمیٹک ایڈمنسٹریٹو، میکانزم، برنلنگ، ہیپی نیس اینڈ ویلیو (سمبھاو) کے تحت عوامی سماعت کے دن کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ جس میں شہر کے عام لوگوں نے عوامی سماعت کے دن میں شرکت کی اور صفائی ستھرائی، پینے کے صاف پانی کی فراہمی، لائٹ پوائنٹس، ڈرین کی تعمیر اور محکمہ ٹیکس سے متعلق اپنے مسائل اور شکایات پیش کیں۔ عوامی سماعت کے دن میں سٹی ایریا سے موصول ہونے والی عوامی شکایات کو سنجیدگی سے سنا گیا اور عوامی مسائل کا سنجیدگی سے نوٹس لیتے ہوئے متعلقہ محکموں کے افسران/ ملازمین کو شکایات کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کی ہدایت کی گئی۔ بروقت تلف کیا جائے۔ جن سنوائی دیوس میں 07 شکایات موصول ہوئیں جن میں سے 01 کا مسئلہ موقع پر ہی حل کر دیا گیا۔ متعلقہ افسران وملازمین کو باقی مسائل حل کرنے کی ہدایت کی گئی۔ اس موقع پر شہر کے مکینوں سے اپیل کی گئی کہ وہ ہر منگل کو میونسپل کارپوریشن کے دفتر میں منعقد ہونے والے جن سنوائی دیوس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور شاہجہاں پور میونسپل کارپوریشن کی جانب سے فراہم کی جانے والی خدمات سے متعلق مسائل کو سامنے رکھیں جنہیں ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے گا۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر ایس کے سنگھ، جوائنٹ میونسپل کمشنر سنگیتا کماری، اسسٹنٹ میونسپل کمشنر راجکمار گپتا، چیف انجینئر کنسٹرکشن ایس کے۔ امبیڈکر، جنرل منیجر واٹر وجے کمار نارائن، میونسپل ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر منوج کمار مشرا اور دیگر افسران، ملازمین، عوامی نمائندوں اور شہر کے عام لوگوں نے جن سنوائی دیوس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

پوسٹ مارٹم رپورٹ کیلئے آن لائن پورٹل تیار کیا جائے: ڈی ایم

شاہجہانپور: ضلع مجسٹریٹ دھرمیندر پرتاپ سنگھ کی صدارت میں کلکٹریٹ کے ویڈیو کانفرنسنگ روم میں مختلف حادثات میں ہونے والی اموات کی پوسٹ مارٹم رپورٹ اور ضلع میں غیر قانونی طور پر چلنے والے اسپتالوں، کلینکوں اور الٹراساؤنڈ مراکز کے خلاف کارروائی کے سلسلے میں ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں ضلع مجسٹریٹ نے ہدایت دی کہ پوسٹ مارٹم رپورٹس کے لیے ایک آن لائن پورٹل تیار کیا جائے، جس پر رپورٹس بروقت اپ لوڈ کی جائیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ متوفی کی پوسٹ مارٹم رپورٹس بروقت دستیاب ہوں، تاکہ متاثرہ خاندانوں کو بروقت مالی امداد فراہم کی جاسکے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ فنانس اینڈ ریونیو کو ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ متوفی کے خاندان کو کس سکیم کے تحت امداد دی جا سکتی ہے۔ اگر کوئی خاندان کسی اسکیم کے لیے اہل نہیں ہے تو اس کی واضح وجہ بھی رپورٹ میں بتائی جائے۔ چیف میڈیکل آفیسر کو پوسٹ مارٹم رپورٹس کی بروقت فراہمی کو یقینی بنانے کی ہدایت بھی کی گئی۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ضلع میں غیر قانونی طور پر چلنے والے ہسپتالوں، کلینکس اور الٹرا ساؤنڈ سنٹرز کے بارے میں معلومات لیتے ہوئے ہدایت کی کہ رجسٹریشن کے بغیر کام کرنے والے تمام طبی اداروں کو نوٹس جاری کیے جائیں اور جن کے پاس درست رجسٹریشن نہیں ہے انہیں فوری طور پر بند کر دیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جن اداروں کو نوٹس نہیں دیے گئے انہیں 14 جولائی تک 100 فیصد نوٹس دیے جائیں اور انہیں سن کر احکامات صادر کیے جائیں۔ انہوں نے واضح ہدایات دیں کہ ضلع کے تمام غیر قانونی طور پر چلنے والے ہسپتال، کلینک اور الٹراساؤنڈ سنٹر 15 جولائی تک چیف میڈیکل آفیسر کے دفتر میں رجسٹریشن کو یقینی بنائیں بصورت دیگر انہیں فوری بند کردیا جائے گا۔ اگر رجسٹریشن کے بغیر کام کرتا ہوا پایا گیا تو متعلقہ ادارے کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے گی اور اسے جیل بھیج دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ، اس بات کو یقینی بنایا جانا چاہئے کہ ہر طبی ادارے میں تمام معیارات کی مکمل پیروی کی جائے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے یہ بھی کہا کہ جن ہسپتالوں یا کلینک کو کام کرنے کی اجازت دی گئی ہے وہاں متعلقہ ڈاکٹر کی موجودگی لازمی ہونی چاہیے۔

لینگویج یونیورسٹی میں قومی سمینار اور سائنس ماڈل نمائش

سائنس اور ٹیکنالوجی کسی بھی قوم کی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں: پروفیسر اجے تنیجا

لکھنؤ: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں ایک قومی سمینار اور ڈویژنل سطح کی سائنس ماڈل نمائش کا انعقاد کیا گیا جس میں ملک بھر سے ممتاز سائنسدانوں، اساتذہ، ماہرین اور طلبہ نے شرکت کی۔ اس اہم قومی سیمینار کے مہمان خصوصی یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا اور خصوصی مدعوئین میں سی ڈی آر آئی کے سینئر سائنسدان پروفیسر پی ایم ایس چوہان اور سی آئی ایم اے پی کے ممتاز سائنسدان پروفیسر کرونا شنکر شامل تھے۔ پروگرام کا آغاز وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی جانب سے معزز مہمانوں کو گلدستہ اور شال پیش کرکے خیر مقدم کے ساتھ ہوا۔ اپنے خطبۂ استقبالیہ میں پروفیسر تنیجا نے کہا کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کسی بھی قوم کی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہماری یونیورسٹی صرف نصابی تعلیم تک محدود نہیں بلکہ ہم تحقیق، اختراع اور سماجی مسائل سے متعلق سائنسی نقطہ نظر کو فروغ دینے کے لیے پرعزم ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس طرح کے سیمینار طلبہ کو تحقیق کی جانب راغب کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پروفیسر پی ایم ایس چوہان نے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سائنس کو صرف لیبارٹریوں تک محدود نہیں رکھا جاسکتا بلکہ سائنس ایک سوچنے کا عمل ہے جو سوالات اٹھاتا ہے اور نئے حل تلاش کرتا ہے۔ نوجوان نسل میں تجسس، نظم و ضبط اور لگن کے ساتھ سائنسی رویہ اپنانا وقت کی ضرورت ہے۔

وزیر سیاحت کا مین پوری دورہ آج

لکھنؤ: اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ کل 09 جولائی 2025 کو صبح 9 بجے ٹری پلانٹیشن مہابھیان-2025 کے تحت سینک اسکول، مین پوری میں ہونے والے وسیع شجرکاری پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کریں گے۔ اس کے بعد، صبح 10.30 بجے، وہ مین پوری کے اچھیا فقیر پور میں منعقد ہونے والے پروگرام میں بھی شرکت کریں گے۔ قابل ذکر ہے کہ ریاست کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے 09 جولائی کو ماحول کی حفاظت اور جنگلات کے رقبے کو بڑھانے کے لیے بڑے پیمانے پر درخت لگانے کا پروگرام منعقد کرنے کی ہدایات دی ہیں۔ پچھلے سال کی طرح اس سال بھی پوری ریاست میں ایک مہابھیان کے طور پر درخت لگانے کا پروگرام چلایا جا رہا ہے۔ اس مہم کے تحت کل 37 کروڑ پودے لگانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ درخت لگانے کے لیے مختلف محکموں کو اہداف مقرر کیے گئے ہیں۔ یہ مہم 'ایک پیڑ ماں کے نام' کے تحت چلائی جا رہی ہے۔

کربلا کے شہیدوں کا تیجا منایا گیا

لکھنؤ: (نامہ نگار) محرم کی بارہویں کو امام حسین علیہ السلام اور کربلا کے شہیدوں کا تیجا منایا گیا۔ گھروں اور عزاخانو میں خواتین نے سوگ اُتارا۔ خواتین نے امام باڑوں میں ماتم کرنے سے پہلے دودھ، شربت پر امام کی نظر دلائی۔ اس کے بعد سوگ اُتارا۔ ہر سال خواتین بارھویں محرم کو اپنے اپنے سوگ اتارتی ہیں۔ اس کے لئے باقاعدہ خواتین سوگ کے پیالے خریدتی ہیں۔ جس میں مٹی کے سکورے میں اگربتی، گلاب کے پھول۔ مصری، مہدی، پان اور الائچی دانے ہوتے ہیں۔

مسجد چھوٹی عیدگاہ میں ذکر شہدائے کربلاؑ کا انعقاد

کانپور: (پی این ایس) مسجد چھوٹی عیدگاہ نئی سڑک کانپور میں امام حسین عالی مقام اوران کے اعوان وانصار کو غلامانہ خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے سالانہ یک روزہ ''ذکرِ شہدائے کربلا'' کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت پروفیسر ڈاکٹر سید سراج الدین اجملی صاحب نے اور سرپرستی قاری قاسم حبیبی صاحب نے کی۔ مقرر خصوصی پروفیسر ڈاکٹر سید سراج الدین اجملی صاحب خطیبِ اہلبیت نے نہایت ہی عمدہ مفصل اور مدلل بیان میں عظمت اہلبیت اور فضیلت اہلبیت اور عظمت شہداء کا بیان کیا آپ نے کہا کہ محبت اہلبیت ایمان کا حصہ ہے اور یہ امت پر لازم وملزوم ہے کہ اپنے کردار حسینی کو اپنانے اور اِمام عالی مقام کے پیغام کو سمجھنے اور اُس پر عمل کرنے کی تلقین کی، اس کے بعد محفلِ منقبت ہوئی جس میں شعراء نے امام حسین عالی مقام کو منظوم خراج عقیدت پیش کیا، شعراء کرام کے چنندہ اشعار پیش ہیں:

جگر کے ٹکڑوں کو رکھ کے ریگ صحرا پر
یہ کون دشت میں لعل و گہر سجاتا ہے
قاسم حبیبی

کربلا میں اپنے رب کے روبرو سجدے میں ہے
ابنِ حیدر ہے کہ حیدر ہو بہو سجدے میں ہے
سراج اجملی

اصغر کے بچپنے سے مقابلہ یزید کو
لوہے کے ایک پھول سے کاٹا حسین نے
یاوروارث

کتنے مظلوموں کی ہمت کو جلا دیتا ہے
ظلم کے ہاتھوں میں بیعت کا نہ کرنا تمہارا
فاروق جائسی

ان کے علاوہ جمیل خیر آبادی، اسلم محمود، حنیف صابری، آصف صفوی، سید اطہر قادری، عتیق فتح پوری، دلشاد کانپوری نے اپنا کلام پیش کیا۔

ایس ایس کالج میں بی کام کی میرٹ لسٹ جاری

شاہجہانپور: ایس ایس کالج کے کامرس ڈیپارٹمنٹ نے بی کام فنانس کی 80 نشستوں، بی کام کمپیوٹر کی 60 نشستوں، بی کام آنرز کی 180 اور بی کام جنرل کی 320 نشستوں کے لیے میرٹ لسٹ جاری کردی ہے۔ میرٹ لسٹ لگتے ہی خواہشمندوں کا ہجوم لگ گیا اور پہلے ہی دن بی کام فنانس میں 45، بی کام کمپیوٹر میں 44، بی کام آنرز میں 33 اور بی کام جنرل میں 12 داخلے ہوئے۔ داخلے اس میرٹ لسٹ سے 15 جولائی تک کیے جائیں گے۔ اس کے بعد اگر ضرورت پڑی تو دوسری میرٹ لسٹ جاری کی جائے گی۔

کمبل کے استعمال سے بچے دمہ کا شکار

لکھنؤ: (پی این ایس) ایک سال سے کم عمر کے بچوں میں کمبل کا استعمال دمہ کی وجہ بنتا جارہا ہے۔ بچپن میں اینٹی بائیوٹکس کا اندھا دھند استعمال بھی بچوں اور نوعمروں کو اس مرض کا شکار بناتا ہے۔ اس کے علاوہ حاملہ خواتین کے پیراسیٹامول کے استعمال سے ان کے پیدا ہونے والے بچے کو بھی دمہ کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ یہ چونکا دینے والے نتائج گلوبل ایستھما نیٹ ورک کی ایک نئی تحقیق میں سامنے آئے ہیں۔ اس تحقیق میں لکھنؤ سمیت ملک کے نو شہروں کے کل 1.27 لاکھ بچوں، نوعمروں اور بالغوں کو شامل کیا گیا تھا۔ لکھنؤ میں ریسرچ کام کی قیادت KGMU کے شعبہ اطفال کے سابق سربراہ پروفیسر شیلی اوستھی نے کی۔ انہوں نے کہا کہ مطالعہ نے ملک بھر میں دمہ کے اثرات اور اس کے ذمہ دار عوامل کی نشاندہی کی۔ اس تحقیق میں 20,084 بچے، 25,887 نوعمر اور 81,296 بالغ شامل تھے۔ مختلف سکولوں سے رابطہ کرکے بچوں کی رجسٹریشن کروائی گئی۔ بعد ازاں بچوں کے ذریعے ان کے والدین کی رجسٹریشن کی گئی۔ یہ بچے دو گروپوں میں تھے۔ پہلے گروپ میں چھ سے سات سال کی عمر کے بچے اور دوسرے میں 13 سے 14 سال کی عمر کے نوجوان شامل تھے۔ ان سب کو ایک سوالنامہ بھرنے کے لیے کہا گیا، جس کی بنیاد پر نتائج اخذ کیے گئے۔

مختلف مقامات پر اساتذہ کا احتجاج، میمورنڈم پیش

شاہجہانپور: اتر پردیش پرائمری ٹیچرس اسوسی ایشن نے دس نکاتی مطالبات بشمول اسکولوں کے انضمام، فاضل اساتذہ کے مطالبات کو لے کر احتجاجی دھرنا دیا اور کلکٹریٹ تک ایک جلوس نکالا، نعرے لگائے اور اپنا میمورنڈم وزیر اعلیٰ کو پیش کیا۔ پرائمری ٹیچرس ایسوسی ایشن نے کھرنی باغ رام لیلا میدان میں دھرنا دیا۔ اس دوران انہوں نے نعرے بازی کرتے ہوئے احتجاج کیا۔ احتجاجی مقام پر منعقدہ میٹنگ میں ضلع صدر منیش مشرا نے کہا کہ اسکولوں کو ضم کرنے کے نام پر آر ٹی ای قانون کی خلاف ورزی کی جارہی ہے۔ حکومت کا یہ فیصلہ بچوں کے ہاتھوں سے کاپیاں اور کتابیں چھیننے والا ہے۔ جسے برداشت نہیں کیا جائے گا۔ وزیر دیویش واجپئی نے کہا کہ اسکول ایک کلومیٹر کے دائرے میں بچوں کو تعلیم دینے کے مقصد سے کھولے گئے تھے، لیکن اب انہیں بند کرکے ناانصافی کی جارہی ہے۔ حکومتی فیصلے کے باعث عہدے ختم کر دیے جائیں گے۔ رام لیلا میدان میں ایک میٹنگ کے بعد شام 4 بجے سینکڑوں اساتذہ، شکشا مترا انسٹرکٹرز، باورچیوں کا یہ گروپ نعرے لگاتے ہوئے کلکٹریٹ کی طرف مارچ کیا، جس کی وجہ سے ٹریفک کا نظام کچھ دیر کے لیے درہم برہم ہوگیا۔ کلکٹریٹ پہنچنے کے بعد وفد نے چیف منسٹر کے نام اپنا میمورنڈم پیش کیا۔ ریٹائرڈ ایمپلائز یونین انجینئر انیل ڈکشٹ، لکس یونین کے ریاستی صدر برہما کمار سنگھ، سیکنڈری ٹیچرس یونین کے ضلع صدر بھونیش سنگھ چوہان، سینئر بیسک ٹیچرس یونین کے صدر روبندر سنگھ، آدرش شکشا مترا ویلفیئر کے ضلع صدر یدیویر سنگھ، یشپال سنگھ، راجکمار تیواری، اے پرایشکا ایسوسی ایشن کے صدر راجکمار تیواری، اے پریشکا سنگھ، راجکمار سنگھ، راجکمار سنگھ اور دیگر موجود تھے۔ آریہ کوکس یونین کے ریاستی صدر برہما کمار سنگھ، اشونی اوستھی، نویندو مشرا، شیوکشور مشرا، راجکمار سنگھ، آدیش سنگھ تومر، دھرمیندر پرتاپ سنگھ، کے کے سنگھ، سری کانت مشرا، منسوب علی، روشن لال، ابھینے مشرا، اروند گوتم، اروین کمار، اکیش کمار، راکیش کمار، راکیش سنگھ، راکیش سنگھ، راجکمار سنگھ۔ مظاہرے میں کمار، ڈاکٹر وملیش ترپاٹھی، سچن اوستھی، وپل کمار مشرا، دنیش آنند کے ساتھ سینکڑوں اساتذہ، شکشا مترس، انسٹرکٹر، باورچی وغیرہ موجود تھے۔

محرم جلوس سے لاپتہ ہوئی لڑکی کی نیم برہنہ لاش برآمد

بارہ بنکی: (پی این ایس) اتر پردیش کے بارہ بنکی ضلع میں محرم کے موقع پر کربلا میں منعقد ہونے والے جلوس میں اپنی ماں سے جدا ہونے والی 22 سالہ لڑکی کی لاش ایک ہوٹل کے پیچھے مشتبہ حالات میں نیم برہنہ حالت میں برآمد ہوئی ہے۔ پولیس نے منگل کو بتایا کہ خاتون کی لاش پیر کی شام فتح آباد کے جنگل سے ملی۔ لواحقین نے الزام لگایا کہ لڑکی کو زیادتی کے بعد قتل کیا گیا۔ پولیس نے بتایا کہ لڑکی اتوار کو اپنی ماں کے ساتھ کربلا، بیگم گنج میں ایک جلوس میں گئی تھی اور شام ساڑھے سات بجے کے قریب وہ بھیڑ میں اپنی ماں سے الگ ہوگئی، جس کے بعد گھر والوں نے رات بھر اس کی تلاش کی۔ انہوں نے کہا کہ کوتوالی پولیس اسٹیشن میں گمشدگی کی شکایت بھی درج کرائی گئی ہے۔ پیر کی شام جب اہل خانہ دوبارہ تھانے گئے تو انہیں فتح آباد کے علاقے میں ایک ہوٹل کے پیچھے ملنے والی ایک خاتون کی لاش کی تصویر دکھائی گئی جس کے بعد انہوں نے اس کی شناخت کی۔ پولیس نے بتایا کہ لاش نیم عریاں حالت میں ملی۔ پوسٹ مارٹم کے لیے ڈاکٹروں کا بورڈ تشکیل دے دیا گیا ہے اور اس بات کا پتہ لگانے کے لیے فرانزک نمونے بھی لیے جائیں گے کہ لڑکی کے ساتھ جنسی زیادتی کی گئی یا نہیں۔ پولیس سرکل آفیسر (سٹی) سمیت ترپاٹھی نے جائے وقوعہ کا دورہ کیا اور لڑکی کے اہل خانہ سے ملاقات کی۔ ان کا کہنا تھا کہ 'تمام پہلوؤں سے تفتیش کی جارہی ہے، پوسٹ مارٹم رپورٹ کی بنیاد پر مزید کارروائی کی جائے گی۔ اہل خانہ کے مطابق لڑکی دماغی طور پر غیر مستحکم تھی اور خون کی کمی کی وجہ سے جسمانی طور پر بھی کمزور تھی۔ اس واقعے سے علاقے میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے اور عوامی سطح پر مطالبہ کیا جارہا ہے کہ لڑکی کے قاتلوں کی فوری طور نشاندہی کرکے انہیں انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کیا جائے۔

بہرائچ: ڈی ایم کی صدارت میں شجر کاری سے متعلق میٹنگ

بہرائچ: (نامہ نگار) ضلع مجسٹریٹ مونیکا رانی کی صدارت میں وکاس بھون کے آڈیٹوریم میں ضلع کے تمام دیہاتوں میں جیو ٹیگنگ اور ہر یتیما ایپ اور ہری شنکری کے پودے لگانے کے مقصد سے ایک میٹنگ منعقد کی گئی، قدرتی کھیتی، قدرتی پانی کے ذرائع کی تزئین و آرائش اور شہری علاقوں میں فضلہ کا انتظام۔ مختلف سماجی تنظیموں کے تعاون سے قدرتی کھیتی، ماحولیاتی تحفظ اور قدرتی پانی کے ذرائع کے تحفظ کے لیے میدان میں کام کرنے والی تنظیم لوک بھارتی ٹیم کے افسران اور اراکین اور متعلقہ ضلعی سطح کے افسران میٹنگ میں موجود تھے۔ میٹنگ کے دوران لوک بھارتی ٹیم کے قومی تنظیم کے وزیر برجیندر پال سنگھ نے ہری شنکری پودے لگانے کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ایک ہی کھیت میں پیپل، برگد اور پکڑ کے پودے ایک ساتھ لگانے سے ایک ہی جگہ پر برگد کا ایک بہت بڑا سایہ دار درخت تیار کیا جائے گا، جو گاؤں کو دیر تک آکسیجن فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ٹھنڈی چھاؤں بھی فراہم کرتا رہے گا۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ ہندوستانی ثقافت میں ہر یشنکری پودے کی روحانی اور مذہبی اہمیت کے علاوہ یہ پودا آکسیجن کے اخراج کی وجہ سے صحت عامہ کے نقطہ نظر سے بھی بہت مفید ہے۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ ہر گاؤں میں کم از کم ایک جگہ پر ہریشنکاری کا پودا لگانا چاہیے۔ میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ 31 جولائی کو عوامی بیداری کے ساتھ ضلع کی تمام گرام پنچایتوں میں رسمی طور پر ہریشنکاری پودا لگایا جائے گا۔ قومی تعاون تنظیم کے وزیر گوپال اپادھیائے نے کہا کہ ضلع میں زہر سے پاک قدرتی کھیتی کے بے پناہ امکانات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ زراعت کے زیر اثر ضلع بہرائچ کے تاجوا پور ترقیاتی بلاک کے تحت آنے والے تمام دیہاتوں میں مختلف رضا کار تنظیموں اور قدرتی کھیتی کرنے والے ترقی پسند کسانوں کی مدد سے کسانوں کو قدرتی کھیتی کے لیے ترغیب دی جا رہی ہے۔ قدرتی کھیتی کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے جناب اپادھیائے نے کہا کہ جہاں زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لیے کیمیائی کھادوں کے استعمال سے پیدا ہونے والے اناج انسانی جسم کی صحت کو بری طرح متاثر کر رہے ہیں وہیں زمین کی زرخیزی بھی کمزور ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گائے پر مبنی قدرتی کاشتکاری ماحول دوست ہونے کے ساتھ ساتھ زمین کی زرخیزی بڑھانے میں بھی مفید ہے۔ تنظیم کی نائب صدر مونیکا بھونوال نے شہری علاقوں میں ماحولیاتی تحفظ کے لیے گیلے کچرے کو محفوظ طریقے سے ٹھکانے لگانے کے حوالے سے مفید تجاویز دیتے ہوئے کہا کہ شہری کچرے کے انتظام سے تیار کردہ نامیاتی کھاد کو گھروں کے باغات میں استعمال کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر شازیہ ناز ضلع کانگریس کمیٹی کی نائب صدر مقرر

شازیہ ناز کے نائب صدر مقرر کئے جانے پر کانگریس پارٹی کارکنان میں خوشی کی لہر

دیوبند (عارف عثمانی)
کانگریس پارٹی کے ضلع دفتر پر ایک پروگرام منعقد کیا گیا اس پروگرام میں ضلع اور شہر کانگریس کمیٹی کے لئے مقرر کئے گئے عہدیداران کے حلف برداری پروگرام میں ضلع صدر سندیپ رانا، شہر صدر منیش تیاگی، ضلع انچارج پردیپ بنسل، عارف عبداللہ اور سپنا سونم وغیرہ موجود رہے۔ کانگریس پارٹی کے ان بااثر لیڈران کی موجودگی میں دیوبند ضلع سہارنپور کی مشہور ومعروف اور کانگریس پارٹی کی خاتون لیڈر ڈاکٹر شازیہ ناز ایڈوکیٹ کو ضلع کانگریس کمیٹی میں شامل کر کے انہیں ضلع نائب صدر کے عہدہ پر منتخب کیا گیا ہے۔
کانگریس کے سینئر لیڈر اور رکن پارلیمنٹ عمران مسعود نے ڈاکٹر شازیہ ناز ایڈوکیٹ کو نائب صدر کے طور پر مقرر کئے جانے کا لیٹر دیا، اس موقعہ پر عمران مسعود نے پارٹی کارکنان سے خطاب کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ ڈاکٹر شازیہ ناز مستقبل میں پارٹی کو مضبوط کرنے کی غرض سے ہر ممکنہ اقدامات اور جدوجہد کریں گی۔
آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی چیئرپرسن محترمہ سونیا گاندھی، آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے صدر ملکارجن کھڑگے، مقبول اور ہردلعزیز رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی، آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی جنرل سکریٹری اور رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی واڈرا، آل انڈیا کمیٹی کے جنرل سکریٹری انچارج اوناش پانڈے اور سابق وزیر اجے رائے کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے کانگریس پارٹی کی پالیسیوں، پروگراموں اور اس ضابطوں کی تشہیر کرنے کے لئے ڈاکٹر شازیہ ناز ایڈوکیٹ کو ضلع سہارنپور کمیٹی میں نائب صدر اور دیوبند انچارج کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر شازیہ ناز کے اس اہم عہدہ پر مقرر کئے جانے کے بعد ان کے گھر پر مبارکباد دینے والوں کا ہجوم جمع ہوگیا، مبارکباد دینے والوں میں ضلع سکریٹری اصغر عالم، شہر صدر ورون شرما، مدھو سہگل ایڈوکیٹ، وندنا ٹھاکر، شہناز بیگم، پلوی بالا، جہانوی، دھرم پال جوشی، اوپما سنگھ، شہزاد عثمانی، راحت خلیل، زید صدیقی، عارش صدیقی، سونو پٹھان، رجنی جاٹو، کلونت کور، رینا دیوی، سنتوش، نصیب خان، اختر خان اور سہارنپور ودیوبند کی متعدد سیاسی وسماجی شخصیات نے ڈاکٹر شازیہ ناز کو نئی ذمہ داری ملنے پر مبارکباد دی۔ اس موقع پر نو منتخب کانگریس ضلع نائب صدر شازیہ ناز نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنی والدہ کے نقش قدم پر چل کر سیاست کی تصویر بدلنے کے لئے کوشش کرتی رہیں گی اور سب کو ساتھ لے کر چلیں گی۔

سماجوادی پارٹی نے پنچایت واسمبلی انتخابات کولیکر تیار کی حکمت عملی

ماہانا میٹنگ میں کارکنوں کو فعال کرنے اور تنظیم کو مضبوط بنانے پر زور دیا گیا

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) سماج وادی پارٹی کی ماہانہ میٹنگ چکر کی ملک واقع ضلع دفتر میں منعقد ہوئی، جس میں آئندہ پنچایت اور اسمبلی انتخابات کے لیے حکمت عملی تیار کی گئی اور کارکنوں کو فعال کرنے اور تنظیم کو مضبوط بنانے پر زور دیا گیا۔ اس دوران بجلی کی بڑھتی ہوئی کٹوتی، کونسل اسکولوں کو ختم کرنے، بڑھتی ہوئی مہنگائی، زبردستی چیکنگ کے نام پر ٹریفک پولیس کی جانب سے راہگیروں کو ہراساں کرنے اور پہلی بارش میں مہانگر اسمارٹ سٹی کو جھیل تالاب بننے پر اسمارٹ سٹی کے نام پر زبردست گھپلوں کی تحقیقات کے مطالبات کیے گئے۔
ضلع صدر جیویر یادو کی صدارت میں اور ضلع ترجمان دھرمیندر یادو کی نظامت میں منعقدہ میٹنگ میں آئندہ پنچایتی اور اسمبلی انتخابات کی حکمت عملی تیار کی گئی۔ بوتھ سطح پر کارکنوں کو متحرک کرنے، تنظیم کو مضبوط کرنے اور لوگوں میں سوشلسٹ نظریہ پھیلانے پر زور دیا گیا۔ میٹنگ میں ضلع میں بجلی کے بحران اور کھاد کی شدید قلت پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا۔ مقررین نے حکومت پر کسانوں اور عام لوگوں کے مسائل کو نظرانداز کرنے کا الزام لگایا۔ ضلع صدر جیویر یادو نے کہا کہ کسانوں کو نہ وقت پر بجلی مل رہی ہے اور نہ ہی مناسب نرخوں پر کھاد۔ یہ حکومت کی ناکامی کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی 2027 کے ہدف کے لیے پوری طرح تیار ہے، سماج وادی پارٹی عام لوگوں کے لیے جلد ہی سڑکوں پر احتجاج کرنے والی ہے۔
میٹنگ کے اختتام پر ضلع صدر جیویر سنگھ یادو کوان کے یوم پیدائش پر انہیں ہار، پھولوں کا گلدستہ پیش کرکے اور مٹھائی کھلا کر مبارکباد پیش کی گئی۔ اس موقع پر سابق ایم ایل اے حاجی رضوان، ناظم علی، فرقان علی، حاجی عثمان، جئے کمار پرجاپتی، دھرمیندر یادو، ، نوین یادو، راکیش دانو، پردیپ یادو، آدتیہ چودھری، یوگیندرا، ناگ بھارتی، سنیتا سنگھ، پریمبابو بالمیکی، فاخرہ لئیق، سدھارتھ چودھری، اشوک سینی، گووند پرجاپتی، لقمان خان، سریندر شرما، امرجیت جاٹاو، وریندر پرساد، بلکیشن شرما، نند کشور یادو، انیس خان، چراغ اگروال، مجید علی، حکیم علی، عاصم چوہدری، قاسم آزاد، مو آصف، فضل ملک، راشد ملک، ہریتھک گپتا دیویندر، شریف سلمانی، جہان اللہ، قادر پاشا، اسلم چوہدری، سجاد حسین، سرتاج سیفی وغیرہ موجود رہے۔

بارات پر حملہ کرنے والے پانچ نامزد ملزمان کو پولیس نے کیا گرفتار

دیگر فرار ملزمین کو گرفتار کرنے کے لئے پولیس ٹیم جگہ جگہ دبش دے رہی ہے: کوتوالی انچارج دھرمیندر سونکر

دیوبند (عارف عثمانی) ایس ایس پی آشیش تیواری کے احکامات، ایس پی دیہات ساگر جین اور سی او روی کانت کی مستعدی اور کوتوالی انچارج دھرمیندر کمار سونکر کی قیادت میں دیوبند پولیس کی ٹیم نے امرپور گڑھی میں دلت فرقہ کی بارات پر حملہ کرنے والے پانچ نامزد ملزمان کو گرفتار کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ تفصیل کے مطابق دیوبند کے قریبی گاؤں امرپور گڑھی میں گذشتہ روز بارات کے دوران ڈی، جے بجانے کو لے کر ہونے والی مارپیٹ کے معاملہ میں پولیس نے متاثرہ فریق کی جانب سے تحریر ملنے کے بعد فوری طور پر کارروائی کی ہے۔
پولیس نے 12/نامزد اور 15/نامعلوم لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے، یاد رہے کہ امرپور گڑھی گاؤں کے باشندہ ناتھی رام کی دو بیٹیوں کی بارات آئی تھی ایک بارات سادھارنپور گاؤں سے آئی تھی اس بارات کے ساتھ ڈی، جے بھی لایا گیا تھا جس کو تیز آواز سے چلانے کی بات کو لے کر دوسرے فرقہ کے لوگوں نے اعتراض جتایا تھا جس کے بعد دونوں فرقوں کے لوگوں کے درمیان مارپیٹ شروع ہوگئی تھی، اس مارپیٹ کے نتیجہ میں دو باراتی ونش اور پنچ شدید طور پر زخمی ہوگئے تھے، متاثرہ فریق اور ناتھی رام کے بیٹے مالے رام نے دیوبند کوتوالی پہنچ کر مارپیٹ کرنے والے لوگوں کے خلاف شکایت درج کرائی تھی، اس کے بعد پولیس نے دفعہ 191(2)، 115(2)، 352، 189(4) اور ایس، سی، ایس، ٹی ایکٹ کی دفعہ 3(1) کے تحت معاملہ درج کیا تھا، ملزمان میں سے محمد ابوذر، اسجد، اسرار، صادق اور فہیم کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا ہے۔ دیوبند کے کوتوالی انچارج دھرمیندر کمار سونکر نے کہا کہ اس مقدمہ میں نامزد دیگر ملزمان کی گرفتاری کے لئے پولیس جگہ جگہ دبش دے رہی ہے، انہوں نے بتایا کہ باقی تمام ملزمان کو بہت جلد گرفتار کرلیا جائے گا۔ ملزمان کو گرفتار کرنے والی ٹیم نے ایس آئی رنویر سنگھ، ایس، آئی ملکھان سنگھ، ہیڈ کانسٹبل پرویندر سنگھ، کانسٹبل نریش اور ہیڈ کانسٹبل وکاس شامل رہے۔

نوڈل آفیسر نے درخت لگانے کی تیاریوں کولیکر کی جائزہ میٹنگ

پرنسپل سکریٹری سکریٹریٹ ایڈمنسٹریشن امیت کمار گھوش نے افسران کو ضروری ہدایات دیں

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) حکومت کے ذریعہ نامزد کردہ نوڈل آفیسر/ پرنسپل سکریٹری سکریٹریٹ ایڈمنسٹریشن امیت کمار گھوش نے ضلع مرادآباد میں درخت لگانے کی تیاریوں کے سلسلے میں سرکٹ ہاؤس کے آڈیٹوریم میں افسران کے ساتھ ایک جائزہ میٹنگ کی۔ میٹنگ میں انہوں نے حکومت کی جانب سے مقرر کردہ ہدف کے حوالے سے محکمہ وار تیاریوں کا جائزہ لیا۔ انہوں نے محکمہ جنگلات کے افسران سے سائٹ اور پودے کی دستیابی کے بارے میں پوچھا اور محکمہ جنگلات کی طرف سے پی ایم ایس پورٹل پر ریکارڈ کی گئی جگہوں کے بارے میں بھی معلومات اکٹھی کیں۔ انہوں نے محکمہ جنگلات کی طرف سے تیار کئے جانے والے خصوصی جنگلات کا بھی جائزہ لیا۔ نوڈل آفیسر نے کہا کہ تمام محکمے شجرکاری کا مقررہ ہدف پوری ذمہ داری کے ساتھ مکمل کریں۔ میٹنگ کے دوران چیف ڈیولپمنٹ آفیسر محترمہ مرنالی اویناش جوشی اور دیگر متعلقہ افسران موجود رہے۔

سماجی کارکن ماہر حسن کا انتقال

دیوبند (عارف عثمانی) سماجی کارکن اور مقامی سطح پر ادبی محفلوں ومشاعروں کے انعقاد کے لئے سرگرم رہنے والے ماہر حسن کا آج علالت کے باعث دہرہ دون کے ایک اسپتال میں انتقال ہوگیا ہے۔ وہ تقریباً 52/سال کے تھے اور کافی سرگرم سماجی کارکن کے طور پر اپنی پہنچان رکھتے تھے۔ ان کے انتقال پر ان کی رہائش گاہ محلّہ پٹھانپورہ دگڑہ میں سماجی وسیاسی شخصیات کا تعزیت کے لئے تانتا لگ گیا۔ بتایا گیا ہے کہ ماہر حسن ولد مرحوم طاہر حسن گزشتہ کافی دنوں سے شوگر کے مریض تھے، جس کے سبب وہ مختلف امراض کا شکار ہوگئے۔

اترپردیش ہندی سنستھان نوجوان مصنفین کی کرے گا حوصلہ افزائی

کہانی، شاعری، مضمون نویسی پر مشتمل مقابلہ کے لیے درخواست داخل کرنے کی آخری تاریخ ایک ستمبر 2025 مقرر

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) ضلع مجسٹریٹ انوج سنگھ نے بتایا کہ نوجوان مصنفین (18 سے 30 سال) کی حوصلہ افزائی کے لیے اترپردیش ہندی سنستھان کہانی/شاعری/مضمون مقابلہ کے لیے اندراجات کو مدعو کر رہا ہے۔ ڈی ایم نے بتایا کہ مقابلے میں حصہ لینے کے لیے کہانی/نظم/مضمون کو کمپیوٹر ٹائپ A4 سائز میں تین کاپیوں میں بھیجنا ہوگا، کہانی زیادہ سے زیادہ 2500 الفاظ کی ہو اور نظم زیادہ سے زیادہ 500 الفاظ کی ہو (ایک طرف ٹائپ کی گئی ہو)۔ مضمون 'ہندوستانی ثقافت اور کمبھ' کے موضوع پر مرکوز ہونا چاہیے، جو زیادہ سے زیادہ 2500 الفاظ کا ہونا چاہیے (ایک طرف ٹائپ کیا گیا)۔ کہانی/نظم ہندوستانی سماجی، ثقافتی اقدار پر مرکوز ہونی چاہیے۔
کہانی/نظم/مضمون کے عنوان کے علاوہ مصنف کا نام اور پتہ بھی درج ہونا چاہیے۔ ایک علیحدہ صفحہ پر کہانی/نظم/مضمون کے عنوان کے ساتھ حصہ لینے والے کا نام، پتہ، ٹیلی فون نمبر کے ساتھ ہائی سکول سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی منسلک کرنا لازمی ہے۔ پہلے سے انعام یافتہ مصنف کا داخلہ اسی صنف میں قبول نہیں کیا جائے گا۔ اندراجات بھیجنے کی آخری تاریخ 01 ستمبر 2025 ہے۔ درخواست دہندگان اپنے اندراجات ڈائریکٹر، اترپردیش ہندی سنستھان، راجرشی پورشوتم ٹنڈن ہندی بھون، 6 0-مہاتما گاندھی مارگ، حضرت گنج، لکھنؤ-226001 کو بھیج سکتے ہیں۔ داخلے کے لفافے پر کہانی/نظم/مضمون کا مقابلہ لکھنا لازمی ہے۔ یہ مقابلہ اترپردیش کے نوجوان تخلیق کاروں کے لیے ہے۔ اس مقابلے میں پہلا انعام 7000 روپے، دوسرا انعام 5000 روپے، تیسرا انعام 4000 روپے اور 2000 روپے کا تسلی بخش انعام (نمبر ٹو) دیا جائے گا۔

سچائی اور عدم تشدد کے راستے پر چلنے کا درس دینا، ایک استاد کی اہم ذمہ داریاں ہیں

حج کا فریضہ ادا کرنے اور ٹرانسفر ہونے والے اساتذہ کے اعزاز میں تقریب کاانعقاد

دیوبند (عارف عثمانی) اردو ہندی پندرہ روزہ اخبار "دیوبند ٹوڈے" کی جانب سے آج جی نے ٹی روڈ پر واقع سرو ودیا گیان پبلک اسکول میں حج سے واپس آنے والے اور دوسرے اضلاع میں ٹرانسفر ہونے والے اساتذہ کی اعزازی ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس کی صدارت کرتے ہوئے سرو ودیا گیان پبلک اسکول کے انچارج شیو کمار سینی نے کہا کہ "معاشرے میں ہمیشہ اساتذہ کی جگہ وہی رہے گی۔ نوجوان نسل کو ملک کے روشن مستقبل کے لیے تیار کرنا، سچائی اور عدم تشدد کے راستے پر چلنے کا درس دینا، ایک استاد کی اہم ذمہ داریاں ہیں، اس لیے اساتذہ کو ان چیلنجز کے لیے ہمیشہ ذہنی طور پر تیار رہنا چاہیے۔ اس کے علاوہ پربھات کمار یادیو، محمد عثمان، اسلام الرحمان، توصیف احمد قریشی، محمد اسد صدیقی، محمد احسان، شیام دھیر، پوجا چودھری، شائستہ پروین، زینب زبیری نے بھی تقریب کو ایک اچھا قدم قرار دیا اور اساتذہ کے موجودہ مسائل پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اساتذہ کی موجودہ جدوجہد اور ان کے حل کے لیے معاشرے میں موجود مسائل اور ان کے حل کے لیے جدوجہد کرنا چاہیے۔ معاشرے کے لیے مثبت انداز میں تب ہی معاشرے میں ان کی امیج صاف ہوگی۔ اس موقع پر شیو کمار سینی، شاداب خان، محمد احسان، اسلام الرحمان، منصر عظیم عثمانی، منفعت علی، رجنیش کمار، شیام دھیر، پوجا چودھری، شائستہ پروین، زینب زبیری، سیما، افشاں صابر، ہما جمال کو اعزازات سے نوازا گیا اور سرٹیفکیٹ وتحفے میں پیش کئے گئے۔ اس موقع پر پردیپ شرما، آنند شرما، موہت تیاگی، امیر حسن، احتشام الحق صدیقی، نیر الاسلام، اسجد علی، منوج کمار، محمد سرور، سچن مہیشوری، ضلع سنگھ، محمد اویس، منظور حسن، ببلو، گلشن انصاری، عمران صدیقی، رضوانہ صدیقی، سنگیتا، منجول، رینا، راجیش، رینو موجود تھے۔ نظامت پروگرام کنوینر محمد وجاہت شاہ نے کی۔ تقریب کے انعقاد میں نجم احمد صدیقی، خورشید احمد صدیقی، شاہ فیصل مسعودی، منصر عظیم عثمانی، نبیل مسعودی نے خصوصی تعاون کیا۔

یورپ میں بسنے والے مسلمانوں کو درپیش چیلنجز

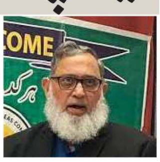

محمود خان، مانچسٹر

یورپ میں آباد مسلمانوں کی آبادی میں گزشتہ چند دہائیوں میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر ہجرت، تعلیم، روزگار، اور سیاسی پناہ کی تلاش کے باعث ہوا۔ اگرچہ مسلمان یورپ کی ترقی یافتہ معیشتوں اور جمہوری نظاموں سے استفادہ حاصل کر رہے ہیں، تاہم انہیں کئی طرح کے سماجی، ثقافتی، سیاسی اور مذہبی چیلنجز کا سامنا بھی ہے۔

1. اسلاموفوبیا اور نسلی تعصب:

یورپ میں اسلاموفوبیا ایک بڑھتا ہوا مسئلہ ہے۔ بہت سے مسلمان نسل پرستانہ سلوک، امتیازی رویوں اور نفرت انگیز جرائم کا سامنا کرتے ہیں۔ میڈیا میں مسلمانوں کی منفی تصویر کشی اور بعض شدت پسند گروہوں کے اقدامات سے عام مسلمانوں کو غیر منصفانہ طور پر نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مسلمانوں میں فرقہ پرستی اور آپس کی رسہ کشی انہیں بہت زیادہ نقصان پہنچا رہی ہے۔

2. ثقافتی شناخت کا بحران:

یورپی معاشرے میں رہتے ہوئے مسلمان اکثر اپنی مذہبی اور ثقافتی شناخت کو برقرار رکھنے اور مقامی اقدار میں توازن قائم رکھنے میں مشکل محسوس کرتے ہیں۔ نئی نسل، جو مغربی تعلیمی اداروں سے وابستہ ہوتی ہے، اکثر اپنی مذہبی اور نسلی شناخت کے حوالے سے الجھن کا شکار ہوجاتی ہے۔ والدین کا کردار اس سلسلے میں اہم حیثیت رکھتا، ہے لیکن اکثر والدین کوتائی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اولاد کے ساتھ والدین کا دوستانہ رویہ کئی چیزوں کو درست جانب راغب کرسکتا ہے۔

3. مذہبی آزادی کے مسائل:

اگرچہ یورپ میں مذہبی آزادی کا دعویٰ کیا جاتا ہے، مگر بعض قوانین اور پالیسیاں، جیسے حجاب یا برقع پر پابندی، مسلمانوں کی مذہبی آزادی کو متاثر کرتی ہیں۔ خاص طور پر خواتین کو لباس کے حوالے سے تنقید یا امتیازی سلوک کا سامنا ہوتا ہے۔

4. تعلیم اور روزگار میں رکاوٹیں:

مسلمان نوجوانوں کو تعلیم اور روزگار کے میدان میں اکثر مساوی مواقع نہیں ملتے۔ بعض مطالعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے خلاف تعلیمی اداروں اور ملازمتوں میں غیر محسوس امتیازی سلوک پایا جاتا ہے، جس کی وجہ سے وہ پیچھے رہ جاتے ہیں۔

5. سیاسی نمائندگی کی کمی:

یورپ میں مسلمانوں کی آبادی لاکھوں میں ہے، لیکن ان کی سیاسی نمائندگی ناکافی ہے۔ اس کمی کے باعث ان کے مسائل ایوانوں میں زیر بحث کم آتے ہیں اور ان کی آواز موثر طور پر سنی نہیں جاتی۔

6. اسلامی اقدار اور یورپی قوانین میں تصادم:

بعض اوقات اسلامی طرزِ زندگی اور یورپی سیکولر قوانین میں تضاد پیدا ہوجاتا ہے۔ مثال کے طور پر اسلامی عائلی قوانین، حلال خوراک، جمعہ کی نماز، یا اسلامی تعطیلات کے حوالے سے مسلمان اپنی مذہبی روایات کو آزادی سے ادا کرنے میں رکاوٹیں محسوس کرتے ہیں۔

7. میڈیا اور سوشل میڈیا پر منفی پروپیگنڈہ:

میڈیا میں اکثر مسلمانوں کو شدت پسندی، دہشتگردی یا پسماندگی کے تناظر میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہ تاثر عام لوگوں کے ذہنوں میں منفی خیالات پیدا کرتا ہے اور مسلمانوں کے خلاف نفرت کو فروغ دیتا ہے۔

یورپ میں بسنے والے مسلمان ایک طرف ترقی یافتہ معاشروں کے ثمرات سے مستفید ہو رہے ہیں، تو دوسری طرف کئی سنگین سماجی اور ثقافتی چیلنجز کا بھی سامنا کر رہے ہیں۔ ان مسائل کے حل کے لیے ضروری ہے کہ یورپی حکومتیں مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنائیں، بین المذاہب مکالمے کو فروغ دیا جائے، اور مسلم کمیونٹی خود بھی تعلیم، یکجہتی اور مثبت کردار کے ذریعے اپنی شناخت اور مقام کو بہتر بنائے۔

2027 میں اترپردیش میں کانگریس اتحاد کی حکومت بنے گی: پردیپ نروال

پنچایت بھون میں نوتشکیل شدہ ضلع وشہر کمیٹی کے عہدیداروں کو حلف دلایا اور نامزدگی لیٹر سونپے

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) کانگریس پارٹی کے قومی سکریٹری پردیپ نروال نے مرادآباد میں منعقدہ تنظیم تخلیق مہم پروگرام میں نو تشکیل شدہ ضلع اور شہر کمیٹی کے عہدیداروں کو حلف دلایا اور کارکنوں سے پارٹی اور عوام کے لیے لگن سے کام کرنے کا عہد بھی لیا۔ انہوں نے آئندہ انتخابات میں کانگریس پارٹی کو مضبوط کرنے پر بھی زور دیا۔ راہل گاندھی کو ملک کا مستقبل کا وزیراعظم قرار دیتے ہوئے یہ بھی دعویٰ کیا کہ 2027 میں اترپردیش میں کانگریس اتحاد کی حکومت بنے گی۔
پنچایت بھون میں پیر کو منعقدہ پروگرام میں قومی سکریٹری پردیپ نروال نے دعویٰ کیا کہ ملک میں اقتدار تبدیلی کی ہوا چل چکی ہے۔ اسکی شروعات بہار اسمبلی چناؤ سے ہوگی۔ پروگرام میں ضلع وشہر کانگریس کمیٹی کے نو نامزد تقریباً ۱۵۰ عہدیداروں کو نامزدگی لیٹر دئے گئے۔ اس دوران انہوں نے موجود عہدیداروں کی حاضری بھی جانچی۔ انہوں نے بتایا کہ کمیٹیوں میں ۹۵ فیصدی عہدیداران پرانے کانگریس کارکنان ہی ہیں۔ ضلع صدر ونود گمبر اور شہر صدر حاجی جنید اکرام قریشی کی موجودگی میں سبھی عہدیداران کو آئین کی حفاظت کرنے اور پارٹی کے مفاد میں بغیر کسی لالچ کے خدمت کرنے کا حلف دلایا۔ پروگرام کی نظامت ضلع ترجمان سدھیر پاٹھک اور محمد احمد نے مشترکہ طور پر کی۔ اس دوران خصوصی طور سے حاجی اکرام قریشی، سدھیر پراشر بجنور خشتر مرزا امروہہ، پھول کنور سنگھ، اسلم خورشید، امیر الحسن جعفری، آنند موہن گپتا ایڈوکیٹ، کونسلر قمر سلیم، ندین الدین کاتب، معظم علی، پرویز اسلام، محفوظ علی راجہ، ریشمہ بیگم، ارشد پرویز ایڈوکیٹ، نزاکت ٹھیکیدار، اروند چودھری وغیرہ سمیت کثیر تعداد میں کارکنان نے شرکت کی۔

جل جیون مشن: اکتوبر 2024 سے مرکز سے کوئی فنڈ نہیں ملا

مہاراشٹر حکومت نے قانون ساز کونسل کو کیا مطلع، جاری منصوبوں کو مکمل کرنے کے لیے ریاستی خزانے سے فنڈز استعمال کرنے پر مجبور

ممبئی: مہاراشٹر حکومت نے پیر کو قانون ساز کونسل کو مطلع کیا کہ اسے اکتوبر 2024 سے جل جیون مشن اسکیم کے لیے مرکزی فنڈز نہیں ملے ہیں اور وہ جاری منصوبوں کو مکمل کرنے کے لیے ریاستی خزانے سے فنڈز استعمال کر رہی ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ مشن کے تحت 51 ہزار 558 اسکیمیں منظور کی گئی ہیں جن میں سے 26 ہزار 9 ابھی بھی جاری ہیں۔

قانون ساز کونسل کو جمع کرائے گئے ایک تحریری جواب میں، مہاراشٹر کے پانی کی فراہمی اور صفائی ستھرائی کے محکمے نے بتایا کہ ریاستی حکومت نے جاری اسکیموں کو مکمل کرنے کے لیے 2483.58 کروڑ روپے کے فنڈز تقسیم کیے ہیں۔ وزیر مملکت برائے صحت عامہ میگھنا ساکورے بورڈیکر نے کہا کہ ہم مرکزی حکومت سے جلد از جلد فنڈز جاری کرنے کے لیے خط و کتابت کر رہے ہیں۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ جاری کام رکے نہیں، سال 2025-26 کے لیے ہم نے 3913 کروڑ روپے کے اضافی فنڈز فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ریاستی حکومت کے جواب میں کہا گیا کہ زمین کی عدم دستیابی، مقامی لوگوں کی مخالفت، مختلف محکموں سے اجازت کی ضرورت، ٹھیکیداروں کی طرف سے تاخیر، ذرائع کی ناکامی اور فنڈز کی کمی کی وجہ سے جل جیون مشن کے تحت چلائے جا رہے کام کی رفتار سست پڑ گئی ہے۔ جواب میں کہا گیا کہ چونکہ مرکز نے اسکیم کے لیے فنڈز جاری نہیں کیے، اس لیے ریاستی حکومت نے خصوصی کیس کے طور پر 2483.58 کروڑ روپے جاری کیے تھے۔ اس میں بتایا گیا کہ فنڈز جاری کرنے کے لیے مرکزی جل شکتی وزارت کو پہلے ہی تین خط بھیجے جا چکے ہیں اور مرکزی وزیر کے ساتھ میٹنگ بھی کی گئی ہے۔

بھیونڈی کے قریب غیر قانونی گوداموں کو بند کیا جائے گا: دیویندر فڑنویس

ممبئی: وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے آج قانون ساز کونسل میں کہا کہ ایم ایم آر ڈی اے کے ذریعے بھیونڈی شہر کے علاقے میں گوداموں کے لیے ایک الگ زون بنایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر علاقوں میں جو گودام بنائے گئے ہیں ان کو پہلے ریگولرائز کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔ جن لوگوں نے ابھی تک انہیں ریگولرائز نہیں کیا ہے، انہیں سروے کے بعد ایک اور موقع دیا جائے گا، تاہم، بغیر کسی اجازت کے اور ان کو ریگولرائز کیے بغیر بنائے گئے گوداموں کو بند کر دیا جائے گا، جو جان کے لیے خطرہ ہیں۔

رائے گڑھ کے قریب مشتبہ غیر ملکی کشتی کی تلاش کے لیے آپریشن شروع

ممکنہ خطرے کے پیش نظر کثیر ایجنسی ٹاسک فورس کی تشکیل، ضلع بھر میں چوکیوں کا قیام عمل میں لایا گیا، کومبنگ آپریشن جاری

ممبئی: رائے گڑھ کے ساحلی علاقے میں کورلائی کے نزدیک ایک مشتبہ غیر ملکی کشتی کے لاپتہ ہونے کے بعد اتوار کی شام سے ریاستی، مرکزی اور سمندری سکیورٹی ایجنسیوں نے مشترکہ تلاشی کا بڑا آپریشن شروع کر دیا ہے۔ اہلکاروں کے مطابق یہ کشتی، جس پر کسی قسم کے شناختی نشان نہیں تھے اور جسے عارضی طور پر پاکستانی نژاد سے جوڑا جا رہا ہے، ریوڈنڈا سے تقریباً دو سمندری میل کے فاصلے پر نظر آئی تھی لیکن بعد میں وہ ریڈار کی نگرانی سے غائب ہو گئی۔ اس واقعہ کے بعد بھارتی بحریہ، کوسٹ گارڈ، ریاستی پولیس، اور دیگر یونٹ متحرک ہو گئے۔ رائے گڑھ کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس آنچل دلال نے اس آپریشن کی براہ راست نگرانی کی۔ شدید بارش اور 60 کلومیٹر فی گھنٹہ کی طوفانی ہواؤں کے باوجود مانسون کے اثرات سے پہلے کشتی تک پہنچنے کی بجر کے ذریعے کوشش کی گئی، تاہم کامیابی نہ مل سکی۔ پیر کی صبح ہیلی کاپٹر کے ذریعے بھی تلاش کی گئی مگر گہرے پانی میں کشتی کا سراغ نہیں ملا۔ اطلاعات کے مطابق کشتی کے لاپتہ ہونے سے پہلے ممکن ہے کہ کئی افراد کورلائی قلعہ کے قریب اتر چکے ہوں۔ ممکنہ خطرے کے پیش نظر ایک کثیر ایجنسی ٹاسک فورس فوری طور پر تشکیل دی گئی، جس میں بم کی تلاش اور ناکارہ بنانے والی ٹیمیں، کوئیک رسپانس فورسز، کسٹمز کے افسران اور دیگر اہلکار شامل ہیں۔ ضلع بھر میں چوکیوں کا قیام عمل میں لایا گیا اور کومبنگ آپریشن شروع کر دیا گیا ہے تاکہ سکیورٹی مزید سخت کی جا سکے۔ یہ واقعہ 2008 کے ممبئی حملے اور اگست 2022 کے اس واقعے کی یاد دلاتا ہے جب رائے گڑھ میں اے کے رائفلوں سے لیس ایک لاوارث کشتی برآمد ہوئی تھی۔ مانسون کی موجودہ صورتحال سمندری گشت میں رکاوٹ کا سبب بن رہی ہے، اس لیے ایجنسیاں فضائی نگرانی اور ریڈار پر انحصار کر رہی ہیں۔ تصدیق کی گئی ہے کہ تمام متعلقہ ایجنسیاں مسلسل رابطے میں ہیں اور صورت حال پر قریبی نظر رکھی جا رہی ہے۔

ہندی فلم 'اُدے پور فائلز' کیخلاف بامبے ہائی کورٹ میں جمعیۃ علماء اور دہلی ہائی کورٹ میں رضا اکیڈمی کی عرضیاں

ممبئی: جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حلیم اللہ قاسمی نے 'اُدے پور فائلز' نامی ہندی فلم کی نمائش روکنے کے لیئے بامبے ہائی کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ یہ اطلاع جمعیت کی جانب سے جاری کیئے گئے ایک بیان میں دی گئی ہے۔

مولانا حلیم اللہ قاسمی کی جانب سے ایڈوکیٹ متین شیخ نے بامبے ہائی کورٹ میں پٹیشن داخل کی ہے جس پر اگلے چند ایام میں سماعت متوقع ہے۔ ٹیلر کنہیا لال کے قتل پر بنائی گئی فلم 'اُدے پور فائلز' کا ٹریلر منظر عام پر آتے ہی اس پر پابندی لگانے کا مطالبہ زور پکڑنے لگا ہے۔ فلم کے ٹریلر میں نبی کریم ﷺ اور ان کے ازواج مطہرات کے خلاف نازیبا کلمات اور تبصرے کیئے گئے ہیں جس سے ملک کا امن خراب ہوسکتا ہے۔ اس فلم میں دارالعلوم دیوبند کو انتہا پسندی کا محور بتایا گیا ہے اور دیوبند کے علماء کے خلاف بدترین زہر افشانی کی گئی ہے۔ یہ فلم ایک مذہبی طبقے کو بدنام کرتی ہے جس سے نفرت کو فروغ، شہریوں کے درمیان احترام اور سماجی ہم آہنگی کو شدید خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔

فلم میں گیان واپی مسجد جیسے زیر التواء مقدمہ کے تعلق سے بھی دکھایا گیا ہے۔ سینسر بورڈ سے سند جاری ہونے کے بعد اس فلم کی ریلیز 11 جولائی جمعہ کو ہونے جا رہی ہے۔ جس کے خلاف بامبے ہائی کورٹ میں پٹیشن داخل کی گئی ہے۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے اپنی پٹیشن میں یونین آف انڈیا، سینٹرل بورڈ آف سرٹیفکیشن، جانی فائر فاکس میڈیا پرائیویٹ لمیٹیڈ و دیگر کو فریق بنایا ہے۔ آئین ہند کی دفعہ 226 کے تحت داخل پٹیشن میں تحریر کیا گیا ہے کہ اظہار رائے کے حق کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے فلم میں قابل اعتراض مناظر کو دکھایا گیا ہے، جس سے اسلام، مسلمان، اور دیوبند کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ فلم میں انتہائی گھٹیا اور نفرت آمیز مکالمے لکھے گئے ہیں، فلم کا ٹریلر دیکھ کو مسلم دشمنی ظاہر ہوتی ہے، ٹریلر دیکھنے کے بعد پوری فلم میں کس طرح کے مکالمے اور مناظر ہوں گے اس کا بس تصور ہی کیا جاسکتا ہے۔

پٹیشن میں مزید درج ہے کہ سینسر بورڈ نے سنیما ایکٹ 1952 کی دفعہ 5-B کے تحت سرٹیفکیٹ جاری کر کے اس قانون کی صریح خلاف ورزی کی ہے، اس فلم کا 2 منٹ 53 سکنڈ کا جو ٹریلر ریلیز کیا گیا ہے وہ ایسے مکالمات اور مواد سے بھرا ہوا ہے جس سے پورے ملک میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ فلم میں 2022 میں اُدے پور میں ہوئے ایک واقعہ کو موضوع بنایا گیا ہے، لیکن اس کا محض ٹریلر دیکھنے سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ فلم بنانے کا مقصد اور ایک مخصوص مذہبی طبقہ کو منفی اور متعصبانہ انداز میں پیش کرنا ہے۔ جو اس طبقہ کے افراد کے وقار کے ساتھ جینے کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ اس فلم کی نمائش پر پابندی کے لئے صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا سید ارشد مدنی نے بھی دہلی ہائی کورٹ سے رجوع کیا ہے۔

فلم پر پابندی عائد کی جائے: رضا اکیڈمی

ممبئی: رضا اکیڈمی کے سرپرست الحاج محمد سعید نوری کی موجودگی میں آج دہلی ہائی کورٹ میں آنے والی متنازعہ فلم 'اُدے پور فائلز' پر پابندی عائد کرنے کیلئے ایک قانونی عرضی داخل کی گئی۔ یہ عرضی رضا اکیڈمی دہلی کے سیکریٹری اور ایم ایس او کے چیئرمین ڈاکٹر شجاعت علی قادری نے داخل کی۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے سعید نوری نے بتایا کہ اس فلم کے ٹریلر میں نبی اسلام ﷺ اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے خلاف سخت توہین آمیز اور قابل اعتراض باتیں کہی گئی ہیں، جو نہ صرف مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرتی ہیں بلکہ ملک کی امن و امان کی فضا کو بھی شدید متاثر کر سکتی ہیں۔ جس سے سماج میں نفرت کو ہوا ملے گی اور عوام کے درمیان باہمی عزت، رواداری اور یکجہتی کو سنگین خطرہ لاحق ہوسکتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہائی کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا گیا ہے۔

دیوا میں 4 سالہ بیٹی کی بے رحمی سے پٹائی کا ویڈیو وائرل

پڑوسی کی اطلاع پر ممبرا پولیس نے ماں کے خلاف ایف آئی آر درج کر لی

انوار الحق خان

تھانے: تھانے کے دیوا علاقے میں ایک ماں نے اپنی 4 سالہ بیٹی کو، جو اس کے پہلے شوہر سے ہے کو اسٹیل کے چمچے سے بڑے بے رحمی سے پٹائی کی جس کا ایک ویڈیو منظر عام پر آیا ہے۔ ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ بے رحم ماں معصوم بچی کو دیر تک پیٹتی رہتی ہے کبھی اسٹیل کے چمچے سے تو کبھی ہاتھ سے اور کبھی لات سے اور جب اس کو ان سب سے بھی تسلی نہیں ہوتی تو وہ اس لڑکی پر پاؤں رکھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ اپنی جلاد ماں کو اس کے مظالم سے بچانے کے لیے دوسرے چھوٹے بہن بھائی سامنے آجاتے ہیں۔

ممبرا پولیس اسٹیشن کے پولیس سب انسپکٹر انیل سوناونے نے بتایا کہ ایک بیدار شہری (پڑوسی) نے انہیں فون پر اس معاملے کی اطلاع دی تھی۔ جیسے ہی ہمیں خبر ملی ہم دیوا کے سابے گاؤں میں اس گھر پر پہنچے اور جلاد ماں کے خلاف مقدمہ درج کیا، اس ملزمہ کا نام یشودا برہمایہ گڈیمیلا (28) ہے۔ یہ عورت اپنے دوسرے شوہر کے ساتھ رہتی ہے۔ پولیس نے بتایا کہ گھر والوں اور لوگوں سے پوچھ گچھ کرنے پر پتہ چلا کہ جب بھی خاتون کو غصہ آتا ہے تو وہ لڑکی کو اس طرح بے رحمی سے مارتی ہے۔ لڑکی کی پٹائی کا یہ ویڈیو بچی کی بڑی بہن نے بنائی اور اپنے تمام رشتہ داروں کو بھی بھیج دی۔ اہل خانہ کی شکایت

پر پولیس نے یشودا کے خلاف دفعہ 115/2، 118/1 اور چائلڈ پروٹیکشن ایکٹ کی دفعہ 75 کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ تفتیشی افسر پی ایس آئی انل سوناونے نے بتایا کہ ملزم خاتون کو نوٹس دے دیا گیا ہے اور لڑکی کو الہاس نگر میں خواتین اور اطفال کی بہبود کمیٹی کے پاس بھیجا جائے گا۔

پونے ریلوے اسٹیشن پر گاندھی کے مجسمے کی توہین، کانگریس سراپا احتجاج

پونے: پونے ریلوے اسٹیشن پر اتوار کی رات ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا جب ایک شخص نے مہاتما گاندھی کے مجسمے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ پولیس کے مطابق، سورج شکلا نامی شخص ہاتھ میں درانتی لیے مجسمے کے چبوترے پر چڑھ گیا اور اسے توڑ پھوڑ کی کوشش کی۔ اس واقعے کے دوران موقع پر موجود چند افراد نے فوری مداخلت کرتے ہوئے مزید نقصان کو روک دیا اور مذکورہ شخص کو پکڑ کر نیچے اتارا۔ پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے ملزم کو گرفتار کر لیا اور اس سے پوچھ گچھ جاری کر دی۔ اس واقعے کے بعد کانگریس پارٹی نے شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ پونے سٹی ڈسٹرکٹ کانگریس کی جانب سے اعلان کیا گیا ہے کہ وہ مہاتما گاندھی کے مجسمے کی توہین کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کرے گی۔ اس احتجاج کی قیادت پنے سٹی ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے صدر اروند شندے کریں گے۔ کانگریس نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ وہ گاندھی کے مجسمے کی حفاظت کیلئے ہر ممکن اقدام کرے گی اور ایسے واقعات کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔ پولیس کی تحقیقات کے مطابق سورج شکلا کا مقصد گاندھی کے مجسمے کی توہین تھا، اور اس کے خلاف متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

نئی ممبئی اے پی ایم سی مارکیٹ کے قریب گودام میں آتشزدگی

آٹھ سے دس گاڑیاں مکمل طور پر جل کر راکھ، کوئی جانی نقصان کی اطلاع نہیں

ممبئی: نوی ممبئی کے تربھے سیکٹر 20 میں اتوار کی شب زرعی پیداوار مارکیٹ کمیٹی (اے پی ایم سی) کے قریب واقع ٹرک پارکنگ زون کے ایک گودام میں خوفناک آگ بھڑک اٹھی، جس کے نتیجے میں آٹھ سے دس ٹرک اور ٹیمپوز مکمل طور پر جل کر خاکستر ہو گئے۔ عینی شاہدین کے مطابق آگ کے شعلے اور گھنا دھواں دور سے نظر آ رہا تھا، جب کہ کئی دھماکوں کی آوازیں بھی سنائی دیں، جس سے آس پاس کے علاقے میں سنسنی پھیل گئی۔

بتایا گیا ہے کہ آگ نے ان گاڑیوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا جو پارکنگ میں کھڑی تھیں۔ ان میں جموں و کشمیر سے آنے والے کشمیری ٹرانسپورٹرز کی گاڑیاں بھی شامل تھیں جنہیں شدید نقصان پہنچا۔ ٹرک ڈرائیوروں نے الزام عائد کیا ہے کہ فائر بریگیڈ کی ٹیم نے مدد کے باوجود تاخیر سے کارروائی کی اور آگ بجھانے میں پس و پیش سے کام لیا۔ متاثرہ ڈرائیوروں کا کہنا ہے کہ ان کے پاس اب کوئی ذریعہ معاش نہیں بچا اور نہ ہی متبادل وسائل دستیاب ہیں۔

یہ علاقہ دراصل ایم ایس آر ٹی سی کے پرانے بس ڈپو کا حصہ ہے جسے عارضی طور پر ٹرکوں کی پارکنگ کے لیے استعمال کیا جا رہا تھا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور فائر بریگیڈ کی کئی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں۔ آگ لگنے کی وجوہات تا حال سامنے نہیں آ سکیں۔ خوش قسمتی سے اس واقعے میں کسی جانی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ امدادی کارروائیاں جاری ہیں اور واقعے کی تحقیقات بھی شروع کر دی گئی ہیں۔

میٹرو 9 کے لیے درختوں کی کٹائی پر مختلف علاقوں میں احتجاج

ممبئی: ممبئی میں میٹرو لائن 9 کے مجوزہ کارشیڈ کیلئے ڈونگر اور بھائیندر رائیسٹ کے جنگلاتی علاقے میں 12 ہزار سے زائد درختوں کی کٹائی کے خلاف شروع ہونے والے عوامی احتجاج کو شہر کے مختلف گرجا گھروں کی مکمل حمایت حاصل ہوئی۔ مرول، سہار، کرلا، ماہم، تھانے، کیرول اور ساکی ناکہ سمیت کئی علاقوں کے افراد نے ڈونگری کے شہریوں سے یکجہتی کا اظہار کیا اور گرجا گھروں کے باہر مظاہرہ کیا۔ کیتھولک چرچ نے اپیل کی کہ وہ اتوار کی صبح منعقد ہونے والی ریلی میں شریک ہو کر مقامی دیہاتوں کی حمایت کریں، جو درختوں کے کٹنے سے براہ راست متاثر ہو رہے ہیں۔ واضح رہے کہ پولیس نے پیر تک علاقے میں عوامی اجتماعات پر امتناعی احکامات نافذ کیے تھے، تاہم ایک خاموش ریلی کے دوران لوگ بڑی تعداد میں ڈونگری میں جمع ہوئے۔

'یا حسینؑ، یا حسینؑ' کے نعروں سے شہر و مضافات کی سڑکیں گونج اٹھیں

عاشورہ کے روز زینبیہ امام باڑہ سے رحمت آباد قبرستان مجگاؤں تک عزاداری کا عظیم الشان جلوس نکالا گیا

ممبئی: محرم الحرام کی سوگوار فضاؤں نے شہر و مضافات کو اپنے دامن میں لے لیا، جب عاشورہ کے روز زینبیہ امام باڑہ سے رحمت آباد قبرستان (مجگاؤں) تک عزاداری کا عظیم الشان جلوس نکالا گیا۔ یہ جلوس، شہدائے کربلا کی یاد، ایثار، قربانی اور حق و صداقت کے پیغام کو تازہ کرتے ہوئے، اپنے مخصوص روحانی اور جذباتی انداز میں رواں دواں رہا۔

شرکائے جلوس، سیاہ لباس زیب تن کیے، ننگے پیر، پیشانیوں پر 'یا حسینؑ' کی سرخ پٹیاں باندھے، زنجیروں، قمع اور ہاتھوں کا ماتم کرتے، علم، تابوت اور ذوالجناح کے ہمراہ آگے بڑھ رہے تھے۔ ہر سمت 'یا حسینؑ، یا حسینؑ' کے فلک شگاف نعرے گونج رہے تھے، گویا کربلا کی صدائیں ایک بار پھر زندہ ہو رہی ہوں۔

جلوس سے قبل زینبیہ امام باڑہ میں "آخری سجدے" کی مجلس کا انعقاد ہوا، جسے معروف عالم دین مولانا عابد بلگرامی نے خطاب کیا۔ ان کی دل سوز اور پر اثر تقریر نے مجلس میں موجود ہر شخص کو گریہ و بکا پر مجبور کر دیا۔ انہوں نے امام حسینؑ کے اس سجدۂ آخر کا ایسا مرقع پیش کیا کہ سننے والوں کے دل پگھل گئے اور آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔

جب جلوس اپنی منزل، یعنی رحمت آباد قبرستان، پر پہنچا تو وہاں شام غریباں کی پرسوز مجلس منعقد ہوئی۔ مولانا مرزا یعسوب عباس نے شام غریباں کے اس دل دہلا دینے والے لمحے کو نہایت مؤثر انداز میں بیان کیا وہ شام جب اہل حرم کے خیمے جلا دیے گئے، یتیم بچوں کے سروں سے چادریں چھین لی گئیں، اور مظلومیت کا منظر اپنی انتہا کو پہنچا۔ یہ جلوس حسینی فیڈریشن اور آل انڈیا ادارۂ تحفظ حسینیت کے زیر اہتمام نکالا گیا، جس میں مختلف انجمنوں نے بھی بھرپور شرکت کی۔ شہر کے دیگر علاقوں جیسے گوونڈی، کرلا، مالونی، وکھرولی، وڈالا، رے روڈ، باندرہ، ملاڈ، چارکوپ اور میرا روڈ میں بھی تعزیے، سبیلیں اور جلوسوں کا اہتمام کیا گیا۔ ہر جگہ یکساں جذبہ، یکساں ماتم اور یکساں نعرے گونج رہے تھے، جو اس بات کی دلیل تھے کہ امام حسینؑ کی قربانی آج بھی دلوں کو گرما رہی ہے، آنکھوں کو اشکبار کر رہی ہے، اور انسانیت کو بیدار کر رہی ہے۔

کربلا کی گرم ریت پر خانوادۂ رسول ﷺ نے دینِ اسلام کی بقا کے لیے جو عظیم قربانی پیش کی، وہ رہتی دنیا تک یاد رکھی جائے گی۔ امام حسینؑ نے حق و باطل کے درمیان ایسی لکیر کھینچ دی جو ہر دور کے مظلوم و ستم رسیدہ کے لیے مشعل راہ ہے۔ ان کا پیغام آج بھی یہ ہے کہ ظلم کے سامنے سر جھکانا بزدلی ہے، اور حق کے لیے جان دینا ہی اصل زندگی ہے۔

مرکزی جلوس چونکہ زینبیہ امام باڑہ سے برآمد ہوتا ہے، اس لیے دیگر انجمنیں اور ادارے بھی اس کا حصہ بنتے ہیں۔ شہر و مضافات سے ہزاروں کی تعداد میں مرد، خواتین اور نوجوان اس جلوس میں شریک ہوتے ہیں، جس کے پیش نظر پولیس نے بھنڈی بازار سے مجگاؤں تک سیکورٹی کے سخت انتظامات کیے۔ پولیس کے جوانوں نے راستے بھر پہرہ دیا، اور اعلیٰ افسران نے جلوس کی مکمل نگرانی کی۔ رضا کار بھی نہایت خوش اسلوبی سے اپنی خدمات انجام دے رہے تھے، تاکہ نظم و ضبط برقرار رہے اور عزاداری بخیر و خوبی مکمل ہو۔

اس موقع پر جن معزز شخصیات نے جلوس کی قیادت کی اور اسے روحانی جلا بخشی، ان میں مولانا سید نجیب الحسن، مولانا سید اسلم رضوی، مولانا سید عزیر حیدر، مولانا جعفر عباس، مولانا عنبر عابدی و دیگر علماء بڑی تداد میں موجود تھے۔ اس کے علاوہ جسٹ، ٹروپس اور جعفری ایمبولینس سروس کے کارکنان بھی مسلسل خدمت میں مصروف نظر آئے۔ یہ جلوس نہ صرف ایک مذہبی روایت کی ادائیگی تھا بلکہ ایک پیغام بھی کہ کربلا صرف ماضی کا واقعہ نہیں، بلکہ ایک ابدی تحریک ہے جو ہر ظالم کے خلاف آواز بلند کرتی رہے گی، اور ہر مظلوم کو حوصلہ عطا کرتی رہے گی۔

مسجد ایرانیان میں محرم الحرام کا مرکزی عشرہ پر وقار انداز میں منعقد ہوا

ممبئی: ہر سال کی طرح امسال بھی ماہ محرم الحرام کا مرکزی عشرہ پروقار انداز میں مسجد ایرانیان (مغل مسجد) میں منعقد ہوا۔ اس عشرے کی آخری مجلس میں جو شب عاشور منعقد ہوئی ہزاروں سید الشہداءؑ کے جانثاروں اور چاہنے والوں نے شرکت کی۔ اس مجلس کو گزشتہ چند سالوں کی طرح حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید نجیب الحسن زیدی نے "محبت حسینؑ اور دفاعِ حق" کے عنوان کے تحت خطاب کیا۔ انہوں نے سورہ آل عمران کی 31-32 نمبر کی آیات کو عنوان گفتگو قرار دیتے ہوئے اپنے بیان میں کہا کہ "یہ وہ آیاتِ مقدسہ ہیں جو محبت کی حقیقت کو دعویٰ سے عمل کی طرف منتقل کرتی ہیں۔ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو، تو محض زبان سے کہنا کافی نہیں، اتباعِ رسولؐ شرط ہے! یعنی زندگی کو رسولؐ کے نقشِ قدم پر چلانا ہوگا اور رسولؐ نے جسے بچپن میں اپنی پشت پر بٹھایا، جس کے لیے سجدے کو طویل کیا، جسے اپنے دین کی بقاء کے لیے قربانی کا معیار بنایا وہی حسینؑ ابن علیؑ ہے۔

محبتِ حسینؑ محبتِ خدا کی کسوٹی: انہوں نے محبت حسینؑ کو محبت خدا کا معیار قرار دیتے ہوئے اس بات کو واضح کیا کہ جب میدانِ کربلا میں نیزے حسینؑ کے سینے میں پیوست ہو رہے تھے، تو آسمان چیخ رہا تھا، فرشتے سجدہ ریز تھے، اور زمین تھرتھرا رہی تھی لیکن افسوس! اُمت کے "ظاہری مسلمان" خاموش تماشائی تھے! یہاں ہمیں سوچنا ہوگا کہ کیا محبتِ حسینؑ صرف "یا حسینؑ" کہنے کا نام ہے؟ کیا عزاداری کا اصل مقصد آنسو بہا کر فارغ ہو جانا ہے؟ یا پھر حسینؑ کے مشن کو اپنانا، ان کے "انکارِ یزید" کو اپنا کردار بنانا ہے؟ انہوں نے کہا کہ "اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو، تو اتباعِ رسولؐ کرو۔" اور رسولؐ نے فرمایا: 'حسین منی وانا من حسین' (حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں)۔ لہٰذا، اتباعِ رسول کا مطلب حسینؑ کے راستے پر چلنا ہے، اور حسینؑ کا راستہ صرف 'نماز' یا 'روزہ' کا راستہ نہیں، بلکہ دفاعِ حق، مزاحمت، قربانی اور قیام کا راستہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ آج مشرق وسطیٰ میں مسلمان بچوں کے لاشے دفن کیے جا رہے ہیں؟

ایک سپر پاور طاقت حسینیوں کے خلاف مسلسل اپنے مکروہ عزائم کو عملی جامہ پہنا رہی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہم حسینؑ کے عزادار ہیں، یا صرف مجلسیں سن کر اٹھ جاتے ہیں ہمارے اندر آخر انقلاب کیوں پیدا نہیں ہوتا؟ آج ہمیں سوچنا ہوگا، اگر حسینؑ آج ہوتے تو کہاں ہوتے؟ کیا وہ خاموش رہتے، یا مظلوم کے حق میں تلوار اٹھاتے؟ یقین جانیں! آج بھی یزیدیت چولے بدل رہی ہے، نام بدل چکا ہے، چہرے بدل گئے ہیں لیکن کردار وہی ہیں۔

آج بھی حسینؑ کی صدا گونج رہی ہے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ حق پر عمل نہیں ہو رہا اور باطل سے روکا نہیں جا رہا؟

'محبتِ حسینؑ کا عملی تقاضا': انہوں محبت کے عملی تقاضے پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہمیں چاہیے کہ یزیدی طرز فکر کو معاشرے سے نکال باہر کریں، مرجعیت کے سائے میں اجتماعی شعور پیدا کریں۔ حسینی موقف کے برمحل اظہار و اسکی وضاحت کے ذریعے دشمن کی فکری یلغار کا جواب دیں۔ مظلوموں کی حمایت کو اپنا مذہبی و اخلاقی فریضہ سمجھیں اور اپنے بچوں کو حسینؑ کی طرح حق گو، باکردار، اور غیرتمند بنائیں۔ اپنے آنسوؤں کو ایک عہد کی تعمیر کا حصہ بنائیں اس لیئے کہ جب قیامت کے دن رسولؐ فرمائیں گے "حسینؑ میرا ہے، تم نے اس سے کیسا سلوک کیا؟" تو کیا صرف ہم کہہ کر کنارے ہٹ جائیں گے ہم نے اسکا غم منایا علم اٹھایا سبیلیں لگائیں، یا پھر ہمیں اپنے عمل سے، کردار سے، اور غیرت سے یہ دکھانا ہوگا کہ ہم حسینی ہیں؟ مولانا نے کہا کہ قرآن نے کا اعلان ہے، "اگر تم روگردانی کرو گے، تو جان لو اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔" یعنی اگر تم محبت کے دعوے پر عمل نہ کرو تو تمہاری حیثیت کچھ نہیں!

آئیں، عہد کریں کہ ہم یزید وقت سے بیزار ہیں! ہم حسینؑ کے علم کے سائے میں جیئیں گے! ہم باطل کو بے نقاب کریں گے! اور جب بھی حق و باطل کا معرکہ ہوگا، ہم حسینؑ کے خیمے میں ہوں گے۔ آج بھی وقت کا کربلا ہے میرے بھائیوں حسین تنہا ہے، اور ہر زمین کربلا ہے ہمیں دیکھنا ہوگا ہمارا کردار کیا ہے؟ کل جو قافلہ چلا، وہ رکنے والا نہیں یہ کاروانِ حسینؑ ہے یہ، تھکنے والا نہیں ہے، اگر ہمیں محبتِ حسینؑ کا دعویٰ ہے، تو پھر قیامِ حق میں خاموش رہنے کا حق نہیں۔ آخر میں مولانا نے سید الشہداءؑ کے میدان میں جانے اور اہل حرم سے رخصت ہونے کے مصائب بیان کیے اور رقت آمیز مصائب پر گریہ و زاری کی آوازوں پر مجلس اپنے اختتام کو پہنچی۔

ممبئی کی قدیم اور منفرد مجلس 'اذانِ علی اکبرؑ' کا روح پرور انعقاد

ممبئی: شہر ممبئی میں عزاداری کی ایک قدیم اور تاریخی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے، عاشور کی صبح زینبیہ امامبارگاہ میں مجلسِ عزا بعنوان 'اذانِ علی اکبرؑ' نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ منعقد ہوئی۔ اس پُراثر مجلس سے معروف خطیب مولانا مرزا جعفر عباس نے خطاب فرمایا، جنہوں نے شہادتِ علی اکبرؑ کے دردناک واقعات کو اس انداز سے پیش کیا کہ مجمع اشکبار ہو گیا۔

یہ مجلس اپنی نوعیت کی ممبئی شہر کی سب سے پہلی مجلس مانی جاتی ہے، جس کی بنیاد قریب 60 سال قبل مرحوم مرتضیٰ حسین المعروف "جھوم والے" نے رکھی تھی۔ تب سے لے کر آج تک یہ مجلس ہر سال عاشور کی صبح منعقد کی جاتی ہے اور ہزاروں کی تعداد میں مومنین و مومنات اس میں شرکت کرتے ہیں۔ "اذانِ علی اکبرؑ" ایک ایسا عنوان ہے جو کربلا کی اس بے مثال صبح کی یاد دلاتا ہے جب امام حسینؑ کے نوجوان فرزند، علی اکبرؑ نے میدانِ جنگ میں جانے سے قبل آخری اذان کہی تھی۔ یہ اذان صرف وقت کا اعلان نہ تھی، بلکہ صدائے حق، وفاداری اور قربانی کا استعارہ بن گئی، جو آج بھی دلوں کو لرزا دیتی ہے۔ اس مجلس میں شرکت کرنے والوں میں شہر کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے علماء، ذاکرین، خدام، اور عزادار شامل تھے۔ مجلس کے بعد نوحہ خوانی اور ماتم کا بھی خصوصی اہتمام کیا گیا۔

یہ تاریخی مجلس نہ صرف ممبئی کی عزاداری کا اہم حصہ ہے بلکہ یہ آئندہ نسلوں کے لیے ایک پیغام بھی ہے کہ عشقِ حسینؑ کی شمع کو کس طرح مسلسل روشن رکھا جائے۔

ممبرا میں انتہائی تزک و احتشام سے یوم عاشورہ منایا گیا، روایتی انداز میں نکلا جلوس ماتمی

انوار الحق خان

ممبرا: ممبرا میں ہر سال کی طرح امسال بھی انتہائی تزک و احتشام و امن و امان کے ساتھ یوم عاشورہ منایا گیا، جماعت اہلسنت والوں نے جگہ جگہ کھچڑا و شربت تقسیم کئے، مساجد میں دعائے عاشورہ پڑھی گئی۔ سالہائے سال سے شیعہ جماعت کی جانب سے نکالا جانے والا جلوس اپنے روایتی انداز میں نکالا گیا جس میں ہزاروں عاشقان حسین نے منقبت، مرثیہ پڑھتے ہوئے نعرے لگائے اور جھانکیوں کے ساتھ شرکت فرمائی، جلوس ماتمی کوسہ سہانا، ہیمن سے نکل کر ممبرا کے آخری سرے پر ریتی بندر پر سمندری کھاڑی کنارے دعاؤں و ماتم کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس دوران ممبرا پولیس کا جلوس میں سخت حفاظتی اہتمام تھا ساتھ ہی مختلف تنظیموں کی جانب سے ایمبولنس، جگہ جگہ ناشتہ، پانی و شربت، ایمبولینس و فرسٹ ایڈ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ممبرا میں کثیر مسلم آبادی کے لحاظ سے یہاں سے نکلنے والے بیشتر مذہبی جلوس مثالی جلوس مانے جاتے ہیں خاص کر عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر، جلوس غوثیہ اور عاشورہ کے روز جلوس ماتمی دیکھنے کے قابل ہوتا ہے، جسکی تیاری دس روز قبل سے ہی شروع ہوجاتی ہے۔ محرم کی پہلی تاریخ سے ہی شہر میں اہلسنت والجماعت کی جانب سے محفل واعظ، اور شیعہ جماعت کی جانب سے مجالس، محافل، ماتمی نشستیں اور سبیلیں سجائی جاتی ہیں۔ آخری روز یعنی یوم عاشورہ کو امام حسین اور شہدائے کربلا کی یاد میں ماتمی جلوس نکالا جاتا ہے جو کہ امسال بھی نکالا گیا جس میں شہر کے مختلف علاقوں و محلوں سے شہر کی مختلف مذہبی و ملی جماعتوں کے رضا کاران اپنی اپنی جانب سے تواریخ اسلام اور یاد کربلا پر مبنی مختلف جھانکیوں کے ساتھ شریک ہوئے۔ ان جھانکیوں کو اور عزہ داروں کو دیکھنے کے لئے شہر کے دونوں جانب بھیڑ امڈی تھی، جس میں خواتین و بچے بھی کثیر تعداد میں شامل تھے۔ ممبرا کے جلوس ماتمی میں صرف ممبرا کوسہ ہی کے لوگ نہیں بلکہ اس میں مضافاتی شہروں سے بھی سینکڑوں افراد شامل ہوتے ہیں۔

آج کا یہ جلوس حسب روایات امرت نگر کے سہانا کامپلیکس سے روانہ ہوا، قبل اسکے یہاں پوری شدت کے ساتھ تعزیت و عزہ داری پیش کی گئی پھر اس میں پیچھے سے کوسہ کے رشید کمپاؤنڈ، ہیمن کوسہ بازار و گاؤں کا قافلہ بھی اپنی جھانکیوں کے ساتھ شامل ہوا، اسکے بعد آگے چل کر امرت نگر، شادی محل روڈ، اچانک نگر، نارائن نگر کے لوگ بھی جلوس میں شامل ہوتے گئے، جگہ جگہ جلوس کا خیر مقدم کیا گیا اس بار منتظمین کی تعداد کچھ بڑھا دی گئی تھی، والینٹرس راستے، شرکا اور مسافرین کا کافی خیال کر رہے تھے اور محنت کرتے نظر آئے یہاں تک کہ پولیس کو کہیں بھی کسی قسم کی مداخت یا محنت نہیں کرنی پڑی۔ اسکے آگے جلوس پہنچا تو جیون باغ کا بہت بڑا قافلہ جلوس میں اپنی جھانکیوں، پرچم، گاڑیوں اور قافلے کے ساتھ اس جلوس میں شریک ہوا۔

جلوس میں لوگ اپنے اپنے انداز میں مرثیہ و اشعار کے ذریعہ شہدائے کربلا کو نذرانہ عقیدت پیش کر رہے تھے۔ جھانکیوں میں علامتی دلدل (گھوڑا)، حضرت علی اصغر کے نام سے موسوم جھولا، کربلا کے مختلف شہداء کے نام منسوب تعزیے و علم بنائے گئے تھے، جنھیں لوگ عقیدت سے بوسہ دے رہے تھے، ہاتھ لگا کر خراج پیش کر رہے تھے۔ اس دوران زخمیوں کو شہر کی مختلف تنظیموں کی جانب سے ایمبولنس کے ذریعہ فوری طور پر اسپتال پہنچانے کا معقول انتظام بھی تھا۔ ساتھ ہی شرکائے جلوس کے لئے جگہ جگہ علاقائی انجمنوں، تنظیموں اور کمیٹیوں کی جانب سے ناشتہ، پانی، شربت و دیگر مشروبات بھی تقسیم کئے جا رہے تھے۔ اس طرح شہر کا یہ تاریخی جلوس ماتمی کوسہ سے نکل کر امرت نگر، سوناجی نگر، شنکر مندر، سنجے نگر، میک کمپنی، ممبرا پولس اسٹیشن، جیون باغ ممبرا اسٹیشن سے گزرتا ہوا ریتی بندر پہنچا جہاں سبھی شرکا نے ایک ساتھ مل کر کچھ دیر ٹھہر کر ماتم کیا اور شام غریباں کو یاد کیا، سبھی شہیدا کو یاد کیا گیا انھیں خراج عقیدت پیش کی گئی۔ جلوس بالا آخر ممبرا ریتی بندر پر شب آٹھ بجے کے قریب پہنچا جہاں سبھی تعزیے کو سمندر میں ٹھنڈا کر دیا گیا۔ جبکہ ریتی بندر سے واپسی کے لئے ہزاروں شرکائے جلوس کے لئے مختلف انجمنوں کی جانب سے بسوں، و دیگر سواریوں کا اہتمام کیا گیا تھا۔

غزہ: اسرائیل کے حملے سے الزیتون میڈیکل کلینک بند، ہزاروں مریض متاثر

غزہ: قابض اسرائیل کی وحشیانہ بمباری کے نتیجے میں غزہ شہر میں واقع ''الزیتون میڈیکل کلینک'' کا کام مکمل طور پر بند ہو گیا ہے۔ فلسطینی ہلال احمر سوسائٹی نے اعلان کیا ہے کہ کلینک کے اطراف قابض اسرائیلی گولہ باری کے بعد مریضوں اور طبی عملے کی سلامتی کو لاحق سنگین خطرات کے باعث کلینک کو بند کرنا ناگزیر ہو گیا۔ ہلال احمر کے منگل کے روز جاری کردہ بیان میں بتایا گیا ہے کہ یہ کلینک علاقے کے ہزاروں مریضوں کا واحد سہارا تھا، خاص طور پر ایسے وقت میں جب مشرقی غزہ سے جبری بے دخلی کے بعد بڑی تعداد میں بے گھر فلسطینی یہاں پناہ لینے پر مجبور ہیں۔

بیان میں واضح کیا گیا کہ کلینک کی بندش کے باعث اب ہزاروں فلسطینی مرد، خواتین اور بچے صحت کی بنیادی سہولیات یا بچوں کی ویکسین کے لیے طویل فاصلے پیدل طے کرنے پر مجبور ہوں گے۔

رپورٹ کے مطابق قابض اسرائیل کے وحشیانہ حملے اور لگاتار دیے جانے والے انخلاء کے احکامات نے فلسطینی ہلال احمر کی 18 میڈیکل کلینکس کو کام سے باہر کر دیا ہے۔ یہ نہ صرف ایک طبی بحران ہے بلکہ فلسطینی عوام کی زندگیوں کو دانستہ طور پر ایک بے رحم نسل کشی کے بھنور میں جھونکنے کے مترادف ہے۔

غزہ کی پٹی میں جاری انسانیت سوز بمباری، درندگی اور ظالمانہ ناکہ بندی کے نتیجے میں نہ صرف رہائشی علاقوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے بلکہ ہسپتالوں، طبی مراکز، ایمبولینسوں اور ڈاکٹرز کو بھی بے دردی سے نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ایسی کارروائیاں جنگی جرائم کی واضح مثال ہیں اور عالمی برادری کی خاموشی ان جرائم میں بالواسطہ شراکت داری کا ثبوت بن چکی ہے۔

قابض اسرائیل کی یہ پے در پے بربریت نہ صرف انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی ہے بلکہ یہ ثابت کرتی ہے کہ فلسطینی عوام کو بنیادی انسانی سہولیات سے بھی جان بوجھ کر محروم رکھا جا رہا ہے۔ ان مظالم کے باوجود فلسطینی قوم اپنے نصب العین، آزادی، عزت اور وطن کی بازیابی کے مقدس مشن سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں۔

امریکہ نے تحریر الشام تنظیم کو غیر ملکی دہشت گرد تنظیم کی لسٹ سے نکال دیا

واشنگٹن: امریکی وزارتِ خارجہ کی ایک یادداشت، جو 23 جون کو جاری کی گئی اور امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کی طرف سے دستخط شدہ ہے، کے مطابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ نے تحریر الشام تنظیم (پرانی جبهة النصرة) کو غیر ملکی دہشت گرد تنظیم کی فہرست سے ہٹا دیا ہے۔ یہ یادداشت پیر کے روز آن لائن شائع ہوئی اور اسے منگل کو سرکاری طور پر وفاقی رجسٹر میں شائع کیا جائے گا۔ یہ امریکی اقدام شام پر عائد امریکی پابندیوں کو تدریجی طور پر ہٹانے کے سلسلے میں اٹھایا گیا ایک قدم ہے۔ ہئی※ تحریر الشام شام میں القاعدہ کا ایک سابق گروپ تھی۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے اپنی یادداشت میں لکھا ہے کہ اٹارنی جنرل اور وزیر خزانہ سے مشاورت کے بعد میں نے جب ※※ النصر ※، جو ہئی※ تحریر الشام (اور دیگر ناموں) کے نام سے بھی جانی جاتی ہے، کی غیر ملکی دہشت گرد تنظیم کے طور پر درجہ بندی ختم کر دی ہے۔ صدر ٹرمپ نے ایک ہفتہ قبل ایک ایگزیکٹو آرڈر پر دستخط کیے جس کے ذریعے شام پر عائد امریکی پابندیوں کا پروگرام ختم کیا گیا تاکہ شام کو عالمی مالیاتی نظام سے الگ تھلگ رکھنے کی پالیسی کو ختم کیا جا سکے اور سول جنگ کے بعد دوبارہ تعمیر کے امریکی وعدے پر عمل درآمد کیا جا سکے۔ احمد الشرع کی قیادت میں ہئی※ تحریر الشام نے شام کے سابق صدر بشار الاسد کو ہٹانے کے لیے دیگر مسلح اپوزیشن گروپوں کے ساتھ مل کر حملہ کیا تھا۔ اس تنظیم نے کئی سال قبل القاعدہ سے اپنے تعلقات ختم کر لیے تھے اور اب دعویٰ کرتی ہے کہ وہ ایک ایسی جمہوری شام بنانا چاہتی ہے جو کسی کو خارج نہ کرے۔ احمد الشرع نے مئی میں ریاض میں امریکی صدر سے ملاقات کی تھی جس کے بعد ٹرمپ نے اعلان کیا تھا کہ وہ شام پر عائد امریکی پابندیاں ہٹائیں گے۔

غزہ دم توڑ رہا ہے، فوری جنگ بندی ناگزیر ہے: فلپ لازارینی

غزہ: اقوام متحدہ کی فلسطینی پناہ گزینوں کی فلاحی ایجنسی ''انروا'' کے کمشنر جنرل فلپ لازارینی نے خبردار کیا ہے کہ ''غزہ دم توڑ رہا ہے اور اب مزید تاخیر کیے بغیر فوری جنگ بندی ضروری ہو چکی ہے۔ لازارینی نے پیر کے روز اپنے پیغام میں بتایا کہ غزہ میں انسانی المیہ انتہائی خوفناک سطح پر پہنچ چکا ہے۔ ان کے بقول اب تک 1500 سے زائد طبی عملے کے افراد شہید ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ 600 سے زائد ایسے فلسطینی بھی شہید ہو گئے جو شدید بھوک سے نڈھال ہو کر محض ایک نوالے کی تلاش میں امدادی مراکز کا رخ کرتے تھے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ''یہ ایک ایسا سفاک انتخاب ہے جو دو میں سے کسی ایک موت کو چننے پر مجبور کرتا ہے۔''

انروا نے ایک بار پھر عالمی برادری سے پکار کر مطالبہ کیا ہے کہ غزہ میں فوراً جنگ بندی کی جائے۔ قابض اسرائیل کی طرف سے سنہ 2023ء کے 7 اکتوبر سے شروع کی گئی درندگی نے اب تک نسل کشی کی ہولناک شکل اختیار کر لی ہے۔ انروا نے سماجی رابطوں کے پلیٹ فارم ''ایکس'' پر ایک سلسلہ وار پیغامات میں کہا ہے کہ غزہ پر قابض اسرائیلی محاصرہ ہٹایا جائے، کیونکہ یہی محاصرہ امداد کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ پیغامات میں بتایا گیا ہے کہ فلسطینی عوام ایک مکمل انسانی تباہی کا سامنا کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ''غزہ کے عوام کے لیے وقت ختم ہو رہا ہے، ان کے لیے خوراک ختم ہو رہی ہے، ادویات ختم ہو رہی ہیں اور محفوظ مقامات مکمل ختم ہو چکے ہیں''۔

انروا نے مزید بتایا کہ ہزاروں امدادی سامان سے لدی گاڑیاں غزہ کی سرحد پر کھڑی ہیں اور ان میں اتنی خوراک موجود ہے جو پورے غزہ کے عوام کی ضروریات پوری کر سکتا ہے، لیکن قابض اسرائیل اس میں رکاوٹ ڈالے ہوئے ہے۔

قابض اسرائیل نے 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے غزہ پر جو نسل کشی مسلط کر رکھی ہے اس میں قتل عام، بھوک، عمارتوں کی تباہی اور جبری بے دخلی جیسے جرائم شامل ہیں۔ ان تمام مظالم کو دنیا بھر کی اپیلوں اور عالمی عدالت انصاف کے حکم کے باوجود جاری رکھا جا رہا ہے۔ یہ صہیونی نسل کشی، امریکہ کی کھلی پشت پناہی سے جاری ہے، جس کے نتیجے میں اب تک ایک لاکھ 94 ہزار سے زائد فلسطینی شہید یا زخمی ہو چکے ہیں، جن میں اکثریت بچوں اور خواتین کی ہے۔ دس ہزار سے زائد افراد لاپتہ ہیں جبکہ لاکھوں افراد نقل مکانی پر مجبور ہوئے ہیں۔ قحط نے درجنوں بچوں سمیت بے شمار جانیں نگل لی ہیں۔

بیت حانون میں القسام کا کاری وار، قابض اسرائیلی فوج کی ہیبت خاک میں ملادی

غزہ: القسام بریگیڈز کے عسکری ترجمان ابوعبیدہ نے اعلان کیا ہے کہ بیت حانون میں مجاہدین کی جانب سے انجام دی جانے والی زبردست کارروائی، قابض اسرائیلی فوج کی پہلے سے ہی چور چور ساکھ پر ایک اور کاری ضرب ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ حملہ ان صہیونی یونٹوں پر کیا گیا ہے جن کی درندگی کی مثالیں دی جاتی ہیں اور جو اس مقام کو اپنے لیے محفوظ سمجھ بیٹھے تھے، حالانکہ وہ ہر اینٹ کو مٹی میں ملا چکے تھے۔ اپنے بیان میں ابوعبیدہ نے مزید کہا کہ ''ہماری استقامت کی جنگ شمالی غزہ سے جنوبی سرزمین تک قابض دشمن کے لیے روزانہ نئی تباہی لاتی ہے۔ وہ حالیہ کارروائی میں محض خوش قسمتی سے اپنے کچھ فوجیوں کو جہنم کے دہانے سے نکالنے میں کامیاب ہوا ہے، مگر اگلی بار شاید وہ اتنا خوش نصیب نہ ہو اور ہمیں مزید صہیونی قیدی ہاتھ لگیں''۔ ابوعبیدہ نے واضح کیا کہ فلسطینی قوم کا ناقابلِ شکست عزم اور مزاحمت کے دلیر مجاہدین ہی وہ اصل قوت ہیں جو مستقبل کے حالات کا نقشہ کھینچتے ہیں۔ انہوں نے قابض ریاست کے وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ ''تمہارا سب سے احمقانہ فیصلہ یہی ہوگا کہ اپنی فوجوں کو اب بھی غزہ کی سرزمین میں روکے رکھو''۔ پیر کے روز بیت حانون میں انجام دی جانے والی اس بڑی کارروائی میں قابض اسرائیل کے پانچ فوجی ہلاک اور کم از کم دس شدید زخمی ہوئے۔ یہ اعداد و شمار خود صہیونی ذرائع ابلاغ نے تسلیم کیے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق مجاہدین نے اس وقت کارروائی کی جب ایک صہیونی بکتر بند گاڑی علاقے میں داخل ہوئی۔ سب سے پہلے ایک زوردار دھماکے سے گاڑی کو نشانہ بنایا گیا۔ اس کے بعد مجاہدین نے ایک دوسرا وار اس وقت کیا جب صہیونی فوجی ایک روبوٹ میں گولہ بارود لوڈ کر رہے تھے۔ مجاہدین نے روبوٹ پر ٹینک شکن میزائل داغ کر دشمن کے منصوبے کو خاک میں ملا دیا۔ یہ کارروائی ایک مرتبہ پھر ثابت کرتی ہے کہ قابض اسرائیلی افواج نہ صرف مادی بلکہ نفسیاتی طور پر بھی شکست کھا رہی ہیں۔ وہ کسی بھی مقام کو محفوظ سمجھنے کی غلطی میں ہیں جبکہ فلسطینی مزاحمت ہر وقت تیار ہے کہ دشمن پر وار کرے، اس کے غرور کو توڑے اور اس کے ظلم کا حساب لے۔

شمالی غزہ میں بڑی مزاحمتی کارروائی، 5 قابض اسرائیلی فوجی ہلاک، 10 سے زائد زخمی

غزہ: شمالی غزہ کے علاقے بیت حانون میں فلسطینی مزاحمت کاروں نے ایک بڑی کارروائی کے دوران قابض اسرائیلی فوج پر کاری ضرب لگائی، جس میں 5 فوجی ہلاک اور کم از کم 10 شدید زخمی ہو گئے، جبکہ ایک قابض فوجی تاحال لاپتہ ہے۔ یہ معلومات قابض اسرائیلی ذرائع ابلاغ نے فراہم کی ہیں۔ یہ کارروائی اس وقت انجام دی گئی جب مزاحمت کاروں نے ایک بکتر بند گاڑی کو نشانہ بنایا، جو قابض فوجیوں کو لے جا رہی تھی۔ پہلے ایک زوردار دھماکہ خیز مواد سے اس گاڑی کو اڑایا گیا، پھر ایک بارود سے لدا روبوٹ، جو گولہ بارود لے جا رہا تھا، کو اینٹی ٹینک میزائل سے نشانہ بنایا گیا۔

اس کارروائی کے بعد جب قابض اسرائیلی فوج کی ریسکیو ٹیم جائے وقوعہ پر پہنچی، تو اسے بھی مزاحمت کاروں نے نشانہ بنایا۔ قابض اسرائیلی ذرائع ابلاغ کے مطابق اس حملے کی آواز اشدود اور عسقلان جیسے قابض علاقوں تک سنی گئی، جسے ''بڑا دھماکہ'' قرار دیا گیا۔ زخمیوں میں ایک سینئر افسر بھی شامل ہے۔

مارے گئے فوجی قابض اسرائیلی فوج کی 'نیہلوم' یونٹ سے تعلق رکھتے تھے، جو غزہ میں فلسطینیوں کے گھروں کو بارود سے تباہ کرنے کی مہم میں ملوث ہے۔ اس کی تصدیق الجزیرہ چینل کی فلسطین میں نمائندہ، نجوان سمرے نے کی ہے۔

واقعے کے بعد قابض اسرائیل کے جنگی ہیلی کاپٹر جائے وقوعہ پر پہنچے اور زخمیوں کو منتقل کرنے کے ساتھ ساتھ اندھا دھند فائرنگ بھی کرتے رہے۔ اسرائیلی ذرائع کے مطابق واقعہ تاحال جاری ہے، ایک فوجی غائب ہے اور متعدد فوجی گاڑیاں شعلوں میں لپٹی ہوئی ہیں۔ جائے وقوعہ کو مکمل طور پر افراتفری اور گھبراہٹ نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔

گزشتہ چند ہفتوں سے مزاحمتی کارروائیوں میں غیر معمولی شدت دیکھی گئی ہے، جن میں درجنوں قابض فوجی اور افسر ہلاک یا زخمی ہو چکے ہیں۔ قابض اسرائیلی ذرائع کے مطابق جون کا مہینہ ان کے فوجیوں کے لیے سب سے زیادہ خونی ثابت ہوا، جس میں 20 قابض فوجی اور افسر ہلاک ہوئے۔ چند دن قبل ہی قابض اسرائیلی فوج نے جنوبی غزہ میں خان یونس کے قریب 6 فوجیوں اور ایک افسر کی ہلاکت کا اعتراف کیا تھا، حالانکہ ابتدا میں قابض میڈیا نے صرف 4 فوجیوں کی ہلاکت اور 17 کے زخمی ہونے کی اطلاع دی تھی۔

گزشتہ ہفتے مزاحمت کاروں نے شمالی غزہ کے علاقے الشجاعیہ میں 3 گھنٹوں کے دوران 3 الگ الگ کارروائیاں انجام دیں، جن کا نشانہ قابض اسرائیلی فوج کی نخبہ 98ویں بٹالین بنی۔ ان کارروائیوں میں ایغوز یونٹ کا ایک فوجی ہلاک اور 8 زخمی ہوئے، جن میں سے 3 کی حالت نازک بتائی گئی۔

غزہ: دو ملین لوگوں کی زندگی قیدیوں سے بدتر، حالت گوانتاناموبے سے بھی بدتر ہو چکی

غزہ: یورو-میڈیٹیرین ہیومینیٹیرین رائٹس مانیٹر ''یورو میڈ'' نے ایک چشم کشا رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ قابض اسرائیل کی 21 ماہ سے جاری نسل کشی کے بعد غزہ کے فلسطینیوں کے لیے بچی ہوئی زمین کی گنجائش اس حد تک سکڑ چکی ہے کہ اب ہر فرد کو جو جگہ دستیاب ہے وہ امریکہ کے بدنام زمانہ عقوبت خانے گوانتانامو میں قید ایک قیدی کو ملنے والی جگہ سے بھی کم ہے۔

ادارے کے مطابق دو ملین 30 ہزار فلسطینیوں کو محض 55 مربع کلومیٹر کے تنگ، محصور اور مسلسل بمباری کا نشانہ بننے والے علاقے میں دھکیل دیا گیا ہے، جہاں ایک فرد کو اوسطاً 24 مربع میٹر سے بھی کم جگہ دستیاب ہے۔ یہ صورتحال ایک ناقابلِ تصور قید خانے جیسی ہے جہاں انسانوں کو پانی، خوراک، علاج، پناہ، یہاں تک کہ سانس لینے کی آزادی تک میسر نہیں۔

یورومیڈ کی منگل کو جاری کردہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ یہ تنگ علاقہ جس میں فلسطینیوں کو قید کر دیا گیا ہے، قابض اسرائیل کی دانستہ نسل کشی کی پالیسی کا حصہ ہے، جس کا مقصد فلسطینی قوم کو اس کی سرزمین سے اکھاڑ پھینکنا، ان کی موجودگی کو ختم کرنا اور غزہ کو ایک انسانی قبرستان میں بدل دینا ہے۔

ادارے نے واضح کیا کہ غزہ اب محض بمباری یا قتل کا ہدف نہیں بلکہ مکمل مٹانے کی مہم کا شکار ہے۔ اسرائیل نے 85 فیصد رقبے کو یا تو غیر قانونی فوجی کنٹرول میں لے لیا ہے یا جبری انخلاء کے احکامات کے ذریعے اسے ممنوعہ قرار دے دیا ہے۔ فلسطینی عوام کو منظم انداز میں ان کی زمینوں، بستیوں، گلیوں، سکولوں، ہسپتالوں، مساجد، بازاروں، اور یہاں تک کہ ان کی یادوں سے بھی محروم کر دیا گیا ہے۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ موجودہ حالات میں غزہ کی گنجان آبادی دنیا کی کسی بھی معروف بستی سے کئی گنا زیادہ ہے۔ بعض علاقوں جیسے ''المواصی'' میں آبادی 47 ہزار افراد فی مربع کلومیٹر سے تجاوز کر چکی ہے۔ یہ محض اعداد نہیں بلکہ جاری انسانیت سوز جرم کا عکس ہیں۔ ادارے نے نشاندہی کی کہ فلسطینیوں کو بار بار ان کے علاقوں سے نکال کر نام نہاد ''انسانی اور محفوظ علاقوں'' کی طرف دھکیلا جاتا ہے، جو درحقیقت موت کے نئے پھندے ثابت ہوتے ہیں۔ یہ ایک ایسی اجتماعی مطاردہ ہے جو نہ صرف ان کی زندگی چھین رہی ہے بلکہ ان کی روح کو بھی روند ڈالتی ہے۔ ادارے کے مطابق ہر فلسطینی خاندان کو کم از کم پانچ سے دس بار جبری نقل مکانی پر مجبور کیا گیا ہے، لیکن غزہ کا کوئی ایک علاقہ بھی ایسا نہیں بچا جسے محفوظ کہا جا سکے۔ بجلی، پانی، خوراک، صحت، تعلیم کچھ بھی میسر نہیں۔ فضا میں مایوسی، سڑکوں پر بیماریاں، اور دلوں میں خوف کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔ یورومیڈ نے دوٹوک کہا کہ یہ صورتحال محض نقل مکانی نہیں بلکہ دانستہ اور طویل المدت نسل کشی کی پالیسی ہے، جس کا مقصد فلسطینیوں کو ان کے وطن سے مکمل طور پر بے دخل کر دینا ہے۔ یہ نہ تو جنگ کی وقتی ضرورت ہے اور نہ ہی کوئی حفاظتی اقدام، بلکہ یہ ایک مجرمانہ حکمت عملی ہے جس کے تحت فلسطینیوں کو زمین سے مٹایا جا رہا ہے۔

رپورٹ کے مطابق سنہ 2025ء کے آغاز تک قابض اسرائیل نے غزہ کی 92 فیصد سے زیادہ رہائشی عمارات تباہ کر دیں، 80 فیصد سے زائد سکول اور 90 فیصد ہسپتال یا تو مکمل تباہ ہو چکے ہیں یا ناقابل استعمال ہیں۔ تمام یونیورسٹیاں صفحۂ ہستی سے مٹ چکی ہیں۔ محلے، قصبے، بازار اور بستیاں گویا کبھی وجود ہی نہیں رکھتے تھے۔

اسرائیلی قابض فوج اس قدر بے رحم ہو چکی ہے کہ وہ عمارتوں کے ملبے کو بھی غزہ سے ہٹا کر اسرائیل منتقل کر رہی ہے تاکہ فلسطینی کسی صورت واپس نہ لوٹ سکیں۔ یہ جرم نہ صرف بین الاقوامی قانون بلکہ انسانیت کی روح کے بھی منافی ہے۔

یاد دہانی کے طور پر جنیوا کنونشن کی شق 49 واضح کرتی ہے کہ قابض طاقت کسی بھی فرد یا گروہ کو جبراً ان کے علاقے سے منتقل نہیں کر سکتی، سوائے اس کے کہ اُن کی جان کو شدید خطرہ ہو، اور ایسی صورت میں بھی انہیں واپس ان کے اصل گھروں میں لانا لازم ہے۔

غزہ کی صورت حال اس قانون کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ نہ صرف یہ کہ کوئی عسکری مجبوری موجود نہیں، بلکہ فلسطینیوں کو دانستہ طور پر پناہ، خوراک، دوا، حتیٰ کہ واپسی کی امید سے بھی محروم کر دیا گیا ہے۔ یہی نہیں، عوامی سطح پر بھی ایسی باتیں کہی جا رہی ہیں جو فلسطینیوں کو مکمل مٹانے کے ارادے کو عیاں کرتی ہیں۔

جب جبری نقل مکانی قتل عام، بھوک، بیماری اور واپسی پر پابندی کے ساتھ جُڑ جائے، تو یہ بلاشبہ نسل کشی کہلاتی ہے۔ یورومیڈ نے واضح کیا کہ اسرائیل کی پالیسی کا ہر جز خواہ وہ جبری انخلاء ہو، وسیع پیمانے پر قتل ہو، یا جان بوجھ کر زندگی کی بنیادی سہولتوں کا خاتمہ سب مل کر نسل کشی کے مکمل خدوخال ظاہر کرتے ہیں۔

ادارے نے زور دیا کہ اسرائیل کی یہ مجرمانہ پالیسی ایک طے شدہ مرحلے کی تکمیل ہے، جس کا مقصد صرف ایک ہے۔ فلسطینیوں کا اجتماعی اخراج اور غزہ کو ان کے وجود سے مکمل طور پر پاک کرنا۔ 21 ماہ کی مسلسل درندگی میں 2 لاکھ سے زائد فلسطینی شہید یا زخمی ہو چکے ہیں، درجنوں بستیاں مکمل طور پر نیست و نابود ہو چکی ہیں، اور بقیہ عوام زندگی کی آخری سانسوں پر ہیں۔ یہ سب کچھ درحقیقت اسرائیل کی نوآبادیاتی توسیع پسندی کا تسلسل ہے، جو دہائیوں سے فلسطینی سرزمین پر قابض ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ آج یہ منصوبہ کھلے عام، وسیع تر دائرے میں اور زیادہ خطرناک انداز میں عمل میں لایا جا رہا ہے۔

یورومیڈ نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ اس سچ کو تسلیم کرے کہ یہ صرف انخلاء نہیں بلکہ ایک پوری قوم کے وجود کو مٹانے کا منصوبہ ہے۔ اب صرف مذمت کافی نہیں بلکہ فوری اور فیصلہ کن اقدام کی ضرورت ہے تاکہ فلسطینیوں کو ان کے مکمل فنا سے بچایا جا سکے۔

ادارے نے تمام ممالک پر زور دیا کہ وہ انسانی ہمدردی، قانون اور ضمیر کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے، قابض اسرائیل کے خلاف عملی اقدامات اٹھائیں۔ اس میں جنگی جرائم کے مرتکب اسرائیلی رہنماؤں پر عالمی وارنٹ جاری کرنا، ان کے اثاثے منجمد کرنا، اسرائیلی اسلحہ ساز کمپنیوں پر پابندیاں عائد کرنا، اور تمام عسکری، سیاسی اور تجارتی تعاون کو فوری طور پر معطل کرنا شامل ہے۔

علاوہ ازیں یورومیڈ نے عالمی برادری سے غزہ کی تعمیر نو، صحت و تعلیم کے نظام کی بحالی، بنیادی سہولتوں کی فراہمی، اور غزہ کے شہریوں کو باوقار زندگی کی ضمانت دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، اسرائیلی ناکہ بندی کا مکمل خاتمہ، خوراک، دوا، ایندھن کی ترسیل، اور آزاد انسانی راہداریوں کی بحالی کو ترجیحی بنیادوں پر نافذ کرنا ضروری قرار دیا ہے۔

واشنگٹن میں فلسطین کے حامیوں کا بنجمن نیتن یاہو کی آمد پر احتجاج

واشنگٹن: امریکی دارالحکومت واشنگٹن میں فلسطین کے حامیوں نے وائٹ ہاؤس کے سامنے جمع ہو کر قابض اسرائیل کے وزیرِ اعظم بنجمن نیتن یاہو کی امریکہ آمد کے خلاف پرزور احتجاج کیا۔

مظاہرین نے فلسطینی پرچم اٹھا رکھے تھے اور بینروں پر ''اسرائیل کی ہتھیار بندی بند کرو''، ''فلسطین زندہ باد'' اور ''نیتن یاہو اشتہاری ہے'' کے نعرے درج تھے۔ یہ احتجاج اس وقت ہوا جب نیتن یاہو ایک سرکاری دورے پر واشنگٹن پہنچے جہاں وہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات کریں گے۔ ملاقات کا مقصد حماس سے قیدیوں کے تبادلے اور غزہ میں جنگ بندی کے حوالے سے معاہدہ طے پانا ہے۔ ادھر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے نیو جرسی کے ہوائی اڈے پر صحافیوں کو بتایا کہ غزہ میں جنگ بندی اور قیدیوں کے تبادلے پر اتفاق ''قریب ہے''۔ یاد رہے کہ سنہ 2023ء کے اکتوبر سے قابض اسرائیل امریکہ کی مکمل حمایت میں غزہ میں نسل کشی کی وحشیانہ مہم چلا رہا ہے، جس میں قتلِ عام، قحط، تباہ کاری اور جبری بے دخلی شامل ہے۔ بین الاقوامی برادری کی اپیلیں اور عالمی عدالت انصاف کے احکامات بھی اس ظلم کو روکنے میں ناکام رہے ہیں۔ اب تک اس نسل کشی میں 193 ہزار سے زائد فلسطینی شہید یا زخمی ہو چکے ہیں، جن میں اکثریت معصوم بچے اور خواتین کی ہے۔ مزید 10 ہزار سے زائد افراد لاپتہ ہیں جبکہ لاکھوں فلسطینی بے گھر ہو چکے ہیں۔

غزہ: نصیرات میں قابض اسرائیل کی فضائی جارحیت، 11 شہداء اور 70 سے زائد زخمی

غزہ: غزہ کے نصیرات کے نئے کیمپ میں قابض اسرائیل کی فضائی حملے نے ایک بار پھر معصوم فلسطینیوں کی جانیں چھین لیں۔ دوار غراب کے قریب فضائی حملے میں 11 فلسطینی شہید اور 70 سے زائد افراد زخمی ہو گئے، جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ مقامی ہسپتال العودہ نصیرات نے تصدیق کی ہے کہ شہداء اور زخمیوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ شہداء میں شادی ابو ہربید، احمد یوسف راضی، خلیل باسل شاہین، احمد ابو حیہ، محمد عدنان الطویل، ایمن محمد الدنف، ننھی بچی سعاد ناصر ابوقص، ابراہیم ابوجری، جمال ابوشاویش، عبدالرؤوف حمدان اور سائد صالح ابوحمد شامل ہیں۔

یہ حملہ اس المناک وقت میں ہوا جب قابض اسرائیل غزہ پر اپنی ظالمانہ نسل کشی کی مہم کو جاری رکھے ہوئے ہے، جس میں بے شمار شہداء، زخمیوں، تباہ شدہ گھروں اور جبری بے دخلی کا سلسلہ جاری ہے۔ غزہ کے مختلف ہسپتالوں سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق پیر کی صبح سے قابض اسرائیل کے فضائی حملوں میں کم از کم 60 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں، جن میں سے 34 شہداء شہر غزہ اور شمالی علاقے سے ہیں۔ فلسطینی محکمہ صحت کی تازہ رپورٹ کے مطابق سنہ 2023ء کے 7 اکتوبر سے قابض اسرائیل کے وحشیانہ حملوں میں اب تک 57 ہزار 523 شہداء اور 136 ہزار 617 زخمی فلسطینی بن چکے ہیں۔

خان یونس میں قابض اسرائیلی افواج پر القسام بریگیڈز کا زوردار جوابی حملہ

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے عسکری ونگ القسام بریگیڈز نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے خان یونس کے مغربی علاقے ''السطر'' میں قابض اسرائیلی افواج کے کمانڈ سینٹر کو مارٹر گولوں سے نشانہ بنایا ہے۔ منگل کے روز جاری کیے گئے ایک عسکری بیان میں القسام بریگیڈز نے کہا کہ ہمارے جانباز مجاہدین، جو براہ راست محاذ جنگ سے لوٹے ہیں نے بتایا ہے کہ انہوں نے شمالی خان یونس کی شاہراہ 5 میں قابض دشمن کے اجتماع پر مارٹر گولے برسائے۔ اسی دوران اسلامی جہاد کے عسکری ونگ سرایا القدس نے اطلاع دی ہے کہ اس کے مجاہدین نے ایک قابض صہیونی خصوصی یونٹ کو ''شارع المارس'' میں واقع ایک مکان میں گھس کر نشانہ بنایا، جہاں وہ چھپے بیٹھے تھے۔ اس کارروائی میں انہیں 107 ملی میٹر دہانے کی توپ سے گولے کا نشانہ بنایا۔

قابض اسرائیل کی جانب سے جاری نسل کشی کے اکیس مہینے مکمل ہونے کے باوجود غیور فلسطینی مزاحمت، پورے عزم و استقلال کے ساتھ دشمن کے ہر حملے کا بھرپور جواب دے رہی ہے۔ آج بھی غزہ کی سرزمین پر صہیونی دراندازی کو روکا جا رہا ہے اور دشمن کو بھاری جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ یہ حملے اس عظیم مزاحمت کا حصہ ہیں جو فلسطینی قوم اپنی آزادی، عزت اور وطن کی بازیابی کے لیے پیش کر رہی ہے۔ صہیونی درندگی، تباہی اور قتل عام کے باوجود فلسطینی مجاہدین کے حوصلے بلند ہیں اور وہ قابض اسرائیل کو بتا چکے ہیں کہ اس ظلم کے اندھیرے میں فلسطینی ارادوں کا سورج بجھایا نہیں جا سکتا۔ القسام بریگیڈز اور سرایا القدس جیسے بہادر گروہ قابض دشمن کی ہر جارحیت کا نہ صرف جواب دے رہے ہیں بلکہ فلسطینی قوم کی مظلومیت کا بدلہ بھی چکا رہے ہیں۔

الاقصیٰ ہسپتال میں ایندھن کی شدید کمی سینکڑوں مریضوں کی جانیں خطرے میں

غزہ: غزہ کے شہدائے الاقصیٰ ہسپتال نے پیر کی شام ایک افسوسناک اطلاع دی ہے کہ

ہسپتال کا مرکزی جنریٹر خراب ہو چکا ہے اور اس کی مرمت کے لیے ضروری پرزے دستیاب نہیں ہیں۔ ہسپتال نے مرکز اطلاعات فلسطین کو بتایا کہ ایندھن بہت جلد ختم ہو جائے گا، جس کی وجہ سے ہسپتال کے مختلف شعبوں میں زیر علاج سینکڑوں مریضوں کی زندگی شدید خطرے میں ہے۔ مزید بتایا گیا ہے کہ ہسپتال کی بندش سے وسطی غزہ کے تقریباً پانچ لاکھ افراد کو طبی سہولیات سے محروم ہونا پڑ سکتا ہے، جو ایک انسانی بحران کی صورت اختیار کر جائے گا۔ ہسپتال نے عالمی برادری اور متعلقہ اداروں سے فوری مداخلت کا مطالبہ کیا ہے تاکہ ہسپتال کو بچایا جا سکے اور زندگیوں کو موت کے منہ سے بچایا جا سکے۔ یاد رہے کہ قابض اسرائیل نے سنہ 2023ء کے 2 مارچ سے غزہ کی تمام سرحدی راستے بند کر رکھے ہیں جس کی وجہ سے انسانی امداد، خوراک، طبی سامان اور ایندھن کی فراہمی معطل ہو چکی ہے، اور اس کے نتیجے میں انسانی حالات انتہائی مخدوش ہو چکے ہیں۔ قابض اسرائیل، امریکہ کی حمایت میں سنہ 2023ء کے 7 اکتوبر سے غزہ میں نسل کشی کی وحشیانہ مہم چلا رہا ہے، جس میں اب تک 189 ہزار سے زائد فلسطینی شہید اور زخمی ہو چکے ہیں، جن میں اکثریت بچے اور خواتین ہیں، اور 11 ہزار سے زائد لاپتہ افراد کی تعداد بھی رپورٹ ہوئی ہے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈنٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+
قارئین کو مشورہ: ''صحافت'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔